

سلسلہ تصوف نمبر ۱۰

ترجمہ منظوم زبان پنجابی

# کتاب کبریا

جس میں

حالاتِ تدگی، مقالاتِ اشادات، ملفوظات، کرامات مع حالاتِ مُردیان با اخصاص و خلقائے مدار  
مع اسمائے اولاد پاک حضرت قدوة السالکین بیدۃ العارفين عاشق جمال قادریہ یا مک سلسلہ عالیہ شارقاوریہ  
حضرت خواجہ عالی مقام حضورِ نور حاجی محمد حمزہ علیہ لقب حضرت حاجی نوشہ نور احمد مرقدہ

مصنف

مقبول درگاہ رب العود صاحبِ احوال شریف حضرت مولانا شاہ محمد اشرف قادری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جسے

جناب حضرت مولانا مولوی محمد سعید اللہ صاحبِ خفی نقشبندی قادری مصنف اکرام مصنف فی تفسیر سورہ و الصفا

و خطباتِ اسلامی نے نہایت موثر پیرا میں نظم فارسی سے پنجابی میں منظوم کیا

اشہا

ماہِ فضل الدین جناب الدین تاج الدین گئے لی تاجران کتب قومی

منزل نقشبندیہ

بازار کشمیری

کوٹلی گزٹیاں

لاہور

نے بھر زکیر ترجمہ کے تمام حقوق مبرم بے ضابطہ خرید کر

نواح کے سٹور سٹیٹ بکس لاہور میں چھپوایا

او عبد اللہ چلدی واری بن عبد اللہ پور تو

دم دم کروں ذکر الہی نعمت للمتقین

## التماس مصنف

لوں لوں تمہیں نت حمد الہی نعمت رسول حضور  
ہے اک سچب کتاب نیاری عبد غریب بنا  
وسیلہ نام نجات بذکر الموت حیات پیار  
غزلاں عجب بیان انوکھا مار چمک زالی  
جس دم فضلوں فضلان والا کرم کمال کھاسی

یو سلاموں سن لو بھایو عرض غریب  
جسوچہ موت حیاتی ذکر وں پسند نصیحت  
ذکر بیانون نور ایمانوں جنت ٹھاٹھ  
واہ وا خدمت بھایاں رکھی ذکر نصیحت  
چھاپے تھیں یا ہستی بھایاں آن جال کھا

غزل تاریخ فقیر محمد عمر مخلص محمد کاتب کتابت ساکن اہلکے

۸	حق ایہ گلزار توحید کھڑیا خوش سنتی سد بہار ہو گئی
۷۰۰	ذکر خالی بیان توحید پایکی عقلمت دنوں پسند مزیدار ہو گئی
۸	حرف حرف لو لو مڑ جان وحدت خلق مخلصی دی خریدار ہو گئی
۱۰	یاد مولیٰ دی لے ایمان سودا جنہوں وحدت بازار دی سار ہو گئی
۶۰۰	خوش مصرع رنگین محمد اکھوسن بحیری تاریخ درکار ہو گئی
۶	واہ وا وحدت الہی نال سن نبوی اک چھپ گلزار بہار ہو گئی

۱۳۳۲ سنہ  
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سلسلہ تصوف نمبر ۹

ترجمہ منظوم زبان پنجابی

# کتاب کبریا

جس میں

حالاتِ مدگی، مقالاتِ اشادات، موقوفات، کرامات، مع حالاتِ مریدانِ بااختصاص و خفائے تلمذ  
مع اسمائے اولاد پاک حضرت قدوة السالکین بیدۃ العارفین عاشقِ جلالِ قادریہ، مالکِ سلسلہ مالیتہ شارقاویہ  
حضرت خواجہ عالی مقام حضورِ نور حاجی محمد حمزہ علیہ لقب حضرت حاجی نوشہہ نور اللہ مرقدہ

مصنف

مقبول و محبوب دو صاحبِ حال شریف حضرت لانا شاہ محمد اکبر قادری نوشاہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
جسے

جناب حضرت لانا موسیٰ محمد حمزہ اللہ صاحبِ خفی نقشبندی قدوسی صاحبِ کرامت لفظی و تفسیری و اولیائے  
و خطباتِ اسلامی نے نہایت نوثر پرانی نظم فارسی سے پنجابی میں منظوم کیا

اشہار

بک فینل الیوم چین الیوم تاج الیوم گلے کی تاجران کتب تومی

منزل نشانیہ

بازار شہری

کوٹلیکے بازار

لاہور

ذہن در کثیر ترجمہ تمام حقوق موزم سے مضابطہ خیر کر

فلاح کتب و سنہ ۱۹۱۱ء لاہور میں چھپوایا

# تصوف کی سرپرستی میں نظرِ قابل دید کتابوں کا اجواب سلسلہ

## دیوانِ باہرہ

یہ دیوان حضرت سلطان باہرہ قدس سرہ کے نہایت محنت سے ہمہ پہنچا کر صحیح اور خوش قلم طبع کیا گیا ہے۔ حضرت سلطان صاحب نے ان غزلیات میں جس زور و شور سے سنازلِ تصوف کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ اعلاطہ تحریر سے باہر ہے۔ توحید و معرفت کے سابق مصوفیوں کا ایمان۔ قولوں کی بیان۔ غرضیکہ ہر ایک غزل نورِ عرفان سے ملبوس ہے۔ قیمت .. - - - ۱۲

## عقل بیدار

یہ کتاب حضرت سلطان العارفین باہرہ کی اعلیٰ تصنیفات میں سے ہے حضرت نے ہم مسائلِ تصوف کے علاوہ اسماء الحسنیٰ اور اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور مفصل شرح فرمائی ہے۔ جو طالبِ رازِ خدا کے لئے مخفی کا کام دیتی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت .. - - - ۱۴

## رسالہ رُوحی

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باہرہ کی تصنیف میں سے ہے اس مختصر رسالہ میں حضرت نے روحانی بحث فرمائی ہے قیمت .. - - - ۱۳

## قصیدہ بردہ ترجمہ اردو و پنجابی

اس کتاب میں قصیدہ بردہ کا نہایت مؤثر طریق سے منظوم پنجابی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت .. - - - ۱۳

## مجموعہ گرانمایہ شہنویات

اس مجموعہ میں چار ویکٹ مشہور شہنویات بزبانِ فارسی درج ہیں۔ اور ان کے کمال مصنفین و مؤلفین کا تذکرہ اردو زبان میں ہے۔ -  
 (۱) لب لباب مشہور شہنوی شریف از حضرت خواجہ محمود ریش نقشبندی (۲) شہنوی شریف حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی رح  
 (۳) شہنوی سعدن فیض از حضرت شاہ محمد حسن اشرف قادری (۴) شہنوی غریب از حضرت شاہ غلام احمد قادری رحمۃ اللہ علیہم  
 جمعین قیمت باختلاف کاغذ ۱۰ روپے آٹھ آنے (۵) تین روپے .. - - - (۶) ..

## اردو ترجمہ کتاب کے صاوال العباد

یہ کتاب علمِ تصوف میں منظرِ بے جو حضرت نجم الدین رازی کی تصنیف سے ہے مسائلِ تصوف کو نہایت عمدہ طریق سے بیان فرما کر طالبانِ مولیٰ کے لئے احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ قیمت .. - - - ۱۳

## دلیل العارفین اردو

ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین اجیری قیمت .. - - - ۱۴

## سوانح عمری منصوص ابن صلاح علیہ الرحمۃ

اس کتاب میں حضرت حسین ابن منصور کے حالات اور آپ کے سولی جئے جانے کے واقعات درآئیں الفاظ میں لکھے ہیں قیمت ۱۲

## سرگذشت بوعلی سینا

یعنی شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا کی زندگی کے علم حالات مع فہرست آرز کی تمام تصنیفات کے درج ہے قیمت .. - - - ۱۴

# ترجمہ خیالی کلمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

ہر جامد نون روزی اس می واہ و ارحمت باری  
حمد خدا تر نامہ چیزاں دیکھو نال صفا یاں  
حامل عرش مقدرس ہر دم ایسو کرن آوازہ  
حشر شہد ایمان بلا شک خالص حمد سچچانی  
کامل مرداں حمد خداوں عزت نون سوانی  
محبوبان سے ناز کرشمے پاروں حمد الہی  
گاؤں گیت محامد والے پاؤں راحت ساری  
سبح الرعد بحمده و ابردم ورد کم ہون  
سبح قند سورت صف چہ و صنف پچچان شہاں  
میرے ورگے حمد الہا ہوں پئے حبیب سداون  
ہر جامد سے مژد خوشبوئی بیشک حمد الہی  
برو کرنے ذکر محامد کر کے لطف اٹھایا  
حمدوں دولت حمدوں ثروت برکت حمد ضرری  
صقل زنگار قلوب محامد سے خوب صفائی  
سینے و چوں کنس پہا ہی استیصال کرانی  
جگت منور ہو یا حمدوں حامد سے نہ خالی  
جو حق دار انعام تیریے انہاں جو فرمائی

جشمے تجیس عسکرن فوارہ حمد الہی جاری  
حمد مقدمہ کتب الہامی جو نبیاں پر آیاں  
شہر فتح و احمد الہی جانوں سے دروازہ  
بھی عرفان صحیفے و اشیرازہ حمد ربانی  
دل عارف کو ہر دم لذت حمد الہا ہوں پائی  
عاشق لوکاں حمد ربانیوں باری دولت پائی  
حامل عرش عظیم الہی نال آواز پیاری  
رعہ سمیت موکل باراں حمد حضور الاون  
ہر شے ہر دم حمد الہا سے و چہ زمین آسماناں  
ملک تترب کل کر فوی حمدوں راحت پاؤں  
ہر شکل دی کنجی ہوئی حمد حضور الہی  
برو اصف نے شان نیارا حمد الہا ہوں پایا  
حمدوں لذت حمدوں راحت حمدوں عزت پوری  
حمد کنوں ہر جامد و اصف منزل اچھی پائی +  
ہوئے دوزناری کی لدی پاروں حمد الہی  
دل اندر روشنائی حمدوں مشعل وحدت بانی  
کے کولوں حمد خدا یا کر منظور اوانی

حمد رسولان الی اللہ جو خود لایق تیرے  
 حمد و بیاں والی ملتوں کو منظور الہی  
 حصے و چہ خدا یا میرے حمد او ہو فرمائیں  
 ہمت بخش ذہانت عالی برکت حمد حضور  
 نے تو فیق خدا یا مینوں فضل کرم دی یاری  
 مفلس عاجز بندہ تیرا نام حبیب رکھا ہے  
 حمد خدا جس خلقت ساری موجودات و دو عالم  
 حمد کریم کریموں والی اصل کریم آہلی  
 حمد مکمل منعم والی منعم حق ادا مائی  
 حمد غفاری بخشہ ناری موجب رحمت باری  
 حمد محمد عزیزی والی نالے حمد حبیبان

او ہو حمد قبول خدا یا ملتوں شام سویرے  
 غوثان قطبان ہی تحمیدوں و حصہ میں کائی  
 جو منظور ہوئے و تیرے گوہر لایق تائیں  
 تائیں کنز الرحمت والا ترجمہ لکھاں ضروری  
 ایس رسالے دا دیا چہ تا ہو حمد غفاری  
 شامل فضل ہوئے تا قدرے حمد سبحانیاں  
 حمد اللہ جو لایق اُس سے ہوئے پوری سالم  
 حمد رحیم رحیموں والی ذات رحیم اس آئی  
 ہر اک اُس دی نعمت پاوے خالی رہیا نہ کائی  
 حمد عزیز تمیز و دہا سے نالے شان نیاری  
 کر منظور قبول خدا یا طرفوں اسان غریبان

## نعت رسول عربی امی نبی ہاشمی تہامی صلی اللہ علیہ وسلم

صفت مبارک نعت محمد شان جہد لولا کی  
 کنگرہ عرش عظیم نبی دی کردا جبہ سائی  
 جس لبیک خلوصوں کہیا ملدی اوس رہائی  
 پیراں تے سر رکھن والے دل دی سیل گوائی  
 جو جھکلیا دربار محمد اچی منزل پائی  
 جو انکاری نبی غفاری عقل گوائی ساری  
 پاک نبی دے منکر تائیں کتے نہ ملدی ڈھوئی  
 دست دار محمد عربی جنت دی سرداری  
 جو محبوب محمد سندا اوہ محبوب آہلی  
 جو مقہور نبی دے در دا اوہ مقہور آہلی  
 جو مشغول بذکر محمد اوہ خود یاد آہلی  
 تابع دار محمد عربی جو منگے سو پاوے

نوز جہد مسجود ملائک واہ وارتبہ خاکی  
 قیصر کسری پیریں ڈکا حاضر کردے شاہی  
 دھون بلند اٹھاوون والے اٹھی مندی کھائی  
 دعویٰ کرے غلامی جہیرا آخر پاوے شاہی  
 جو ڈگا در پاک محمد نعمت اُس نے پائی  
 اوہ دوزخ دا بالن ہو یا عقل جہناندی ماری  
 پاک نبی دے تابع داراں رحمت ربدی ہوئی  
 دشمن پاک محمد عربی مویا نال خواری  
 جس مرد و محمد کیتا اُس نے ذلت پائی  
 جو مقبول نبی دے گھر و اعزبت اوس و دہائی  
 جو غافل از ذکر محمد اس رسوائی پائی  
 نافرمان محمد عربی در در دھکے کھاوے

وصف شان محمد عربی عالی درجے پاوے  
 حکم الاہوں پیرے ملے آجبرائیل حضوری  
 چاہے براق لیجائے قصی اتھ امام بنایا  
 آلوگام براق محمد قدم فلک جادھروا  
 جو ڈٹھا اوہ ڈٹھا سوہنے قدم اگا ہاں بھروا  
 پنجویں چھویں ستویں اوپر قدم مبارک بھروا  
 لنگھ گیا سب پرے نوری سدرہ رہی کچھپاڑی  
 زرف آیا اسدے اوپر قدم رسول رکھایا  
 رہیا اکلا عربی اُمّی قدم اگا ہاں بھروا  
 بلا تلفظ صوت حروفان آون غیب ندائیں  
 اک آوازوں اتنا پیٹا سرور اگے جائے  
 ایسے وانگ ندائیں آون طرفوں ذات الہی  
 غرض گیا خود کولوں گزریا گزریا سرکے  
 لامکان اندر جا سرور صفایا خلوص چھپایا  
 راز اسراروں واقف ہو کے مڑ واپس گھرایا  
 اولوئی دیاں گھیاں وچوں سیر کناں مڑ آیا  
 جنت دوزخ دے دروازے مڑ محمد لائی  
 اول پاک محمد کولوں بلدا ہے پروانہ  
 تابع ناجی طالع ناری پاک نبی سرور دا  
 واہ و اشان محمد عربی رحمت رب جہانناں  
 نال خلوص نیاز دلی میں صفت رسول سنائی  
 پاک محمد پاک محمد پاک محمد یاری  
 احمد مرسل ختم نبیاں صفت رسول ایائی  
 بعد خدا خود رتبہ اسدا صلی گل سنائی  
 تنہا وحدت و جگہ گزاری جسے عمرانی ساری

منکر شان محمد عربی پرے پرے جاوے  
 اٹھ محمد رب بانے تینوں اج ضروری  
 موتم بنے تمام پیغمبر مزہ امارت آیا  
 خبر ہوئی دربان اول لول گنڈا کھولے دروا  
 دوجے تیجے چوتھے جائے اللہ حامی بھروا  
 کرسی لوح محفوظ محمد عرش عظیم گذر دا  
 جبرائیل براق دوہاں نے او تھے ہمت پاری  
 آخر اوہ بھی تھاک کھلو یا ہر چند زور لگایا  
 آخر اس دروازہ پایا خاص خدائے گھروا  
 آجا آجا آجا سرور طرف اسٹے آئیں  
 جتنا ہن تک فرشوں تر کے پینڈا نبی مگاو  
 نہ معین گنتی جہناں حد حساب نہ کائی  
 یار ملے محبوب ملے خود مولائے درباے  
 مولاناں کریندا گلاں سُنیاں اتے سُنایاں  
 ماہینطق نازاغ بصروا عالی رتبہ پایا  
 ما اوحی دے کچھے وچوں فیض تکلم پایا  
 باسجہ اجازت احمد عربی جائے اتھ نہ کائی  
 ہر کوئی جنت دوزخ طرفے ہوئے پھیروانہ  
 معطی اللہ قاسم احمد لیکھا ہے ہر ہر دا  
 گل دربان فرشتے نوری دیکھو شان شہانا  
 شافع روز حشر تا ہووے پاک رسول الہی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کرسی مدوگاری  
 صلی اللہ علیہ وسلم گل حبیب سنائی  
 صلی اللہ علیہ وسلم و اصف آپ الہی  
 وحدت کم نہ آوے تنہا بلکذلت بھاری

سرور عالم دی درگاہوں ملی جدوں راہداری  
 منکر بنی موجد بھارا سی شیطان رزالی  
 نہ توحید مجرود مسنوں دوزخ کنوں بچا یا  
 جے مروودا بلیس کدائیں وحدت نال ملاندا  
 فضل خدا تھیں بخشیا جاندا اچھے درجے پاؤدا  
 پر سکا توحید مجرود گھر بر باد کر آیا  
 من تطیع الرسول فقد اطاع اللہ اس مریز کو کور لیا  
 اکثر وڈے کافر قرشی ابو جہل دے بھائی  
 اس انکار تہوت ولوں ملدی کتے نہ ڈھوئی  
 نال توحید رسالت والا جد تک جٹا ناہیں  
 نال محبت مولا جد تک حرب محمد ناہیں  
 نال اطاعت مولا جد تک حرب محمد ناہیں  
 تابعداری مولا والی جنت کھڑدی ناہیں  
 تابعداری رب نبی دی جنت کھڑدی ناہیں  
 جد تک حرب مکمل ناہیں دل اند چونہہ یاراں  
 خاص محبت آل نبی دی جد تک کامل ناہیں  
 باراں چار امام شریعت ظاہر باطن والے  
 پیر جیلانی عبد القادر جد تک متئن ناہیں  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخن اونہاں حق جاری  
 راضی رب انہاں پر ہو یا اک تھیں اک سوا  
 تابعدار حبیب انہاندا ہر دم شام صباہیں

ایسا شخص موجد مومن جنت دی سروری  
 پر توحید گھرانہ اسدانا لے عزت گالی  
 کم نہ آئی وحدت اسدے عزت بھرم گویا  
 شان رسالت پاک نبی دا اوہ اقرار کراندا  
 نال نبیاں جنت اندر اوہ دوسل ہو جاندا  
 تیک قیامت لعنت دا حقدار سُنوں فرمایا  
 صرف اطاعت اک خدا دی کم کسے نہ آئی  
 آہے کل موجد ایسپر سن کر نبی آئی  
 وحدت انہاں کم نہ آئی بلکہ ذلت ہوئی  
 قسم خدا دی بخشش پلے نہ قیامت تائیں  
 قسم خدا دی کوئی مومن جنت جاوے ناہیں  
 پاک محمد عربی والی بخشیا جاوے ناہیں  
 جد تک پاک محمد دے تبعاءوں لذت ناہیں  
 حُب صحاباں آل مکرم والی جد تک ناہیں  
 قسم خدا دی پوہشتاں نہ پاؤن اک والوں  
 قسم خدا دی پوہشتاں ہرگز پاؤن ناہیں  
 جد تک حرب نہ ہووے سبھناں چٹے ہون گالے  
 قسم خدا دی پوہشتاں ہرگز سٹگھن ناہیں  
 تیک قیامت مولا ولوں ہووے رحمت طاری  
 فرشتہ ولی سب تابعدار ایل رحمت رب گھلائے  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم پلے سخن سدا میں

## باعث تنظیم کتاب ہذا

فضل المدین محب پیارا تاجر کتب ربانی  
 کنز الرحمت اک رسالہ بہت مبارک آیا

اک دن میں لاہور گیا مضمون بنا نعمانی  
 بعد سلام علیک دو طرفی مینوں اس فرمایا



شاہ محمد اشرف اسنوں فارسی ورج بنایا  
 حضرت نوشہ والا اس نے واہ و احال سُنا یا  
 نوشہ دی اولاد تاملی اس رُچ حال لکھایا  
 صوفی عالم ایس کتابوں مطلب سارا پایا  
 جیکر ایہہ پنجابی اندر ہووے نظم بنایا  
 پس منظوم پنجابی اندر اسنوں کراک واری  
 رکھ بھروسہ اللہ اوپر ہاں تدوں فرمائی  
 بہت اوق غوامض بھریا کنز الرحمۃ سائی  
 پر اللہ آسان کیتا میں سارا نظم بنایا  
 اپنی طرفوں اسدے اندر گل نہ کوئی پائی  
 جو جو حال بزرگاں اندر کنز الرحمۃ آبا  
 مثلاً بعض کرہت ایسی اندر اس لکھوائی  
 یا کلمات خلاف شریعت بعضے ادہ فرماون  
 پر جہ غور مناسب اندر اسدے کیتا جاوے  
 سطحی تے کم عقلاں تائیں اسدی سمجھ نہ آوے  
 نہ سمجھے کلمات اُنہاندے خرق عادات کیائی  
 اسدراک علاج بتاواں فائدہ پاوون بھائی  
 مرشد کامل عالم شرعی اول دھونڈھ کدائیں  
 کہیں درست عقیدہ اپنا جیون حضرت دیار  
 نہ گنجائش چون چرادی ہو مرشد دی کاسے  
 کریں ریاضت محنت پوری جویں مرشد فرماوے  
 کھانا کھا حلال ہمیشہ ترک معاصی کرنا  
 ایسے طرح گذاریں مدت جلدی نہ فرمانا  
 تن تے روح سپرد کریں اس اپنا جان نہ کوئی  
 ہر حرکت ہو تاج مرشد مرضی رب ایہائی

شان محمد حاجی اندر اسدے واہ و آبا  
 کر تفصیل غریب مکمل سارا حال سُنا یا  
 اسدے پیراں اتے مریدیاں دانڈ کور سُنا یا  
 پر عامان نون خبر نہ کوئی اس رُچ کی کجھ آبا  
 فائدہ عام ہو جاوے اسدواہ واسخن سُنا یا  
 چھاپے رُچ چھپاواں اسنوں ہو ورحمت باری  
 پڑھ بسم اللہ قلم اٹھائی کیتی شروع لکھائی  
 رمز اشکے راز اسراروں تمیت ایس سوائی  
 وچ زبان پنجابی اسد ترجمہ خوب لکھایا  
 پر اک مشکل اسدے اندر مینوں نظریں آئی  
 بعض بیان خلاف شریعت ظاہر رُچ سبایا  
 شرح اجازت نہ اس دیوے مٹی جاوے بھائی  
 شرعی بندہ منکر ہووے جدوں معارض پاوون  
 نہیں خلاف شریعت کوئی عین مطابق آوے  
 ولیمائے احوال مدارج نہ کوئی عامی پاوے  
 ظاہر مین ہو جاوون منکر دور کنوں دانائی  
 اول نال خلوص محبت پھڑتوں مرشد کائی  
 کامل ویکھ اتے بانہہ اپنی اسد بھٹھ پڑائیں  
 جو فرماوے مرشد تینوں مین لوں ہر واروں  
 حکم خدا رسول چھپائی حکم اسد ہر وارے  
 نفس لیا وچ قابو اپنے فضل خدا فرماوے  
 خوف اُمید اندر دل اپنے وانگ مرید اُدھنا  
 مرشدے فرمان حکم تھیں باہر قدم نہ پانا  
 مال اولاد حوالے مرشد بھی ہر شے جو ہونی  
 چوں چیرا نہ کرنی آئی دل وچ رکھ صفائی

مدت پچھوں پھر سب گلاں ہو جاوے آئینہ  
 دیکھ بھلا وچ ششوی حضرت مولوی جو فرماوے  
 صحبت بدد کرسی تینوں مولوی نے فرمایا  
 جاں بدن پر ڈونگ چلاوے جیکر سپ تپائیں  
 مار برے تھیں یار بر جودین ایمان لہجائے  
 اک سو سال عبادت کولوں بھی بہتر فرمائی  
 تیر قضا و اچھٹا ہو یا مڑ واپس فرمرون  
 صحبت ولی کنوں اک ساعت جے ہو جاوے دور  
 مرشد باجھ نجات نہ ہوئے خواہ عابد ہو کوئی  
 مرشد باجھ نہ جنت ملدی سچ حبیب سناو  
 جاں طریقت حکم شرع تھیں ہرگز باہر ناہیں  
 فرق سمجھ دا وچ انہا ندے سمجھن والا جانے  
 بس حبیب ایہی لمبی منزل پنہن پنہن والے

کنز اندر حالات جو لکھے کھولن تیرا سینہ  
 صحبت نیگاں مرواں تینوں آخر نیک بناو  
 صحبت یار برے دی بدتر مار کنوں بتلایا  
 دین ایمان او پر ڈونگ ملے یار بر ہر جاہیں  
 اک زمانہ صحبت ولیاں مولوی خود فرماوے  
 ولیاں پائی طاقت پوری طرفوں ذات الہی  
 لا یرد القضاء الا اللہ علو خود پیغمبر بتلاوے  
 اصل اندر اوہ دور خدا تھیں ہووے شخص ضروری  
 راہبر باجھ نہ رستہ ملدا خواہ زاہد ہو سوئی  
 دوزخ کنوں بچاوے راہبر راہ شرع بتلاوے  
 شرع حقیقت راہ طریقت اکو چیس نہ بتائیں  
 بے سمجھاں لوں کتے نہ ٹھوئی جو نہ رمز بچھانے  
 شقی ازلی منکر رہن منہ جنہا ندے کالے

## نوٹ

قومی کتب فروش پیارا دلبر دوست بھارا  
 کتب تصوف مشکل عربی فارسی وچ زبانے  
 اردو اتے پنجابی اندر ترجمے اوہ کرواوے  
 مسلماناں دی خاطر اس نے ایہ سوگنڈا کھائی  
 صدہا کتب تصوف مشکل ترجمے اس کروائے  
 کل رسالے حضرت باہو ترجمہ کر چھپوائے  
 قدر دانی ہتھ مسلماناں دے خرچن مال پیارے  
 بھی تفسیر نعمانی میری چھپدی پائے پاسے  
 ہو رکتاباں دینی کئی اک خاص حبیب بنایا

فضل الدین محبت والا وچ تصوف تارا  
 عرب مصر تھیں اوہ منگوائے خرچے مال خزانے  
 دولت صرف کرے اوہ وافر چھاپے وچ چھپاوے  
 جدناک جان جسے وچ مسدے ایہو کرے کمائی  
 خاطر مسلماناں دے اس نے چھاپے وچ چھپائے  
 ایسے طرح تمام کتاباں حساب نہ آئے  
 لین خرید کتاباں سیکھے پاوے لطف نیارے  
 جنوں لوڑ منگاوے شخصیں پاوے لطف نیارے  
 جنوں لوڑ منگاوے بیشک خاطر نیک کتاب

طلب کرے فرست کتاباں لکھ مکتوب گرامی  
 حق الامر ہووے یگانا ظاہر نایڈہ ملے متسامی

# پنجابی ترجمہ کتاب کلمۃ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

حمد خدا جس رحمت والا خوان و چھایا ہو یا  
پہنچے سدا مقدر ہر اک بخت لکھا یا ہو یا

## سلسلہ مناقب خاندان نوشاہی

### غزل

اندر بجز ندامت ڈوبیاں کلیاں عیب انساناں  
شعلے اتے شہرا سے دوزخ آگ جدائی جاناں  
ورد تیسے دوا دار و مخفی سوڈہ در ماناں  
مست پہیلے و حدیث الہیہن ہوز پیداناں

تیرے ابر کرم تھیں تازہ گل گلشن ایاناں  
نسل بہار تیرے کھتیں تازہ گلشن جنت والی  
غیر اللہ تھیں دُوری تیرا قرب حضور ہی والا  
عارف و اراہ روکن دونوں کعبے تے ہتجانہ

اندر راہ وصال تیرے سامان نہ دو جا کوئی  
با جھوں رحمت اک سجن چو صاحب کل جہاناں

## در بیان توحید خدا تعالیٰ

شروع کرالے نام اوہ جس صفت غیب تواری  
 وجد ہووے تدعاصی لوکاں شور باند ہو جاوے  
 گھیر لیاری ہر شے تائیں نام محیط رکھاوے  
 ایسپر کپڑنہارا پکڑے زاہد شخص ریائی  
 جس پھل دی خوشبوئی اوپر عاشق خلقت مہاری  
 ڈھونڈھندوں بسر آنا سرہا والا زم لطف اٹھایا  
 راہی و جھٹ و جھٹی کورا غیراں ہو بخجھ کسالہ  
 پھر تہم وجہ اللہ کولوں آگاہ رکھائیں  
 کریں شناخت مصنوعاتوں اس صانع و تائیں  
 میل گناہ آئینے دل تھیں دور ہو جاوے اڑیا  
 غیض غضب تے کینہ جاوے حرمت نال آہی

رحمت والا تاج پہنا اوہ بخشے سرفرازی  
 رحمت وادریا جدوں اوہ اندر جوش لیاوے  
 رحمت وادریا جہیانت حساب نہ آوے  
 زند شرابی لڑوں اوہ بخشے بخشہار آہی  
 رخ اسدے تھیں باغ بہشتی جاں کھل بہار  
 الا انسان سبوی والا جدوں خطاب سنایا  
 مخفی لہجہ خوانہ کوئی کنت کنتوا و الہ  
 آئینہ آوڈو اوالی عینک راہ بنائیں  
 راہ تفکر تھیں اے اشرف نہ غافل ہو جائیں  
 اے ساتی دے آب مصفا یا قوتی رنگ بھریا  
 عقدت دور ہووے از سینہ چڑھکے سان صفائی

## اظہار اشتیاق مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

شوق تیرے واجام اچھلے مست ہو جاوے اڑیا  
 تیرے باجھوں غم غم غم غم غم غم غم غم غم  
 کعبے تے بت خانے دلوں ملے بریت عالی  
 قید خودی تھیں ملے رہائی تاس دلدے تائیں  
 خاراں تھیں پر بخش خدا یا رویت باغ بہاراں  
 غنچے دانگوں کھڑیا ہو یا ہستے جیوں گل لالہ  
 رات اتنے دن عشقوں ہووے اوہ سرشار خدا یا  
 دوہاں جہانناں دا غم جاوے سو دا بے پرواہی  
 نقطہ مامنی وادول تھیں دھوکے صاف ہو جاوے  
 غیرت والا کورا کرکٹ دل تھیں ہونجاں سارا

اے مولیٰ دل اجہیا ذوق تیرے تھیں بھریا  
 دل اوہ بخش جو غیریت دی گردن توڑ مروٹے  
 دل اوہ بخش جو غیراں لوں ہو جاوے سب خالی  
 یاوتیری بیج شاد رہے جو دل اللہ بخشائیں  
 دل اوہ بخش جو اسدے اندر ہوون دروہناراں  
 دل اوہ بخش شراب تیری دا پیوے شوق پیالہ  
 عشق تیرے تھیں جاگن والا دل اوہ بخش خدا یا  
 اندر راہ وصال تیرے میں رکھاں قدم آہی  
 جامہ خودی بدن دا پاڑاں ننگ ناموس گواواں  
 بے ریائی وادروازہ دل تھیں کھولاں سارا

دے تو فنیق جو غفلت خانوں باہر قدم کھلا  
شام صبح ایسے خواہش میری پیشہ ہو درباتی  
بیجانے تھیں رحمت والے پیراں شام صبح  
ہو مجھو راتے جا پہنچاں میں بغداد کدائیں

غم دوزخ امید ہشتاں دو نویں تھوک بہلاواں  
اوپر روئے سرور عالم تارکھاں پیشانی  
نام خدا کے بخش پیالہ ساتی میرے تائیں  
یا خدا کے خمخانہ تھیں دو ساغر بخشائیں

سچ دربار محمد عربی نال خلوص صفائی

بعد محامد طلب شفاعت لازم کرنی آئی

## غزل

خاص شفاعت دے دروازے توں کھولے ہر حالے  
کراں گناہوں دا پھر شکوہ لوڑ شکایت ناہیں  
گرے غبار گناہاں والی باقی رہے نہ کوئی  
تاب تو سین او ادنیٰ والی پائی رمز ضروری  
مشکل حل ہو جائے ساری خوف سناؤں ناہیں

بہت امید عنایت والی آیتوں پیر والے  
ذات تیری جبر رحمت عالم کی پرواہ سائیں  
روز حشر توں سب و اشافی کل مسلم ہوئی  
شب معراج نویدیاں آیاں حال قرب جنوری  
رحمت تیری کرے حمایت اندر روز جزائیں

## بیان محبت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

قد آسمان جھکے تعظیموں اگے لوز کمالوں  
خط تقدیر آیا ایسے پہلا واہ و احسن نگاری  
مخفی رمزاں کرے ودیعت مزہ سخن دا آیا  
باوصبا پھر اس تے وگدی حدتوی گلزاروں  
پھر اگے ادریں پیغمبر شوکت شان ووصایا  
اسما عیل نبی اؤں ملیا مسئلہ ایسے منقولی  
پچھتوں حضرت آمنہ تائیں ملیا شرف نیارا  
بانجھ رہی نہ عورت کوئی برکت نبی آہی  
پس معراج مبارک ہو یا ایسے جانے ہر کوئی

احمد نام محمد عربی مہم نکال وپس لوں  
نام محمد عرش او پر جد لکھیا قلم پیاری  
ذاتی لوز قدیم آہی اندر اوس ٹکایا  
لوز محمدی صلب آدم وچ رکھے قدم پیاروں  
آدم کو لوں لوز محمدی شیش نبی نے پایا  
اسد سے بعد خلیل ربانے پایا لوز رسولی  
پشت پشت لیا عبد اللہ او ہو لوز پیارا  
جس شب لوز محمدی پایا حضرت آمنہ مائی  
سال بونجہ عمر مبارک جدوں محمد ہوئی

۱۵۔ اصل شعر فارسی ہے۔ چو خداں بر چارہ چارہ۔ دل شب کجی بریں بر وہ۔ منیع آزل مر دو دفعہ چارہ آہا ہے جسکے عدد پنجابی  
ہوئے۔ منیع ثانی میں لفظ دل آیا ہے۔ دل کے عدد چونتیس ہیں۔ لہذا ۲۴ + ۲۴ = ۴۸ ہوئے۔ اور یہی سال معراج کا ہے۔ ناظم محمد حبیب اللہ علی

دوری تے غیریت والا پر وہ چاک ہو جائے  
جا مقام دنیافتدنی صفات خلوص و چھایاں  
پھر آیا پھر آیا سوہنا رحمت خوان و چھایا  
آساتی ہن تیری واری باوہ سُرخ لیا میں  
تاہیری وچ عیش بہاراں گند جائے زندگانی

لا مکان مقام حضوری قدم مبارک پاوے  
اندرخانے او حنی زائے گناں خاص کرایاں  
فیض نبوت فیض سیاحت چنگے مندے پایا  
بھردو جام محبت والے رتا آب پلا میں  
یاراں نال بہاراں ہوں رحمت دی از رانی

دو جہاناں دمی ڈیانی نعت محمد آئی

قاب قوسین او ادنی والی قربت اس نے پائی

حق حیات النبی محمد شافی روز حشر و  
سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ جَانِ خَطْبِ كَبْرُوا  
لا ظل قامت دو جہاناں والی پشت پناہی  
دور حجاب نقاب کرو بھی سُرخ انور دکھلاؤ  
نال جمال کمال تیرے کو اہتہ چشمیں بستھے  
چہرہ انور باہر لیا میں وچوں بر دمیسانی  
طاقت تاب جدائی والی باقی رہی نہ مینوں  
گندے عمل نہ دیکھ اساتے شفقت کرم کمال  
جھنڈا اہتہ شفاعت والا جدوں خدا کپڑا سے  
روز جزا و غم نہ مینوں سے سرور سلطاناں  
یوم یقر المرء وال روز جزا جد آوے  
آساتی ہے جام شرابوں جبارنگ گلابی  
زہد ہورانے تن و آخرتہ تا پاڑاں اکواری

خاص امام ہدایت والا دوست ربے گھر و  
فاو حنی الی عبدہ ما و حنی محرم ربے گھر و  
روز حشر سے برکت سایہ دور ہو سے رسوائی  
خاص جہاں مبارک رحمت اتوں گھنڈٹ چاؤ  
ذکر تیرے بن ہو رکھے نون جاورد نہ لہھے  
نال عنایت جھاتی پاد کھلا انور پیشانی  
زرگس و انگ و چشمیں تکیں میریاں ہر دم تینوں  
نال محبت رحمت دیکھو میرے ہر احوالوں  
میں بدکار تیری درکا ہوں نہ محروم رہ جائے  
تیرے ورگا سید را بہر ہو محبوب رباتاں  
بے شک تیری بخشش رحمت مینوں بھی بخشاؤ  
پیرمغاں سے مسیحا نے تھیں ہودے دور خرابی  
تا دیکھاں رخ پیر تہانوں زنداندی سرداری

مع اے تعریف کریں صحابندی ہن واری

حیدر ذوالنورین عمرتے ابو بکر سرداری

غزل

گل ریکان سرور تے لالہ سرور دی گلزارے

ابو بکر عثمان عمر بھی علی بھی در چارے

اوپر فلک ولایت روشن ایٹو نیر ما بھاسے  
چار دیواراں چار خلیفے واہ و اشان نیا سے  
نور ایمان اسلام شریعت ہوئے خوب نثار  
وودود ہی تے مسکر روغن چاسے یار پیارے  
دامن جریب گریباں مٹن صدف دے چارے  
ابوبکر فاروق علی عثمان غنی ایہ چارے

ہر درخشاں ماہ منور مشتری نیر چاسے  
راج انزل دے دینی گھروں جد تعمیر کرایا  
مسجد تے محراب ہوئے بھی منبر دیوار چاسے  
بلغ اندر عرفانی پتہ بڑھ پھیل شاخاں چارے  
نیر ہر چشم یقین اوہ سٹھکے راہبر کمال بھاسے  
صدق یقین فدا چو باں تھیں کرو صلیب پیارے

## مناقب چار باریکیاں اہم

ابوبکر عثمان علی فاروق رضا قبولی  
شہر علم پیغمبر عربی دیکھ حدیث پیارے  
اک دو جے تھیں جدانہ ہوں شکر شیر پیارے  
شک شبہ نہ مچ چو ہاندے منزل اہی پائی  
پہنچ گئے ازراہ فضل دے بام اوپر عرفانی  
حکم خدا تھیں نال صلاح لولاں آپ نثار  
ذوہ برابر ظلم کسے پراہینماں نہ نہر مایا  
آل اولاد تمام شامل روز قیامت تائیں  
دل اوپر روزہ فرحت دیوے کھول کدائیں  
حق انہماں تظہیر اتے ازواج رسول بانی

خفی جلی اسراروں واقف چارے یار رسولی  
دروازہ تھم سقف اتے دیوار برابر چاسے  
پانی اگ ہواتے مٹی عنصر ہوئے چاسے  
بدن جدا پر جان چو ہندی اکو رب بنائی  
قدم اہنا نڈا پختہ آہ اوپر راہ خفستانی  
حرص خلافت نہ ادہ کرے چارے یار پیارے  
شرع شریفوں باہر جہاں ہرگز قدم نہ پایا  
پاک درود خداوی طرفوں اوپر روح انہماں  
وحدت دے خم و چوں ساتی بھر کے جام پائیں  
آل نبی اولاد علی دسی حسب ایمان نشانی

پیر جہانی قطب بانی غوث و دایر دانی

صفت ثنائیں مدح و بریں حق اندر گیلانی

جو کتا در جہانی دا اوہ محبوب آہلی  
سلسلے قادری اندر دال جو کوئی ہو جاوے  
نظر کرم وی را کو جھاتی چوروں قطب بناوے  
ہیٹھ پیارے سر شاہاں دے کروا پیر جہانی  
بکرم عیسق غریق جو ہوئی واہ تیری اولیائی

کل دنیا دے شیراں اوپر اوس فضیلت پائی  
راج اوپر اسکندر رومی نخر بجا رکھا اوے  
نال محبت مس عیباں واکندن زر فرماوے  
تبع غضب دی جہوں نیالوں کھنچے پیر گیلانی  
شفقت کرے زن بیوہ پڑوئی چنچ کھٹھانی

دین ہو بارہ زندہ ہو یا برکت سپر جہانی  
اسے دردی خاکوں عالم وافر فیض اٹھائے  
لہندے چڑھدے تیک برابر لوک ارادت والے  
قدم مبارک ولیاں دے سر پر جہانی دھروا  
جو کوئی خواہش ایماں رکھے اس فرض خود پائی  
کنوں فساد زماںے جبکہ خوف کھیں توں جہانی  
اے ساتی محبوب آہی والا جام لیا میں  
اس دنیا کے غم خاتمے تھیں بخشے اسان پائی

نام محی الدین مبارک ایسے خاطر جہانی  
حضرت خضر کرے جاروی فیض والی تھیں پاؤ  
سلسلے قادری وچ پوتے نیک نصیبانوالے  
خاک پیراندی شرمہ کرے فضل خدا اکبر وا  
بنے غلام سگ گاہی مال خلوص صفائی  
پشت پناہ کر غوث اعظم توں غم ہوسے نہ کائی  
غم ماسبق مہلاون والی سرخ شراب پلا میں  
لو پر زخم جراحت والے ہو مرہم موسیائی

## غزل

برج عرفانوں سوچ قادری اللہ پاک چڑھایا  
پیر جہانی والی خمروں جس اک جام چڑھایا  
اوپر آب حیات خضر توں دسو فخر کیائی  
حق اندر محبوب ربانی شب معراج آہی  
جھنڈ پیر جہانی عشر ویکھے جدوں لو کائی  
اندر علم سلوک تصوف جو چودہ خالوادے

دوہاں جہانوں می روشنائی قادری چند بنایا  
اسدے ہر اک وال اتنا الحق سوواری فرمایا  
چشمے وچوں پیر جہانی جسے اک قطرہ پایا  
کرے خطاب جو عبدالقادر اسان حبیب بنایا  
آکھے خاک نہ ہوئے اسدی جسے ربداسایا  
وانگوں حضرت عبدالقادر رتبہ کسے نہ پایا

## عرض حال مؤلف جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

خستہ حال اساڈ اوکھو آکے سپر جہانی  
رب نبی دے بعد تساوی مینوں پشت پناہی  
نہ ہر اسی نہ کوئی راہبر رستہ دستن ہارا  
میں مسکن بغداد تیرے تھیں تن من ساراواراں  
دوہاں جہانوں اندر دھارس مینوں تیری ہوئی  
دل تے بیان فدائی تیرے دُور ازنا فرماچی  
خواہ میں لائق نارو لیکن لطف تیریدی یاری

نظر کرم الطاف عنایت کر حضرت ارزانی  
زہور ریاضت شان عبادت میرے رُج نہ کائی  
ایسپر لطف کرم واپیرا میں پر کریں نظارا  
لطف کلام تیرے تھیں زندہ دل میرا صد وارا  
تابع ناجی منگرناری تیرے سہا ہے ہر کوئی  
راہ خدا دکھلا اتنے کر ہر مشکل آسانی  
میں کتا در حلقہ خدمت گون عمر اں ساری



اپنے درد اسائل عاجز شاہنشاہ بناؤ  
عشق نشان بتاؤے جہیڑ اور ہوئے کسارا  
اشرف و اہتہ دو ہیں جہانیں محکم پھڑا کواری  
جو در کھول دیوے عرفانی دل میرے تائیں  
عارف ذات خدا فرماوے ساتی دیکھ پیاروں

شفقت نظر کرم تھیں جبکہ میں دل جھاتی پاؤ  
کر و عطا دل درد اکراموں جدا نہ ہو و نہارا  
لوکاں ورگا درد نہ ہوئے میں کتا و باری  
صفت حیاتی والا پانی ساتی بخش اسائیں  
دور کرے بیماری دل ہی لطف کرم سے پاروں

## وجہ تالیف رسالہ ہذا و پتہ مسکن مؤلف

چھوٹی عمر میں اشرف سدن اللہ شرم کھائیں  
محنت ریح مشقت کوئی مینوں نظر نہ آوے  
نہ کوئی غم دنیا والا ہر نادان سیانے  
ہر اک پاسے دینی جھنڈے گڈے رب غفاری  
ثبیت دل و اگر دکلاموں کرد اصناف آلی  
مثلاً اک غلام محمد تابع غوث پیار سے  
کافراں کو لوں جام شہادت آخر نوش کرے  
نام غلام محمد مینوں بہت پیار سائی  
طوطی وار شستہ باہم اک تھیں اک سوائی  
باو خزاں ویران کرے جو ہوں جدا ضروری  
نوشہ لؤل میں مرشد پھڑیا فینش جدا چہ فیرے  
ایہر وہاں جہاناں اندر نوشہ کرسی یاری  
عزم نسیم بیلا مویلاک کتاب بسنا و اس  
داسن پھڑیا نوشہ والا ہوئی بہت رسائی  
نام مبارک نوشہ اوپر میں قربان کرائیں  
بے امید نہ رحمت کو لون میں ہاں عبد انامی  
تا محبوب اپنے داہرے دیکھے غنت سوالی

نام عزیز الدین بلاون اشرف میرے تائیں  
میرا وطن مبارک پنجر ملک پنجاب سداوے  
چائے طرف بہار گلاں ہی مخفی بھرے خزانے  
شل گلاں دل کھڑیا لوکاں حاصل نعمت ساری  
جدوں مٹوون بانگ صبح دی وقت نجر فرمائی  
بھرے خزانے علم ہر قسموں عالم کامل بھاسے  
عبد القادر و اشیدائی ہر دم پیر و صیاوے  
بخشنے اللہ اسد سے تائیں محشر وچ رہائی  
غرض اندر ہر کوئے پنجر و لبر نیک ادائی  
غنچے وانگوں اوہ لب بستہ جیوں خوشی بگوری  
صرصر باو جھاتی ہر طرف فتنہ یار نکھیرے  
زہد ریاضت تقویٰ دلوں گوئیں ہو یا عاری  
مدت تھیں یہ خواہش میری صفت شناساؤں  
سخن بیہودہ نکھناں نہ کوئی ایسے وچ بھائی  
اے مولائیں ایسے سستے آخر وقت اٹھائیں  
راہ سدھے تھیں نہ پھیریں یہاں بار آئی  
رحمت والا آب مصفا ساتی بخش پیالی

۱۔ موعظ پنجر مغل گوجرانہ میں ہے۔ جہاں سے شہزادی ہوئی ہے۔

دل دا دیوار روشن ہووے فضل کریم دے دیواروں

ملے حیاتی رحمت رب تھیں بھی مرضات الٰہیوں

## شجرہ طیبہ حضرت نوشاہ حاجی قدس اللہ سرہ

### غزل

اشرف پر اپنے داتا بیج ہو یا صدق صفاؤں  
 پر اپنے تھیں صدق صفائی عاجز شرف پائی  
 پیر محمد اسد امشد گنج اسرار نہانی  
 نوشہ حاجی پیر مکمل منظر نور ربانی  
 پھر حضرت معروف پیارا چشتی نور حقانی  
 سید محمد غوث مبارک اچھی حلیمی جانوں  
 اگے سید میراں ہوئے صاحب نیک گمانی  
 جن انساناں کے دل قابو سید علی فرمائے  
 سید احمد شہباز اندر میدان عرفان آہلی  
 سید صوفی احمد رجب اہل یقین ایماناں  
 سید ابو نصر جو کمال کورج راہ عرفانی  
 پھر حضرت محبوب سبحانی منبع فیض روحانی  
 ابو سعید اوہ ابن مبارک منبع فیض آہلی  
 حاجت گاہ خلاق طرطوسی ابو الفرج حقانی  
 حضرت شبلی ابو بکر سی گنج اسرار نہانی  
 شمع کمال الوار ربانی سسری سقطی آیا  
 پھر طائی داؤد پیارا ولیاں دی سرداری  
 ساتی جام شراب طہارت بصری جن پیارا  
 سرد فتر ابرار ولیاں حیدر علی حقانی  
 ختم نمبیاں ختم رسولاں سرد فتر احراراں

نام ضیاء اللہ کے نوروں جھڑیا رنگ گناہوں  
 اسم ضیاء اللہ دی برکت پر میرا جو ساتی  
 رحمت والے جھڑیاں لایاں کھلے راز معانی  
 شاہ سلیمان ولیاں اندر عرفانی لاشانی  
 حضرت سید نام مبارک سرد روہیں جمانی  
 سید شمس الدین پیارا دیوا نور عرفا نون  
 سید علی سی جد نہانہ باطن نور صفائی  
 بھی سید مسعود ہدایت والی شمع جلالی  
 برکت نام مبارک اسدے رہندی مرضی کائی  
 صوفی الدین گناہاں والے رنگ اتارے جاناں  
 سید عبد وہاب مبارک رنگیا رنگ ربانی  
 سرد فتر ابرار ولیاں کمال فرو حقانی  
 ابو الحسن ولایت والی اچھی منزل پائی  
 محرم راز اسرار ربانی ابو الفضل بچھانی  
 پھر جنید ولی بغدادی عارف کمال جانی  
 پھر کرخی معروف خدا نے عالی شان بنایا  
 خاص مرید حبیب عجمی داتا بیج خلقت ساری  
 دوہاں جماناں اندر اسد ہو یا شان نیارا  
 جس کے حق و حق اہل اتی آپس کھلے راز نہانی  
 صلی اللہ علیہ وسلم مشد کل ابراہاں

ظاہر باطن سب دامن شرف جان پر ایسے  
 اشرف پھر یا مرشد اپنا راہبر وہاں جہاں  
 اس نے پیر محمد اپنا قبلہ خاص بنایا  
 نور وجود اوہدے تھیں عالم فیض تمام اٹھایا  
 دانگ ستارے نیر روشن شاہ سلیمان ہو یا  
 پہنچ گیا عرفان اندر معروف جو یں عرفانی  
 سید علی سے نوروں روشن ہو یا جلگت تمامی  
 پھر سید مسعود مبارک بوفخر مستدرہ نامی  
 سید صوفی احمد جہماں در فیضان کھلایا  
 صوفی الدین بزرگ کنوں پھر ملیا راہ صفائی  
 نور عرفان دلاں چچ دہایا ابو نصر کے پاروں  
 پیر محمد الدین گیلانی صاحب شرف نیاسے  
 جھلک عنایت ابو سعیدوں جڈل مریدوں پائی  
 شاہنشاہ دو عالم اندر ابو الحسن پیارا  
 ابو الفرح کمالوں فائق محکم ربیبی یاری  
 جام قدم تھیں مستی پائی ابو الفضل ربانی  
 سدرہ اوپر حضرت شبلی جگہ انوکھی پائی  
 پھر حضرت جنید مبارک ولیاں چچ بیگانہ  
 اللہ با جھوں شغل نہ دو جا سری سقطی تائیں  
 کرخی شاہ معروف سر پا کرم فضل داسایا  
 پھر طائی و اوڈ کرم بخشش خوان و چھایا  
 نام حبیب عجم داسا کن لطف عنایت پاروں  
 بصری حسن امام ربانہ جیکہ لطف کماوے  
 ولد دل داسوار بہادر علی ولی رحسانی  
 سرور عالم رحمت والا جیکہ کرم کماوے

رضی اللہ تعالیٰ عنہم واہ وا اور وہمارے  
 یعنی پیر ضیاء اللہ جو راہبر جن انساناں  
 بحر عرفان اندر جو تریا اچا ورجب پایا  
 حق تعالیٰ نوشہ حاجی خاص خطاب بلایا  
 کناں چچ فرشتیاں اس نے حلقہ خوب پرویا  
 حضرت سید مبارک مسند پائی لامکانی  
 خفی جلی اسراروں واقف ہو یا مرد گرامی  
 اینہاں کنوں مراد اں پائیں یعنی خلق تمامی  
 قلب مریداں انوں زروا سے عرفانی پہنچایا  
 اندر بحر حقیقت تارمی اس نے بہت بوکھلی  
 سید عبد وہاب موران نے شرف لیا سرور  
 واہ سید سرور دو عالم دو نویں عالم تاسے  
 خوشی نوید دو عید عرفانی گھریں مریداں آئی  
 دل زخمی پر وار و چھڑکے واہ واکرم نیارا  
 لی مع اللہ والی منزل طے کریند اساری  
 بحر علم واکواری پی جاندا جس عرفانی  
 دو جاگ می سرواری حاصل واہ واپشت پہی  
 مرغ عرفان شکار کریند اللہ نال پرانہ  
 کال سی عرفان اندر واہ شان بند ورائیں  
 کنوں شراب قدم سے ساغر بھر بھراوں پلایا  
 کرے رہا میں خودی کنوں رب اس مستاز بنایا  
 دور کرے غم دل میرے دانال نگاہ پیاروں  
 کنت کنزاً مخفیاً واطاہر راز کراوے  
 کفر دلاں وادور کرے جذبہ ہوئے ازرائی  
 دلداں باطن کھول دیوے بھئی یقین ساد

حضرت سید علی ہمدانی جسٹنی شاہ جفانی

شاہ مبارک اویہ والد سرد فر عرفانی

## غزل

سید علی والطف خزانہ و گڑے کم سوار سے  
علم عرفان اک نقطے اندر حل تمام کرا سے  
اس دنیا مزار او پر نہ حرص ذرا فرماند سے  
مثل اوہ سے عرفان اندر کوئی پیدا ہو یا نہیں  
خاک اوہ سے دروازے دی لے شرف کھتیں بائیں

کرے ہمیشہ عجز نوازی اسد سے کم نیار سے  
زلف سخن نون کنگھی پھیرے دور سے اول سار سے  
بے پروائی مستغنائی اسد سے کم نیار سے  
ترک تازی میدان حقیقت اندر کرن سہار سے  
تار حمت دا چکارا تینوں ہتھ آسے اکوار سے

## حسب نسب خاندانی

بہت مبارک سید علی و حسب نسب سب ہمایا  
سی فرزند مبارک اسدا عالی شان گھرانا  
اسد سے مثل کرامت والا دو جا شخص نہ کوئی  
علم اندر معقول اتے منقول تمام آگا ہی  
جامع علم ہنرد حضرت سیر کریندا آیا  
پھر ملتان اندر آشیراں تائیں تابع کردا  
شاہ زمانہ خیر کئے جد نال ار لے آسے  
دل دیاں گل مرواں پاؤے صاف کرے سینہ  
شوخ گلانی رنگ پیارہ ساقی بخش سائیں  
تائیں غمی نہ دیکھاں کوئی بخش شراب طہوری

پیر جیلاں دی نسل مبارک اللہ شان و دیار یا  
پیر محی الدین اناندا آہا جسدر بانا  
جذب کرے دل عالم والے ایڈی رحمت ہوئی  
حسب نسب تھیں راہبر راہ دا بندہ خاص الہی  
وچ خراساں روموں ترکے عالی تمہ پاپا  
اچ اندر آڈیرہ کیا فضل خدا اکبر وا  
صدق ارادت نال مریاں اندر قدم کلا سے  
زنگ نہ رہیاد دل وچ کوئی صاف ہو یا نہیں  
غم جاوے پر فرحت آسے دور اندوہ کرائیں  
سرس نفس نہ ہووے میرا جاوے خودی ضروری

سید مبارک سید مبارک صفت وراثت

اندر سبکت وان جتی ہوئی سخن تدائیں

## غزل

سید مبارک نظر کر موی جداک جھاتی پاؤے

تن انسانی والے بس نون خالص زرد فرماوے

دو جگ اندر ثانی اسد انظر نہ کوئی آوے  
گوشہ چشم ولی و اسنوں کامل بدر بناوے  
اثر نمایاں ذات خدا و انظر آوے  
نظر فقر پر سرور عالم پاک نبی فرماوے

اندر علم کمال فقر اس اچی منزل پائی  
مثل ہلال اگر کوئی ہووے کیا ضعف نہاتا  
اسدی نور پیشانی کو لوں جدو جے چمکارا  
عجز فقر تھیں جدا نہ ہوناے شرف ہر حالے

## ولہ

حکم بزرگال ہندو لایستہ پیرہ آن لگایا  
موندہ نیاز اندر کیرنگی رنگیا اوسس کما ہی  
کینہ بغض نہ رہیا سینے بھی خواہش جسمانی  
سیر کریندا پاس خوشابے ڈیرہ کسے چھپانی  
نام نشان آبادی داتا دتھے نظر نہ آیا  
کھا دن گھاہ تے برگ درختاں رحمت بدی ہوئی  
یڑے دور انہاں پر عاشق ہندی خلق ربانی  
دوہاں جہاناں تھیں بیخبری ہر عاشق نے پائی  
انکی رہے نہ حاجت کوئی ہر اک فیض اٹھاوے  
نال اشارت ملے بشارت ہر کوئی مطلب پاوے  
ہر مجلس ہر محل اندر ذکر ولی ہر کارے  
عالیشان گہرانہ اس و انسل فرید حقانی  
خوابش کریندے ملے اسنوں کوچہ خواہش رکھانے  
اپنا حال ڈٹھا کچھ دو جا ہوئی توجہ فانی  
سلسلے قادری الی خواہش چوں قلب ہٹا  
پر معروف کریندا ہمت دینے خاں کھانے  
شاہ مبارک نے فرمایا ہوئے ختم ہونے  
ناحق جان عزیز گواوین بزاوین لے بھائی  
نال زبان مبارک اپنی چشتی سخن الاٹے

سید مبارک قدم مبارک جد بغدادوں چایا  
شروع اندر جذبات الاہوں گردن توڑتا ہی  
توڑے کل علائق دنیا بھی و ہندے نفسانی  
زرت سیاحت دوحی واری بدھا ولی ربانی  
دور کنوں آبادی پیرہ باراں کوہ لگایا  
ہفتے پچھوں روزہ کھولن خوب یا صفت ہوئی  
واہویا و کشف ولی پر کشف قلوب پچھانی  
عشق محبت والے اثروں خلق ہوئی شیدائی  
آن دیدار کرے جو بندہ کل مرادوں پاوے  
عام ہوئی جد شہرت اسدی خلقت آوے جاوے  
چھوٹے وڈے ایہو گگال گھر گھر کرے سارے  
جد معروف ملی نے سنیا جو چشتی رحمانی  
زہد ریاضت چہرہ یگانہ سالک بیعت کرانے  
قصیداریت تھیں ٹر پیندے جد معروف لگانی  
جس لذت ہی خواہش اسنوں و تھیں دور ہو جاوے  
جرت نہ کر سکے کوئی یعنی ایسے بارے  
جدوں مقابل نو نویں حضرت مینے ولی ربانی  
پنجہ شیریں نال نہ پشتر در شہ شامت آئی  
سنیا جد معروف مکر م ثابت قدم رکھاوے

خواہ خطاب غائب ہووے میں ڈالی کشتی پانی  
 شاہ مبارک سن ایہ نکلاں شاہنشاہ ویسے بری  
 تاج ایدھے سر قادریدہ شاہ مبارک دھریا  
 شان کمال عروج او پر اس اوج ہمسادا آیا  
 مدت خدمت پوری ہوئی عام اجازت پائی  
 نال توجہ شاہ مبارک اتنا شوق ووصایا  
 مستی کئی اقامت پائی جد معروف حقانی  
 حکم ہو یا پھر بی بی جیونی تائیں جام پلائیں  
 پھر اندر دربار گوندل دے سچتہ قدم جمائیں  
 ہر حالت رکھیا دُخدا نون غفلت کرنا نہیں  
 پچھوں اُس دے شاہ مبارک اپنی چھڑ جاوے  
 اے ساتی اوہ آپ پلا جو منہ یاراں دکھلاوے  
 وانگوں سوئے سرخ میرا تن کنڈن زر فرماوے

ایس ارادیوں باز نہ آواں سن سید رحمانی  
 گنج اسرار وچوں کچھ حصہ دتی بر خورداری  
 نور و نور ہو یا اوہ چشتی چند خوشی اچڑھییا  
 جام وصالوں محویت دامزہ پہوشی پایا  
 کرے ہدایت خلق اللہ نون بیعت عام لوکائی  
 بند بند جدا ہو جائے اُسدا غرہ جڈن لگایا  
 دتا پایا ڈٹھا اوہ جو دکھلا یا جانی  
 جام فقر و لذت والا سنوں نوش کرائیں  
 حق داراں نون حق برابر اے معروف پنجائیں  
 پس چشتی شاہ رخصت ہو یا لیکے ان دن تہ ہیں  
 اچہ شریف گیلانیاں مدفن اُسدا خلق بناوے  
 باہر داغ کرے سر غم تمہیں ایدائشہ لیاوے  
 اسدے نوروں دل میری داسو سج تپش کھاوے

صفت معروفی درازہ جیب سناوے

چشتی قادر یا اندراہر شان بلند رو کھاوے

## غزل

او ادنیٰ داتاج مبارک سر معروف رکھاوے  
 دو دریا محیط اندر غواصی اوہ فرماوے  
 مثل مسجدمزہ دلنوں اوہ زندہ فرماوے  
 مستی جام است کنوں محویت ہر دم ہوئی  
 اہل یقیناں دا اوہ راہبر نالے شاہ عرفانی  
 ستودل کالاروشن کردانور خداوے پاروں  
 خلعت نجت فنا دمی سیا اوپر بدن پہناوے  
 عرش عظیموں گزریا اگے لطف کمالوں پاوے  
 یاد الاہوں شیریں نقاب کوثر منہ آوے  
 ساتی وحدت ہر دم اسنوں بھر بھر جام پلاوے  
 عالم بالا زیر حکومت ملک لا جوت رکھاوے  
 عین عنایت مولیٰ والی چشتی فیض کھاوے

جو خانوادے قادریاں داتاج ہو یا بھالی

راہ خدا ہر قدم اہراج اکبر شان رکھاوے

## ولہ

ولی خدا بدرخصت ہو یا خلق تمام فدائی  
 سرمہ چشم کریندی خلقت مٹی پیراں والی  
 طرفے غار ارادہ کرے دروازہ کھل جائے  
 جداواز سنی حضرت دی بی بی خوش ہو جائے  
 حالت بی بی ڈٹھی حضرت بہت طاقت پائی  
 دو تن قطرے دودھ اُبلے منہ جسم حضرت پو  
 لذت شان فقیری والی بی بی نون بخشائی  
 مدت تیک ہی یہ حالت چچہ دودھ اک کھاے  
 جو کچھ کرے زبانوں ہر رب منظور لیاے  
 جیویں ندری شاہ محمد بی بی پیت بنایا  
 باراں کوبہ خوشابوں باہر دفن اوہ بی بی ہوئی  
 شاہ معروف روانہ ہو کے پھر گوندل چائے  
 پر ہر جاگہ شہرت ہوئے خلقت آوے جاوے  
 اپنی طرفوں لگدے پھر دے کوشش بیوہی  
 لے دو امر بیضاں تائیں روح تازہ فرماون  
 پھر پہلو وال گئے اوہ حضرت کریندیے سارے  
 ہر اک اوپر نظر کر مٹھیں اوہ سایہ سارون  
 غرض اندر پہلو وال کریندیے سیر اوہ ولی الہی  
 شوق زیارت لوکیں کھن حضرت کروٹکانا  
 عرض کریندیے گھر منگو یا حضرت لائق تیرے  
 پس منگو گھر ڈیرہ لایا اوہ خادم ہو جائے  
 دن قے رات کریندا خدمت منگو پوری پوری  
 پس حضرت بھی شفقت کرے منگونوں دیا

قدم مبارک جھڑی جاگہ رکھے ولی الہی  
 گل پرند وزد چرنیے تابع شان کمالی  
 حضرت بی بی وچہ مراقب نظر ولی نون آوے  
 ویکھہ طبیب بیماری جان دی ہوش مڑاے  
 اندروں پیٹھے حضرت بی بی باہر آئی  
 ہوش درست ہوئی تابی بی شکر خدا فرماے  
 رابعہ وانگول کابل ہوئی شیریشہ زیبائی  
 کرے کلام جو استھیں کوئی طاقت مول نہاے  
 ایس گھرانے دے شہبے نیک خدا فرماے  
 ملک الموت حکم خدا روح بی بی باہر لیا یا  
 فیض لوے اس مرقد کولوں ہر خلقت ہر کوئی  
 دور آبادیوں چہ جنگل دے ڈیرہ آن لگائے  
 جدں ہجوم زیادہ ہوئے نقل مکان کرے  
 پر نہ لوکیں بچھا چھدن خاطر فیض کباری  
 کرن زیارت قے خوش ہوں لطف حیاتی پوان  
 پرتنہانہ ساٹھی کوئی فیض پہنچا و نہارے  
 اندر ملک قدم شاہنشاہ شان عجیب کھاون  
 ہر کوچے بازار اندر پس بلدی آن لوکائی  
 لائق ساٹے جگہ نہ کوئی کہندا ولی ربانا  
 کرو آرام کرانگے خدمت منگو دے گھرینے  
 شرف زیارت پایا اسنے پس خدمت فرماے  
 خواب آرام تیاگے سارا رہندا وچہ حضوری  
 اٹھدے بندے نظر کر مٹھیں سدا شان سوایا

شاہ سلیمان چھوٹی عمر کے اک دن حضرت تائیں  
 نظر مبارک آستے پیندی جیوں سوج چکاری  
 جانیا حضرت ہو سی کامل ایہ اک مرد الہی  
 پس حضرت سد شاہ سلیمان اپنے پاس بٹھایا  
 ساڈی ایہ امانت جانی کریں حفاظت پوری  
 جے مد ہوشی ہووے سنوں خوف نہ کرنا کوئی  
 وقت ضرورت فوراً آواں خاطر اسدے بھائی  
 صرف ایہ لڑکا دکھین خاطر آیا ایس دیاے  
 ساتی جلد بلا اوہ ساغر بھر بھر جام صراحی  
 تیز ہووے اک خواہش والی عشق محبت والی

بازی کردا نظریں آیا اندر صحن تداہیں  
 نور انوار بنایا اسنوں حضرت پہلی داری  
 شاہ مبارک اسدی خاطر گھلیا میں سجائی  
 منہ سر چھپیا منگو تائیں پھر حضرت فرمایا  
 مرد فیاض ہووے چہ دنیا نالے خاص حضوی  
 میں غافل نہ اسدے حالوں حجت پوی ہوئی  
 میں آیا خود اسدی خاطر پہلی وار سجائی  
 کراں سپرد امانت تیرے کرتا کید پیاسے  
 مست الست ہوواں اوہ پیکے باقی فکر نہ کائی  
 مجھے پیاس فراق توالی بخش شراب پیالی

شاہ سلیمان صفت اول عالی رتبه پایا

منظر نور الہی جانو مزہ سخن آ آیا

## غزل

وہل کامل لوکان ارب مرشد اوس بنایا  
 شہراں پٹداں اندر فایق شاہ سلیمان پڑوں  
 گویا جنت چہ زمیں دے اوہ بہلوال بنائی  
 رب ہب لی من لذتک رحمتہ نعرہ مارے  
 قیصر شاہ غفور ابدے دراو پر سگ در بانی  
 سرمہ چشم دلا نڈا ہوئی خاک ابدے در والی  
 لطف کرم دی نظر کرے غم سارا دلدا جاوے  
 کتر سگ در گاہ ابدی اشرف خود نیوں جائے

نام سلیمان انگ سلیمان عالی رتبه پایا  
 قصبہ اوہ بہلوال منور جس ایہ رتبه پایا  
 عوض فرشتیاں شاہ سلیمان مسکن خاص بنایا  
 عین نقین داتا ج حضوی سر پر ولی کھایا  
 خضر مسیحا اسدے ہدم اید ارتبہ پایا  
 مثل مسیحا گلاں سمجھے دل زندہ فرمایا  
 جن پری سب تابع اسدے شان اجہا پایا  
 صدق ارادت دل چہ صادق خاص حلیب پایا

## ولہ

جد حضرت معروف گیا دوبارہ وطن پیاسے

شاہ سلیمان عشق محبت والے ملے ہولاسے



اکثر اوہ بیوشی پائے اندر در در جدائی  
 کم خمیدہ رہنے حضرت ایذا شوق و دلیا  
 شاہ معروف دوبار آئے پاس سلیمان بھائی  
 شاہ سلیمان فضل الہوں جڈں جوانی پائی  
 جیوں لیلی پر محبتوں عاشق حضرت بہن فدائی  
 شاہ سلیمان آگے رکھدے جیوں آگے آئینہ  
 لطف کرم دی نگاہ کھیندے حضرت ولی پائی  
 اندر قلب توجہ پوری شاہ سلیمان والی  
 ہر لحظہ ہر ساعت ہر بل شاہ سلیمان تائیں  
 صل مطالب پاؤں آخر وافر لطف کمالوں  
 جد معروف ملاحظہ کرے شاہ سلیمان تائیں  
 اسان امانت تیری جو کچھ آہی انج بخشائی  
 پس خصت ہو جاؤ ایتھوں جاؤ اوس دبارے  
 اُسے مال سیاحت کرنا اندر ملک الہی  
 پس ہن کھو سچی طرفے اے فرزند یگانے  
 اک جوان کھلوتا ڈٹھا چمکے نور پیشانی  
 عرض کرے سلیمان تڈں یہ بندہ س کیائی  
 راہ عالم سنوں کیتا اللہ شان و دہاوسے  
 جڈں ملے ایہ تینوں دیوں ایہ امانت میری  
 شاہ سلیمان عرض کسے ہے خوف سناں کہلا  
 یا غیرت یا غضب لچھا ماسے حال فقراں  
 اسدی غیرت فلوں حضرت مینوں خوف پیائی  
 پس حضرت معروف کسیا گل سچی تده سنائی  
 اسدی غیرت تیرے اندر اثر نہ کرسی کوئی  
 جیکر بنوں مطلب ہوئے اسدے مال رسائی

منہ مبارک تھیں کف جاری عاشق جیوں فدائی  
 باو سکر و اصا غری پی بنجو و حال بسنا یا  
 نزد خود شباب اقامت کرے خبر گری فرمائی  
 استغراق انہا ننوں ہو یا وچہ جذبات الہی  
 طرف جنگل کے جانے حضرت جاہ عشق الہی  
 نال عشق جنگل کچھ و صاف دو ہاند اسینہ  
 اک پل جدانہ کرے سنوں ہون ختم بہانے  
 نال عنایت نگاہ رکھیندے اوہ حضرت ہرالی  
 نعرہ شوق لگاؤں ہر دم ہل من مزید سائیں  
 بلا زوال ملی اس شاہی و دیدے بعضاں نالوں  
 شان بلند خدا فرمایا کرے پس تدا میں  
 دو تلواراں اک میاںے کدیں آون بھائی  
 جتھے شاہ محمد رہندا وچہ شیر از پیاسے  
 کم تمام آسان ہو جاؤں حال پشت پناہی  
 شاہ سلیمان ٹھاسے ہون خور سندر بانے  
 شعلہ طور جیوں ہو روشن صاحب حسن جوانی  
 حضرت کے مبارک بندہ تیرے وقت ہو یا  
 ہند خراساں لوک غلاماں انگوں بیر رکھاوسے  
 جو بخشی میں تینوں پہلے ہو سی بس لیری  
 شاہ محمد طرفوں مینوں افر خوف نیارا  
 حالوں قالوں کرے بیگانہ رکھے حال سیراں  
 کس لوسے نہ دولت میری بے ادہ فردا الہی  
 نال تیرے اسن زور نہ چلے بدی پشت پناہی  
 خوف نہ تینوں اسدے کولوں حجت پوی جی  
 چابک میرا سنوں مینا بھی کنا سجا ئی

میرا کہ سلام انہا نون پھر کچھ خوف نہ آئے  
طرف خوشاب گئے تو حضرت طبعی عمر گذاری  
بادہ شوق لقا الہی ساقی بخش اسائیں  
دو رخ سر دکرے وہ پانی وحدت دیاؤں

جاہ ہن کران حوالے رہے شاہ معروف سناوے  
وچہ کھرولی فوت ہوئے بھی مرقد نور انواری  
نفس امارہ آگ ہوا میں ہوئے سرمدائیں  
رحمت دادروازہ کھلے حصہ پاواں راہوں

منہ بلا پاپنر جو بی شاہ محب مدنی

شاہ سلیمان سر کرے ہن نال ایلر جمانی

شاہ سلیمان اوہ خوشابوں شاہ پور جسد م آئے  
راہ اندر پس ڈاکو پنیے سمجھ امیر امیراں  
جڈں مبارک نظر انہا تے شاہ سلیمان پائی  
ڈاکو گھوٹیاں تھیں ہو تھلے قدم ڈگن آسارے  
پس متوجہ ہوئے حضرت اوہ تو بین سڈوں  
شاہ سلیمان شاہ پور آئے کرے خوب بہانہ  
حضرت شاہ محبت تھیں چورائے احوالوں  
پر چاہک ہتھ شاہ سلیمان دشمن رن مارا  
پھر چھپیا کی میرے بارے شاہ معروف سنایا  
شاہ سلیمان سب کچھ دسیا جو مرشد فرمایا  
پھر سٹریا جس جاگہ ہو خواہش تیری بھائی  
شاہ سلیمان کیا اس جاگہ اک مکان بنانا  
پس فرمایا شاہ محمد حجرہ اک بنایا  
یا خدا وچہ خوب گزارن دن سرات سدا میں  
سی باغیرت شاہ محمد سلب احوال کرانے  
شاہ سلیمان حجرے اندر جڈں نشت لگائی  
اسدے بعد نہ شاہ محمد جذب احوال کرانے  
ایسے خاطر مرشد ولوں خصت ہی سائی  
حجرے اندر شاہ سلیمان جد پائی تنہائی

نال لباس امیری خلقت نہ پہچان کرانے  
نال بدی کرن ارادہ لٹاں کر تہ سیراں  
لٹن والا قصد گیا دل چوراں چوں بھائی  
عذر کر نیے عفو کرو یا حضرت اوگنہا سے  
ترک کر نیے پیشہ چوری کتاں ہتہ لگاؤں  
خدمت حضرت شاہ محمد چاہک کرن روانہ  
جو آپے بدخواہ ارادہ لٹن مال مسالوں  
کی طاقت جو راہ اندر کچھ ضرر پہنچاؤں بہار  
کیونکر درالطاف کرم حق میرے دافر یا  
خوش ہوئے تہ شاہ محمد و تھیں رنج گویا  
کران تیار مکان رہائش رکھیں یاد الہی  
پاس اسان جتھ نہ کوئی آئے جاگہ جڈر کھاتا  
شاہ سلیمان اندر اسدے میرہ آن لگایا  
جام لقا تھیں ہوش کوئی رہندے مست میں  
حال احوال فقیراں کسن ترس نہ ہرگز کھاندے  
شاہ محمد دا اوہ رستہ بند کر نیے بھائی  
برکت شاہ سلیمان ہوئی کنی اوہ کترانے  
شاہ محمد تھیں جا صحبت رکھے ہو ہمراہی  
نور عسکرن مشاہدہ کتیا اندر یاد الہی

غالب خوف خدا اور بنداجد کہ اس سے تائیں  
 شاہ محمد نے وہ چہ مطبخ جو کچھ پکے کھانا  
 سری کھڑے حضرت لگے اور دیش کھاوا  
 شاہ سلیمان نے جھکے لگدی کے وقت کہیں  
 اندر دیگر طعام پکاؤن من کھاؤن دوواری  
 عجب فقیری عجب غذا میں شاہ سلیمان کھاوے  
 پر جو فقر کنوں بے بہرہ اوہ اعترض کرندے  
 نفس پریشی کار فقیراں جسے حاجت راج کھانا  
 شاہ سلیمان انگوں کہندے سنو کلام ہمارا  
 ایسا یہ طعام اسدا لائق نہیں تائیں  
 شاہ محمد لگے پھر اوہ کرے شکایت جاری  
 حضرت شاہ محمد انگوں سننے شکایت نہیں  
 اوہ بدخواہ شکایت کرداد و نویں وقت میں  
 پر آخر بشریت پاروں شاہ محمد تائیں  
 اتفاقاً اک و ز خلاق جہت زیارت آئی  
 اندر خدمت شاہ محمد آن سلام سنایا  
 مطلب صل اسان جدوے لوں مراد اوار کی  
 لگے شاہ محمد ڈھوواں نذر اپنی لوہ گائیں  
 جدوایاں میں سمجھناں نالوں عجز نیاز کمالوں  
 حکم خدا تھیں حاجت اُسدی پہلے پوئی ہوئی  
 فرج کیتی وچہ دیگر شالی عمدہ طرح پکائی  
 ویکھ فقیر تعجب کرے ہسا کرے سائے  
 گایاں بہت فرج سن ہویاں پس حضرت فرماوے  
 اسیں غریب اسدا کھانا خاص غریبوں والا  
 چغلی خوراک بالن والے آئے وہ ناکارے

دو تن روزانہ رہد ہوشی ہندے شام صبا میں  
 شاہ سلیمان پس رکھاؤن کر فقرا بھانا  
 رکھ مکا نے سری کھڑوے پھراوہ ہراؤن  
 سری کھڑے کھاؤن خوش ہوئے شام صبا میں  
 پر درویش تعجب کرے ختم ہوئی سرداری  
 کرے لوب آداب فقیراں سینہ صاف بناوے  
 کرن مزاجاں ٹھٹھے بازی حضرت بہتا کھاندے  
 جھکے لگی تاج راج کھاوے یہ نہ صفت شہانہ  
 تسیں بلاشک اپنا کھانا کھا کے کرو گزارہ  
 اسیں کتوں پھریں کراؤں اک جا کھاؤن نامیں  
 شاہ سلیمان فر کھاوے چھوئے یکت ساری  
 اثر شکایت نہ کچھ سووے کرداشام صبا میں  
 اُسدی عرض فساد ہمیشہ پیش <sup>حاجت</sup> ہاں نہیں  
 دل سے وچہ کڈرت ہندی ظاہر کرے نہیں  
 شہر کسے تھیں ہواک ٹولہ کرن سلام آجھائی  
 ہراکے اینیبت بدی جہڑا فتافا آیا  
 اک اک فریگاں دیاں اندر نذر پیاری  
 پر اک شخص نذر ایہ سکھی بگری دیاں تدا میں  
 تا بعداری شاہ محمد و ویکے سمجھناں نالوں  
 دوصیا نیک عقیقہ اسدا بگری آندی کوئی  
 شاہ سلیمان ایک تمام مال منجیے کھائی  
 بھی کہندے کیوں تنہا کھاوا ساں یو لوکے  
 لذت دار تسانے کھانے ہر کوئی خود کھاوے  
 کون غریباں والا کھانا کھاوے سخت نوالہ  
 اک حسد دذرت جلد سے جاہل او گناہ سے

حضرت شاہ محمد نون اوہ گلاں کر اگسا ندے  
 جن انساناں وچوں کوئی ادبیا دے اہوں  
 پر ایہ شخص فقیر جیسا بدگوئی دے راہوں  
 اک بکری ہنتائی اُس دے آپ اکلے کھائی  
 اک رویش گھلایا جلدی آکھیں اکواری  
 ڈنگی چال چلو حضرت بہت ہوئی بریائی  
 وہم نہ کرتوں میری طرفوں ہک فقیر تھائی  
 شاہ محمد نے جد سنیا سخت جواب تداہیں  
 زہر آلود نگاہ اک سٹی اوپر ولی رہا نے  
 دل اندر خوش ہو یا حتمق کار ہووے آسانی  
 شاہ سلیمان نے جد ٹھاندر غضب تداہیں  
 دو ہتھ بتمہ کھلو دے حضرت کی تقصیر تداہیں  
 جیوں جیوں حضرت بجز کہے پر ترس گونہ آوے  
 تاہم اثر نہ ہو یا کوئی اوپر شاہ رہا نی  
 نال غضب د نظر کرینا ایہ اثر نہ کوئی  
 شاہ کیلے مروضہ ایس سخت اذیت پائی  
 اک لکیر میں پر کھی چاقو نال انھماہیں  
 ورنہ نفع نہ پاویں کوئی حاصل ہوں خطاہیں  
 طرفے شاہ معروف ملی متوجہ ہو فرما دے  
 سچی طرف کھلویا آکے پیر اہد ارحمسانی  
 شاہ محمد اوس لکیروں اگے قدم رکھایا  
 حضرت جیونی جد اس حالوں خوب ہوئی آگاہی  
 پاس سلیمان عرض کریندی کروفت تداہیں  
 گو بے دلی استھیں ہوئی پر امید اسایں  
 کرم فضل تھیں کرونگا ہیں بر فرزند اسایں

نال فریب کر دے سہنوں اندر جال کھنساندے  
 ایسے کلے مول نہ کہند اباہر حکم الہا ہوں  
 تینوں سانوں برا کہے نہ ڈرو اید گناہوں  
 حضرت شاہ محمد سنیا آتش غضب جلائی  
 کرے معاف آساڈتے تائیں ایہو گل پیاری  
 شاہ سلیمان جد ایہ سنیا ایہ گل اس فریائی  
 کرن تم سخر ٹھٹھے بڑی ہر دم نال اسایں  
 اک غضب دی بھڑکی او فرجے پاس انہماہیں  
 سی ہمراہ او ہو بدخواہ جو غیبت خود ہنگا نے  
 نظر قہراج شاہ محمد کرے مسافرتانی  
 سی معلوم جو سلب کرے احوال فقیراں تداہیں  
 ایس غریب تھے در بیٹھے غضب او پر تداہیں  
 بلکہ تیزی اندر آوے غصہ بہت دداوے  
 شاہ محمد تہچھے ہو یا خاطر ضرر رسانی  
 چند اک قدم بچھا ہاں شہداواہ داستھری ہوئی  
 طاقت صبر ہی نہ کوئی گل عجیب سنائی  
 استھیں اگے قدم نہ رکھیں میں تینوں سمجھایں  
 ایہ گل کیلے شاہ سلیمان کردار جو تداہیں  
 عجز کناں احوال تمامی چہ حضور سناوے  
 مددگاری کرن تداہیں خوب حفاظت جانی  
 منہ پنے ڈگ پیندا اونویں مرشد رحم کمایا  
 دور جگہ تھیں پہنچی او تھیل وچہ حاضر آئی  
 ایہ اہلی احوال تسادویوں ہرگز واقف تداہیں  
 رحم بزرگ ہمیشہ کر دے بخشو اس دتداہیں  
 رہے غلام ہمیشہ شاہ خادم شام صباہیں

شکے شاہ سیماں خرقہ او پر زین سٹا سے  
 نیز کہا اس پتیر سے ایذا ظلم کما یا  
 بی بی کہیا پت میرا واقف تیرے حالوں  
 شکے حضرت کونے والا پانی چا چھڑکایا  
 ہوش آئی تا شاہ محمد کردا شکر گذاری  
 حضرت شاہ کہیا جو بیشک کار فقیر بہائی  
 عجز اتے تسلیم رضائیں خرقہ فقر فقیراں  
 لطف حسان کروں پیشہ چھڑ و غضبہ گانے  
 بعد نصیحت شاہ سیماں ڈیرا کوچ کرایا  
 دوے روزا گاہاں جانے جگل شب بیداری

تن تلوار و چوں اس خرقے زین او پر جہڑے  
 عذر تحمل ہر چند کیستا ایپر باز نہ آیا  
 ورنہ کدیں خطانہ کردا بخشوا میں خیالوں  
 حضرت بی بی جیونی خاطر رحم ولی نون آیا  
 عذر کریندا عاجز ہو کے بخش خطا ہماری  
 جہل جنفائیں حکم رضا دانے مرد الہی  
 لائق شان لایت ایہو ترک کرن تعزیراں  
 جو آزار ایہ پیشہ گندہ کریو ترک بہلے نے  
 سیر کریندے ٹرے اکا لہاں کتے لگا ون ڈیرا  
 یاد خدا و چہ روز چڑھتے تائیز کرن اسواری

وچہریت لول ملنگاں ملانیا دیہاں

سیر کریندے نال انہاندے حضرت شاہ ایہاں

اندو حال سیاحت اک دن ملے ملنگ کد ایہاں  
 چند اک روز ہے ہمراہی لول ملنگاں والا  
 نور کرامت وچہ پیشانی جڈن ملنگاں پایا  
 دھٹی صفت قیاسون ہر حضرت اندر تیرے  
 لائق اسان نہیں جو پاوان اس تسان ستراری  
 خدمت کراں ہمیشہ تیری سانوں فرق نہ کوئی  
 پھرس مجلس جان سارے عاشق ہووے لکانی  
 ایہتھوں تیک جو ست سو پور ہوئے ملنگ نامی  
 نفس پوری سی کسب انہاندہ ہونہ کوئی کراں  
 باطن والے فیض لول بے بہرہ آہے سارے  
 جتھے جاون بھیداں پھڑکے کر کرن پکا ون  
 طرح طرح د کھانے پینے تباہ کر دے سارے  
 اک دن گڈرے پنڈرے پر کئے ظلم کسا ون

ٹرے حضرت چہ سفرے یعنی نال انہا میں  
 نور انوار بنایا عالم شاہ صاحب ہر حال  
 عرض کریندے حضرت اگے عجب مشاہد آیا  
 تیرے وانگوں نظر نہ آیا سانوں چار چوہے  
 تون سترار اسادا بلکہ اندر خمران ساری  
 سیر حبان کرو دن اتیں ملے سان دہوئی  
 جو وی کھچے گرویدہ ہوئے نال خلوص صنفائی  
 جو رتعدی کسب انہاندہ ہوئے نہنگ بہامی  
 کھا ون پیون ظلم جنفائیں لول ایہاں ستراراں  
 ظلم تعدی کارا انہاندی و دے او گنہا سے  
 خوش ہون خوش ہون خوش ہون حراموں و کھان  
 ایہ شاہ سیماں لول رکھن خوف نکا سے  
 دھٹی گاہاں اک کھڑی و تھائیں جو چوہے لیاں

گرگان انگ لون کر قابو کر کے ذبح پکاؤن  
 سی اوہگاں اک ملل سندی کسے سپر والہی  
 حکم ہوئے تا عرض کراں میں مطلب اصل اختیار  
 حضرت حکم دتاے ملاں کرتوں عرض گزاری  
 عرض کریندا عاجز ملاں مشکل کرو آسانی  
 کیتا ظلم ملنگاں حضرت لقمہ تمام بناؤن  
 اہل عیال گزارہ کرے ایس پر بند ہو جاوے  
 باد عنایت باغ ابدے پر جہل پی درباروں  
 نمبر بار بلایا پند دا بھی اُسوں فرمایا  
 نمبر وار دو گائیں فریہ اُسے کرے حوالے  
 جد حضرت نے ظلم ملنگاں ٹٹھا بہت رائیں  
 رات پی دن آخر ہو یا خواب اندر سب جانے  
 ستے سے ملنگ تمامی حضرت ہوئے روانہ  
 صبح ہوئی اوہ اٹھے سارے حضرت نظر نہ آیا  
 دوڑے ہو یا یوس چوٹے اوہ منجوس نکاے  
 وچہ جیرانی چاروں طرف دوڑے اہو اہی  
 چند اک روز تلاش جنگل دی اوہ اہل فرماؤن  
 بچیاں سنگ ل سبق ٹھنڈے پرستانہ کوئی  
 ہس ہس شاہ تھیں گلاں کرے بھی گستاخی کرد  
 لڑکے حضرت نوں فرماؤن کر کرنا پیاروں  
 اک لڑکا ہتھ پھڑو اپنے پی دم سفال لیاوے  
 نال چھری دچھلن سرنوں تیز سفال تداہیں  
 دل حضرت دانر من زیادہ جنبش زور نہ کرے  
 ملاں شخص کریم آنا اس ڈٹھا آن تماشا  
 جھڑک ہٹایا منع کرایا سبحان بچیاں تداہیں

وانگ خراں اوہ بھردے پٹیاں راج سار کھٹا  
 پاس سیلماں عرض شکایت کرو اتال صفائی  
 خادم ہاں میں تیرے دا بخشواؤن اسائیں  
 تاہو حاجت پوری تیری چہ درگاہ ہماری  
 ایہوسی اک گائیں میری ہوئی ذبح کچھپانی  
 گذر اوقات میری شیریں اسپرچ کر اؤن  
 حضرت سن احوال تمامی نظر عنایت پاوے  
 لطف سخاؤں کرن توجہ حضرت شاہ پیاروں  
 دو گائیں توں یوس سوں حکم حضوروں آیا  
 کیے دعا اوہ ملاں عاجز خوش ہو کے ہر حالے  
 نال انہاندے رہنا چنگا ہرگز نہ ہرگز ناہیں  
 وانگ خراں دے بندر کرے حضرت قدم اکھٹا  
 راتورات گئے وچہ جنگل ہو یا ختم یا رانہ  
 کرن تلاش نئے سب کچھ ظلم اسماں فرمایا  
 کوئی سرغ نہ ملیا انہاں حضرت واکو اوسے  
 بخت سیاہ بیدین تمامی ٹولہ اوہ بدر اہی  
 پنڈاک کالی مسجد اندر آخر شاہ نوں پاؤن  
 گردنبار لباس اوپر شاہ واہ و استھری ہوئی  
 شوخی کر کر چسپاں ہندنے نہ ماندر دے  
 وال دراز دیاں کٹ جیکر حکم ہووے سرکاروں  
 چوب لوے ہتھ تیرا لڑکا سرفس تر فرماوے  
 تیز کریندے وانگ چھری دے لڑکے ڈر دے ناہیں  
 بلکہ نال الطاف شہانے سرفس لڑکے ہر دے  
 جھڑک کیا اے نامعقولو ایہ کی ہو یا ہاسا  
 دیکھ مبارک چہرہ ملاں چتے قدم تداہیں

نگاں اور نظر کرم دی جد حضرت فرمائی  
 صدق ارادت نال خلوص اوہ قدم مبارک کھڑا  
 حضرت کبیا نال اسان ہو موضع سیر کر ایس  
 اگتے کچھے ہو کے دونوں موضع اندر آئے  
 گھر والا اک نمسک آیا ظالم بد کرداری  
 باقی کل برادر اسدے با اقبال متسامی  
 روٹی دا اوہ ٹکڑہ پھر کے حضرت اس کھلایا  
 روٹی نیم لیاوں تھنھا ہوئی عنایت باری  
 جیکر قسمت چنلی ہوندی سالم نان لیا اندر  
 پھر حضرت خود سیر پیدے ملائندے گھر آئے  
 نال خلوص نیاز دلی اوہ ملاں خدمت کردا  
 ایسے طرح کسی اک بندے پنڈ والے سن آئے  
 کل دیہات اندر رہی خبراں جد لوکں نے پایاں  
 جد انبوہ خلق دا ڈھٹا نقل مکان کراندے  
 نعل بنداندے گھر وچہ حضرت چند اک فرزندار  
 اک دن سنوں شاہ فرمایا کہ تقلید اسائیں  
 باوہ گو باخندہ آنا پس کردا تقلید راں  
 چھ جٹ حسام اک نامی نال ارادت آیا  
 عرض کیتی وچہ کوچے میرے قدم رنجہ فرمانا  
 عورت اسدی روٹی لیکے اوپر کہوہ دجاوے  
 ندوں حسام چنگیر اٹھاوے روٹیاں نظریریاں  
 شاہ کبیا تن پستان کچھوں پاویں سرداری  
 پہلی روٹی تھیں سرداری تینوں بخشی باری  
 تیجی تھیں سرداری کامل چھیاں اندر آوے  
 علی شہاری ہندرا ایٹھے صاحب نشان کمالی

بدل گئی سب حالت اسدی آئی قلب صفائی  
 اندر قلب محبت شاہ دی چڑھیا چند اجردا  
 موضع کالی پنڈ تساڈا کرساں سیر سائیں  
 اک گھر دونوں داخل ہوئے قوت رب کھائے  
 مفلس پنچھر قلب اجیہا بدتر حال خواری  
 ادھی روٹی ہدیہ لیا یا خدمت شاہ گرامی  
 اسال کیتا سردار اس پنڈ دا تینوں شاہ فرمایا  
 ادھے پنڈ دی بخشی تینوں شخصہاں سرداری  
 ہن بھی خالی مول نہ ہوں شاہ صاحب فرماند  
 رخت اقامت ہو سے جاگہ حضرت میرہ لائے  
 دانہ فقر زین وچہ دلے حضرت ملاں دہردا  
 فائز ہوں یارت کر کے ہر اک مقصد پائے  
 اون لوک یارت خاطر نال خلوص صفایاں  
 منچر چھپ جگہ آبی اس جاگہ حضرت آندے  
 اک بد بخت جو لانا ہندا قسمت اسدی نامے  
 امر محال اگر چہ ہوسی دساں تیرے تائیں  
 سر نہ پیریاں کج ہوئی رلیا سنگ پلیداں  
 چھے قدم مبارک آکے لوں خلوص ود دایا  
 لطف عنایت کر یو حضرت کھایو میرا کھانا  
 پچھے اسدے گھر وچہ اسدے شاہ سیماں آوے  
 اتلیاں وچھڈ تھلے الیاں گے شاہ لکایاں  
 سکد نام تیرید چلے پنڈ اندر اک واری  
 دو جی تھیں فرزند تیرینوں مل جاو سرداری  
 طرف جلال روانہ ہوئے حضرت قدم کھائے  
 اوس میں انانندی شہرت رکھن چاہی نرالی

جڈں فقیر ویا راں جاوے سلب فقیری کرے  
 علی شہاری کرے نگاہ اک خاطر جذبہ حوالی  
 جاتا علی شہاری اسنوں ہے شہ زور تو اتا  
 علی شہاری باہاں چکے نعل گیری می خاطر  
 مڑکے باہاں مڑن دونوں ہر چند زور لگایا  
 پھٹن لگا جسینہ اسدا کینہ دور ہو جاوے  
 اسدے نال مقابل ہونا مشکل نظر میں آوے  
 عفو کر و درگزر و حضرت میں تھیں غلطی ہوئی  
 شفقت پاروں بخشیا اسنوں جم کرم فرمایا  
 او تھوں طرف ہزارہ جاوے دیکھن عجب نظار  
 وچہ نجاست ڈگا ہو یا عاشق ذات الہی  
 نال ادب تعظیم کھلوتے حضرت جا کناکے  
 سر مجذوب اتا ہاں چکے بھی موموں فرمایا  
 کھڑی اڈیکے اندر راہ دچھڑ سیاحت ساری  
 یاد خدا کر گوشے بہکے حکم ہدایت جاری  
 دور بلا شک گھر ہے تیرا پر امید اسائیں  
 مست کنوں سن شاہ سلیمان واپس گھرنوں جاوے  
 ماں اپنی تھیں اگے جاوے گھر اپنے رحمانی  
 وچہ بہلوال سکونت کیتی چھڑیا سیر جہانی

شاہ سلیمان اس جگہ جد قدم مبارک ہرے  
 اثر نہ ہو یا حضرت او پر مدہم ہوئی خوشحالی  
 زور آواریہ میسے نالوں ہوئی ولی رہا نا  
 شاہ سلیمان اس ل ڈٹھا کھڑیاں ہیاں برابر  
 دور ہو یا سب کینہ دل رصاف خدا فرمایا  
 جان لیا ایہ کمال کوئی ہمسر نظر نہ آوے  
 پیریں ڈگا کرے فریادیاں حضرت رحم کماوے  
 لطف کرم تھیں کرونگا ہین کچھ پوان ہوئی  
 طرفے جنگ سیال روانہ حضرت قدم اٹھایا  
 اک مجذوب ٹھا وچہ خندق حال تباہ خواہے  
 بحر عمیق محبت اندر کرے خواہی بھائی  
 کرن سلام زیارت پاوے حضرت علی سارے  
 خیرہ تینوں مالی والی مست سخن فرمایا  
 صبر کر و گھر بٹھو جا کے سفر نہ کر اوارہی  
 پاوے فیض تمامی خلقت ہے امید پاری  
 ماں کنوں توں اگے جاوے رہ رکاوٹ ناہیں  
 طے الارض ہوئی اک پل وچہ خد فرماوے  
 پچھوں ماں گئی گھر اپنے قدم چمے پیشانی  
 آون لوک محبت والے پاوے فیض رحمانی

## منافق

اک دن اندر قلب مبارک حضرت نے یہ آیا  
 شخص کسینوں کیسا حضرت کیا یہ خواہش تیری  
 عرض کیتی جے کرو توجہ دیکھاں سورج تائیں  
 جاساں کھاں بند کرا یاں سورج دیکھے سارا

شوق ہو یا جو کیوں سورج عالم دوس تپایا  
 دیکھیں سورج والی دل دی دوس دلیری  
 شاہ کیسا بند کرو توجہ دیکھاں سورج تائیں  
 اصلی صوت سورج والی دیکھے شخص سہارا



ہیبت و محبت پی دل اسے جس طرح دس آیا  
شاہ کیا ہن کھو لو کھین سے تعبیل کرائی  
عذر کناں چہ پیراں گیا سائل نیکو کاری

خوف کناں پھڑد امن حضرت ناری کر چلایا  
دل اسدا وچہ قابو آیا خوف ہراس نہ کالی  
کرے دا نماز صبح دی صاحب نجت نیاری

قحط و مال فقیری فاتک اندر سی ہایا

اندر وقت سلیمان چاہاں کر سنایا

تاج محمد وافر زنداک عبد وہاب گرامی  
حد حسابوں باہر فاقہ کنگی ہتہ نہ آوے  
سربی بی نون کنگی ناپیش روغن جولائے  
اک وہاں تھیں و مل بی بی ذاکر نام الہی  
کنگی تیل میسر ہووے ال درست کرائیں  
شاہ کیا تصدیقہ وافر قوم فقیر تہیں

قحط پیاسی وقت زمانے شاہ سلیمان نامی  
جس تھیں ال سوار جے بون خلقت رنج اٹھاوے  
دو خاتون آہیاں گھر شاہ دے لڈ شرم دوہا  
عرض گزارے اکرن شاہ خواہش دل اندر ہی  
ایسر پاس آسائے دونوں چیزاں ہرگز ناپیر  
سر دوالاں تھیں کچھ اور جانوں شان نہایں

وال نہ ہوں بہتر تینوں ہوگ فرغت پوی  
کنوں نہاں ای لایق تھے اندر حال فقیراں  
تا اٹھ خبر سے گھاہ چمڑے الاں نال کدائیں  
خواب کیاں شب دونوں جیاں ال سرانہ کوئی  
کال پیاسی حدن فریراک نالاں سائی  
ملک آسائے قحط پیازن ہر دال سے ہزاراں

تیل دلوں ہو خالی دیواواہ وامن ضروری  
خوش ہو سون اوپر گھاہ و خالی ہتہ زجیراں  
جا کر نہی فرصت اتنی حال سانوں ناپیں  
اکھ فجنوں دیکھیں دونوں راہ و استھری ہوئی  
اکرن دونوں پاس ولی آتنگی کل سنائی  
خالی جاون کل سوالی ہر چوں ہزاراں

بے امید ہوں سبائل جو جو منگتا آوے  
خواہش ہوگر دنیا والی سونا کل بناواں  
ہاں جے خواہش بہت تسانوں اک علاج بتائیں  
اسی ہر چوں جتنی حاجت روز نکالو دے  
دونوں بیکناں پھر ایوں کتیا جیوں فرمایا  
پھر جہ قحط گیا سی ملکوں برتن منگھلاو

فقرا ساڈھی زینت بی بی شاہ اکوں فرمائے  
در دیوار اتے سب چیزاں سونا سرخ کراواں  
چھہ سیر کنک لکھو وچہ برتن منہاں بند رکھائیں  
ختم نہ ہوں حکم خدا تھیں بے بھے خزانے  
دت تیک ہیاد تارا خوب گزارا آیا  
چھہ سیر گندم وچوں نکلی نسر خدا فرماون

اس وقت پر عادت حضرت گھر مسجد منبے  
رات پوچے جس جنگل اندر او تھے کرن سیرا

بلکہ پھرے جنگل اندر وچہ آدے ہندے  
زاہدے متوکل بھارے پھرے ملک بہیرا

اٹھ صبح نوں گلاں کر دے باہم لوکیں ساکے  
 دو جا کے جو پاس میرے شب بانشیہ حمانی  
 فاضل اک شریعت والے سن اعتبار نہ کریا  
 اک شب نال لوے شاگرداں پاس لیئے او  
 دشت اتے صحراندر جاو کھوولی ربانا  
 جد شاگرد کے وچہ جنگل شاہ پنچے اس جائے  
 وقت صبح شاگرد گیا جد مسجدے وچکے  
 بعد فراغت مشونمازوں نوین جد اہو جانے  
 سن استاد تعجب کردا ایہ کی سخن سُنایا  
 کہے شاگرد جو نال میرے شاہ ساری ات گزاری  
 کرے درست عقیدہ اپنا حق کمرت جانے  
 اسے پھول شاہ سلیمان فوت ہوئے دفنائے  
 ساتی بخش شراب لاوتوں کھکے اک پیالی  
 اندر حلق گرا اک قطرہ ساغرے رحمانی

کس یا تمام گلاں کل کھچاں  
 کس یا تمام گلاں کل کھچاں  
 کس یا تمام گلاں کل کھچاں  
 کس یا تمام گلاں کل کھچاں

اک آکھے شاہ پاس میرے شب تیکر فجر پیارے  
 بعضاں چہ مسافت ہندی پنج ست کو کھچانی  
 جہ تک آزماواں ہرگز نہ مناں میں اڑیا  
 بلٹھا آپ شاگرد روانہ چاروں طرف کرانے  
 ہر جاگہ جاو کھوکیوں ہووے ختم بھانا  
 ہتہ پھر کے لس سیر کرانے سچ جلیب سناے  
 وضو کرے ولی بھی گلاں نال استاد پیارے  
 جا کھچے شاگرد کنوں اوہ سارا حال بتانے  
 تیک فجر سی نال آساڈے عالم نے فرمایا  
 پس اعتبار کرینا عالم نالے تا بعد اری  
 ولیاں نوں توفیق خدا میں نڈن لطف خزانے  
 وچہ بہلوال مزار مبارک خلق زیارت آئے  
 وعدیاں الاٹال مثالانہ کرتنگ خیالی  
 شوقانندی آگ تیزی یاوے خود ہوئے ناخانی

اہل ایمان دا قبیلہ شاہ پیر جہانی

اسدے روضہ ناصیہ کی لوک کن کنی

غزل

حضرت نوشہ سرور عالم صفت نہ کیتی جاوے  
 حضرت عیسیٰ تن مردہ نوں از سر نو جو اوے  
 نیلے تے بدیع اس دے بھی آسمان تمامی  
 ان لوں ابد نیلے جو ہووے باہر علموں نہا پس  
 کن دا اثر نہ ہو یا پیا چدا اس صید کرایا  
 غیر اللہ دی نفی کیتی پیرنا بیت ذات الہی  
 مژگان نال فشتہ جہاں دورے فرمائے

جام انعام آبدے اجر عہ ست دریا کھپاوے  
 پر نوشہ دکانوں نندہ دل مردہ ہو جاوے  
 تو سن گردوں ہٹھاں اسدے خلقت ہم بناوے  
 شروع اخیر کھچانے سب کچھ فضل خدا فرماوے  
 مرغ او ادنی انشاخ توحیدیں قابو وچہ لیاوے  
 وال بدن انگشت شہادت حدت گیت سناوے  
 گرد مزار احرام فلک و خوب طواف کرانے

جام ابدی پر باقی عالم پر مخموری پائے  
خوان اکراموں ریزہ چینی لفظ سجا کر دے  
قاب تو سین بلا شک استھیں فخر ہمیش کھا  
لی مع اللہ الا صدرہ نوشتہ نت وجاے  
ہر خطہ ہر پیلے نوشتہ اپنی در در کھاوے

نہ جاناں سرستی چشماں ساقی اپنے والی  
نظر الطاف اکسیر لاندی مس طلا فرماوے  
پایہ فعت ذات ابدی نوش حاجت معراجا  
صفت بلند ابدی خود سدرہ اچی منزل پائی  
موسیٰ نول کوہ طور او پر رب لن ترانی کبیا

## مثنوی

تاج عرفان لایت دا چند نوشتہ شاہ عرفانی  
ید بیضا میسجاد محبوب ہو یا حق تعالیٰ  
اگلیاں اندر قایق رتبہ بازی جنت لیجاوے  
اندر پدے ذات خدایے مخفی جان ضروری  
مات ہوئے فرخ تاباں کے حجت می از رانی  
حکم قضا قدر دابندہ نوشتہ شان نیباے  
کل جہان ہو یا اس تابع فیضوں ہیانہ خالی  
دروائے پرمتھا گھسے ملک ابدی در بانی  
گلگونی داکب کر نییے بلدے خوب بہانے  
عاشق ہوئے لہ کی او پر حب مجازی ہوئی  
ذات انہا ندی چاہے کھو کھ شرف کھول سائے  
تاج عنایت سر چہرے ات کسب ڈہوئی

ولیاں چہر یگانہ صاحب سند لامکانی  
مطلع شمس انوار غیوبی چہرہ نوشتہ والا  
مخزن راز اسرار الہی سینہ پاک کھاوے  
جدانہ آذات خدا تھیں ملی معیت پوری  
آبجیات کلام ابدی بھی چند سوج تابانی  
نام ابدی اور دکماون لوک قدسی سارے  
آبجیات خضر واجانوں نوشتہ الب عالی  
لوح محفوظ اسرار الہی دل اسد انورانی  
نوشتہ حاجی ولی زمانہ پنتالا مکاے  
اک گھمیاں بٹھایا نوشتہ کسب سکھے گلگونی  
عشق اندر گھمیاں حضرت خور گھمیاں سداے  
پیوے تھیں بزرگ آسے ذات نہیں کوئی

## حکایت

اک دن کسے برادر تائیں میں معلوم کر دیا  
قطب مانہ کر سہی سہنوں اچا شان کھاوے  
عالی رتبہ ہر اک نالوں رب ممتاز بناوے  
اندر حال محاسن اسدے اک کتاب بناوے

شیخ رحیم اک چاچا اسد بزرگ رب بنایا  
گھر تیرے اک نور نہفتہ رب پتر بخشاوے  
دوہاں جہاناندی سراری ب سہنوں بخشاوے  
شیخ رحیم بزرگ آہا جے ذکر تمام لکھاواں

بہت کرمیت استھیں ظاہر ہیں لکھان نہیں  
ہوں غناب برآمد تازہ جہری جگہ مکانوں  
غرض بنائی قبر مبارک جہری جگہ مکانے  
باپ نوشتہ داولی زمانہ ریدی اوس حضوری  
ست واری حج کیتا سنے درجے عالی پائے  
نوشتہ الاجام پلائیں اساقی اک واری  
تادل اشرف یاد خدا وچہ محویت خود پائے  
ماں اہری نام مبارک بی بی جیونی آیا  
کہہا نوالی وطن مبارک پیندا کوہ ستانی

وقت وصال وصیت کیتی آسنے پرتائیں  
قبر بناو اوسے جاگہ مرقد اسان کچھپانوں  
ہوں غناب برآمد تازہ ریدی پھرے خزانے  
یاد خدا تے زہد ریاضت تقویٰ و صفت ضروری  
متقیانندی چھی منزل اسے اس بخشائے  
اندر خلق خمیر اسے جرعمہ سٹ ستاری  
ذکر مبارک نوشتہ والا صبح مسافر مافے  
وچوں نسل بزرگان بیشک اشرف کھول سنایا  
دورا باہلوال اتھاؤں سچی گل سنائی

کرسی بی نوشتہ حاجی اتھ لکھان پوری

شام صبح کرو پڑھو مطلب بل ضروری

## کرسی نامہ

نام علاؤ الدین آنا پیو حاجی نوشتہ والا  
نور الہی اوہ منظر باپ جلال سہارا  
ہو ہویا گھر ساہن پیدا مخزن نور الہی  
نور شمع عرفان الہی موج الدین ربانی  
نام اوپیل اوہ سبل کرم دا بحر وچوں عرفانی  
جالپ اسدا باپ مبارک فہک جیویں کستوری  
بھی سلطان لایت والا اوہ سلطان گرامی  
صاحب لطف الہی آنا نامی ساند سہارا  
کوڑا پیو اسدا کامل دشمن کور کراشے  
کو دور روشن نام مبارک رجبیویں انواری  
کھو کھ نام پیارا کامل آہا مرد ربانی  
آئین شاہ بزرگ آہا جو سر سالار فقیراں

پوری لکھان

وحدت دہستانوں پتیا دو وطر اس حق تعالیٰ  
اوہ ہویا گھر ہوئے پیدا جیونکر روشن تارا  
گل محمد گل عرفانی وچہ بستان صفائی  
ہوند اکولوں رفیق ہوئی اندر باغ عرفانی  
کان ہدایت جان اوپیل اوہ مارک دنیا فانی  
اچھر شوق محبت اندر رنگیارنگ حضوری  
مندوئے گھر پیدا ہو جسدے شان گرامی  
بھرتہ نامی شخص موجد تابع عالم سارا  
ذی عزت سی ملک زیادہ نیا دین وسارے  
سچن باپ گرامی اسدا صوت بہت پیاری  
شاہ قطب آسمان عرفانی ہا قطب حقانی  
دا دن شاہ سخاوت والا فائق وچہ امیراں

<p>نام لطیف مبارک بندہ لطف کمال و دایا صاف سینہ زنگ ہو یا ہو یا عم منافق مبارک ایہ سب نام لکھے میں صدی حضرت نوشہ والے</p>	<p>شاہ گوراپو اسدا آہارب ممت از بنایا برکت شاد علی حیدر دے چکیا عالم سارا اشرف انگوں یاد کریں ایہ سبھے رحمت والے</p>
<p>عالی شان و لاؤ نوشہ حاجی عزت والا</p>	<p>نام علاو الدین پسر مخلص خوش بچالے</p>

## منوی

اندرین مبارک مال دے حضرت نوشہ آیا  
دین مبارک باد فشتے مہوزناں گھر سبھے  
عیش خوشی و چہ ہئے ستارے بندے نور انواری  
سورج پر دے ظلمت و چوں جلدی باہر آیا  
مشتہری خبر ہوئی جدہ سدی یعنی نوشہ والی  
خوشیاں ادروازہ کھلائی نہ رہندی کوئی  
دے جاوے یہ خاص بشارت اپنی بی بی تائیں  
نام محمد حاجی اسد امیرے بعد رکھائیں  
نال اعزاز کریں تربیت اوہ اسرار الہی  
کچھ دن گذرے نوشہ والا سورج رب چڑھایا  
بی بی نوں فرمایا حضرت لطف کرم دراہوں  
گھر تیرے فرزند لگانہ پیدار ب فرماٹے  
جدن تیرے گھر پتر پترے کرینوں آگاہی  
روز مبارک وقت مبارک سورج چڑھیا توری  
زہرہ مشتہری نغمہ خوانی نال خوشی دکاوان  
شاہ سلیمان سنیاجسم دوڑے ہوئے آئے  
پاڑ پوٹاک مبارک اپنی جامہ اوس بنایا  
ہرم کرو حفاظت اسدی پالوشنفت پڑوں

مثل چراغ منور خست گھر ماں دا چکایا  
زینت زریب اندر آسماناں اوہ واسٹے کھنڈے  
فلک ملک چہ رحمت پھر خوش ہوئے اکواری  
کے عطار و حرف سعادت نجات ازل فرمایا  
سودا نقد سعادت والا لگا کرن خیالی  
خاطر حج گیا پیو اسدا رحمت رببری ہوئی  
قطب زمانہ گھر و چہ پیدا ہووے بوا سائیں  
خلعت نوشہ والی دیوے اسدے تائیں  
آپ گیا اول کئے ایسر رحمتاں سنی پائی  
شاہ سلیمان قدم مبارک پنڈاں راس پایا  
نور پشپانی چکے تیرے ہوئی فضل الہیوں  
ہو ورنے ملی جو اسدے کہ اوں بیافض شہاویے  
وضع حمل دا ویلا آیا کیستہ فضل الہیوں  
نوری تھال فرشتے جھاڑن او پر شاہ ضروری  
مشکل حل حاجی ہوئی کل سوست جاوان  
لطف کرم تقصیر نام مبارک حاجی اسدے  
پیرا بن کر نال حفاظت کھو شاہ فرمایا  
نہ ہووے تکلیف کوئی اس حکم جیوں سرکال

اک دن رُجھی کماں اندر نوشتہ مسندی مائی  
 اُس دی غرض پنگوڑہ چوری کر کے نال بجاوے  
 خوف کناں اوہ پچھے ہٹدی چتیاؤ گنہ دار  
 سُن کیفیت ماں سپاری دوری ہوئی آئی  
 پھرنی بی نے حال چچیا یا سی ناپاک سمانی  
 کچھ دن کچھوں بیٹھن لگانوشہ پیر جہانی  
 اندر صحن مکان لگے مہن پھرنے پیر جہانی  
 جس گھر حضرت رسندے آسے اندر صحن مکانے  
 اک دن آئی آفت کوئی مر جہا دن سبگیاں  
 حضرت بی بی شاہ سلیمان نوں دیئے آن گامی  
 پت تیرا جو کھیندن لگانا اندر صحن مکانے  
 پت تیریاں نکھیاں جھلن بھی کر دے گمانی  
 اسدے بعد نہ بچھے کوئی و پیرے اندر گایاں  
 مدت کچھوں باپ لی دا جج کر کے آجاوے  
 ماں کہیاں پت ستا ہویا قمر جیوں آسمانی  
 باپ گیا خود پاس پترے ننگا اس فرمایا  
 صاحب شرف کمال پیرے فوراً سخن سنایا  
 پس صحت اس صلی ہوئی باپ خوشی فرماوے  
 اسماعیل مبارک اسدا پیونے نام رکھایا  
 ہرے ہجوم زیادہ لوکاں اس خاطر گھر سامی  
 دو تن روز ہے وچہ گھرے ہووے سفر روا  
 گھروں کاروں بی بی تائیں فرصت مابیں  
 نور پشانی چمکے اسدے بھی اقبال روحانی  
 نگرے طرف رجوع زیادہ کردی سدی مائی  
 دتا چھڈ خیال وڈے دا حضرت بی بی مائی

وچہ پنگوڑے آہاجی پس اک عورت آئی  
 سپ وڈا اس نظر میں آیا جو حملہ فرماوے  
 ماں اُسدی نوں کھول حقیقت جادے کوئے  
 پت پیارا ستا ہویا خبر نہ آسنوں کائی  
 پس فرمایا وقت پلیدی نہ ہونہ روز نانی  
 گو دیاں پنے تے لگا رحمت دی از زانی  
 دن راتیں قدر دہا جاوے آئی جلد جوانی  
 پنڈ دیاں گایاں اوکھے بیٹھن ویلے ات بگائے  
 مالک روں تے عم کھاوے دینے پھرن فرمایا  
 شاہ کیا ای نہیں تعجب سُن ہاجی ہی مائی  
 آن اٹھاوے گو دی جگن سُنوں ملک ربانے  
 گوہے نال لباس نہاندا ہوئے بلوٹ بچھانی  
 پس بہتات ہوئی وچہ مالان گایاں سونیاں  
 جلد کھاوے پتر میرالی بی نوں فرماوے  
 خوش چہرہ خوش صورت بیجا جیوں نوں کنعانی  
 صورت پاک خلائق اندر عالم اس ویلے بدلایا  
 نہ تبدیل کریں توں صورت میں واقف خود آیا  
 مدت کچھوں دو جا لڑکار بسنوں بچھاوے  
 خوشی ہوئی وچہ پنڈاں شہراں فضل خلائق پایا  
 رہے دام نہ اندر گھرے اسدا باپ گرامی  
 دولت مال زیادہ آہا سہی اوہ سفر بہانہ  
 حضرت حاجی یاران ساں ہوئی عمر جہا میں  
 اسماعیل عمر نہ ہوئی پنج چھہ سال بچھانی  
 اوسے دی تربیت اندر مصروفیت پائی  
 اسماعیل بیمار رہے مہن غیرت حاجی سائی

دودھ و چوں جو مکھن نکالے اسماعیل اوہ کھائے  
 ورم ہو یا ہتھ بی بی سے اس کا رول ملن ستریں  
 جد آزار زیادہ ڈکھا حاجی نے فرمایا  
 بیشک ہوگ آرم آزاروں حمت ب فرماو  
 دست مبارک نوں پھر ملیا صحت ان پائی  
 اسے بعد فرماں آسدی کمی مکھن پائے  
 سارا مال لکھاں جے طفلی لکھیا جانے نہیں  
 وہیہ لاندی عمر مبارک صل حضرت وی ہوئی  
 سر و آزاد آما قد حضرت صفت نکیتی جاوے  
 چھٹی مرداندی اس قوت آندوں پائی  
 جو کوئی وینی پھڑو آسدا دست بازوٹ جاوے  
 جے اتفاقا اس پٹنوں گھیرے دشمن کائی  
 تیرکمانوں دشمن اپنا حضرت مار ہجباون  
 اک ڈری اک دشمن گھیرا سارا پٹن گدائیں  
 دو تن کس اک تیرن تن دشمن شس کھلویا  
 سینو لو کو نسونہاں نہج گیا پٹن سارا  
 پس سب دشمن ہونے لکھے لگی ہون لڑائی  
 ایسے کئی آک جا کہ حضرت کرے لڑائی  
 جس لشکر وچ حضرت شہیے دشمن جنگ کروا  
 طرف جہاد کبیر ہویا ہن کر دایا دلہی  
 شوق مجت کر خدا بدافر زور و کھائے  
 ڈیر جنگل وچ لگیا خوب ملی تنہائی  
 پانی رملی اتھ نہ آئی صرف عناب صحرائی  
 گھاہ کھاون منرات ہمیشہ کرے ذکر الہی  
 مدت بعد اک قوم چٹاندی اس جنگل چرائی

تھوڑا حاجی نوشتہ تائیں ان آسدی ہشتاوی  
 دن آئیں بے چین ہوئی وافر در و ایندائیں  
 اچ واکھن سارا اینوں جیکر تندرہ بلایا  
 پر مائی اس سارا مکھن جاتی ہتھ پھڑاوی  
 مکھن وٹد فقیراں دتا نوشتہ حاجی بھائی  
 نصف و نصف برابر ملدا ماں انصاف کراوے  
 مجمل حال سناواں سارا ہون فضل نگاہیں  
 عشرت عیش آرم زیادہ کھڑی لوندی سوائی  
 غیرت بخش رشتہ شاداں شرم سفید کھاوے  
 رستم زال بہادر وے پرا تھریس کیائی  
 شیر خمد واکوں مختلفاں پر جو جان کواوے  
 نسن اک و لکھن حاجی کرے خوب لڑائی  
 اک تیروں کئی شہنشاہان غلبہ پورا پاون  
 نس گئے سب لکھن حضرت شہنشاہان آئیں  
 پر سردار آٹھ ماہ پڑیا تھہرہ مار لکھاویا  
 صرف اک زہ کا باقی رہیا زوہ بھی نسن مارا  
 آخر دشمن نسا اکوں کم ہوئی چستدائی  
 دشمن چرمہ و رنگ دیو چھے فتح ولی ہتہ آئی  
 ایہ جہاد صغیرا چھڈ دیو سے بن داسروا  
 نال ریاضت و کر خدا خود باطن ملی صفائی  
 شیر خداد الوکال ولوں اپنا رجمی شائے  
 چھ چھ کوہ و پیر تہا چاروں طرف سجائی  
 کھا کھا کرن گزارہ جنت چیز دوجی کائی  
 و نیاہ لوں لکھن تیار بختیں بلو لگائی  
 پاس لڑناں اک مرد ہر ہتھ پھڑاوی

تند بیکانہ خوازادی لکھی او پریشانی  
 سر دیکے وچہ زانو اپنے خوب نشست لگائی  
 بحر تجلی حق اندراوہ بندہ غرق ہو جاوے  
 مرداں دیکھ حقیقت ساری اپنے گھڑوں جاوے  
 روئی دودھ پیالہ عورت لیکے فوراً آئی  
 بحر تجلی تھیں سر باہر حضرت جدوں لیا یا  
 آپ گھڑے ہتہ بند کے دونوں حضرت نظر اٹھاوے  
 دو تین گھٹ پیتا دودھ حضرت روئی کھائی نہیں  
 وقت اقطار اک جام ہمیشہ دودھ دا پیش لگان  
 عام ہوئی مشہوری حضرت بھی سندی خود مانی  
 ایسے شوق الی اللہ والا اپنا زور دکھاوے  
 سنے نوشہرہ تارڑاں الا حضرت او دہر جاوے  
 کرن سکوت اوتھے حضرت جگہ پسندوہ آئی  
 جس حلاوت ذکر الہی جس وافر پائی  
 جاگو تارڑ جگہ پیاری باپ اوتھے لیجاوے  
 وچہ تعلیم قرآن مقدس مدت کچھہ دہائی  
 اوہ قرآن پڑھاوے ان کے اندر خواب نسامی  
 جد استاؤ تلفظ سندا مخرج خوب ادائی  
 علم لدنی بلیا تینوں تیسے شان نیاسے  
 خوش ہو کے پھر رخصت دتی اس ستا دحقانی  
 اے ساقی دے جام مراحی عشق محبت والا  
 رحمت الاجام پلا میں ساقی اشرف تائیں  
 خرقہ عاقل کھلا تو شروع شروع بھائی

کرن روایت حاجی دے گھر و مجھماں کل آیاں

بدن برہنہ حبیبہ ننگا خلوت کرے نہانی  
 اوج فناہ پر شہر کھولے کر دایا دالہی  
 استغراق اندر ریائے وحدت دے فرماوے  
 عورت تائیں حال حقیقت ساری جا سمجھاوے  
 پیر آواز سنی تد حضرت سر چکے او سجائی  
 عورت مرد پیالہ دودھ دال کے شاہ نکایا  
 ڈٹھا دودھ جو مدت کچھوں نظروں لوں آئے  
 مرد بڈھی ایہ پیشہ پھر پیا حاضر ہوں سڈھیں  
 ظاہر باطن کے داسراروں دونوں رنگے جان  
 منتاں کر کے نال لیجاوے وہ صاحب دانائی  
 مرشد پھرنے دئی ل خواہش حضرت نے تداوے  
 خوب جگہ دریا کناسے بحر جناب دساوے  
 یاد خدا وچہ قائم ہندے دل دئی نال صفائی  
 شوق ہو یا میں پڑھنے والا پڑھنے علم الہی  
 اک قاری نے حافظہ کے زانوں قدم رکھاوے  
 خواب اندر و ملک کے آکر دے دل خواہی  
 کل علوم بیان معانی دستن آن گرامی  
 نال تعجب کے معلم ختم علم ہو یا لی  
 حاجی گل حقیقت دستی پیش استاد پیارے  
 وچہ نوشہرہ تارڑاں آیا حضرت ولی ربانی  
 بھر بھر دیویں مستی والا ہووے کم سکھالا  
 لطف عنایت داد رکھو میں تینوں ذکر سنائیں  
 پہلے بیعت کن دلوں میں یوں

پچھلی رات لیجاوے بیٹے نوکر نال صفایاں



دونوں اسان بیلے چردیاں یاد خدا خود کر دے  
 مہاں جٹ آہا جس مجھیں چچ ویاں سن اک جٹے  
 مثل کمان خمیدہ کمرں خدمت کے سادیں  
 نال اسٹے چرن ہمیشہ اذن اگر ہو جاوے  
 یاد خدا خود کر لو حضرت نال فراغت پوری  
 بہت شریر و ڈاٹے ظالم سنوں بھاوے نہیں  
 عرض کیتی میں دوسو مجھیں جٹل وچہ چراواں  
 وقت صبح ہمراہ کھڑاں پھر شام ہی مڑاؤن  
 اتفاقاً اس پہلے دن ہی مہاں پار ہو جاوے  
 وچہ اچھے بیلے میرے کون چراوندارا  
 دہشت زدہ ہو یا اوہ نوکر لرزہ سنوں کھاوے  
 اک غضب دی بھڑکی سنوں مارا اسدے تائیں  
 حضرت کیا میں خود پہلے تینوں سی فرمایا  
 کہے یاالی تیری خاطر میں چپ کران تدا میں  
 خوف آہا جو کرے بے ادبی دیوے ندرہ ایذا میں  
 کی ہں قدرت طرف اسٹے نال بے ادبی او  
 اس اشار اندر اس مجھیں مویاں اک سو چالی  
 مہاں کہے بے ادبی بنتھوں یہ دانستہ ہوئی  
 چدر ذات مرید اک آہا نام سلیمان بھالی  
 عادت حضرت دی ایہ آئی رہن چناب کنارے  
 رستے وچہ غریب اگر کوئی ملدا شاہ دیکھائیں  
 ملے اگر کوئی غنی ولی نول دولت مند کدیں

اوسے جاگے دو جے لو کیں گایاں مجھیاں چر دے  
 نوکر اس دا سمجھ حقیقت خدمت اندر آئے  
 عرض کر نیرا مجھیں دونوں کر ہمراہ اسائیں  
 میں خود چاراں شام صبح دل میرے حضرت اوسے  
 نوشتہ کندا میں ایہ سنیا مہاں جٹ ضروری  
 اٹے کوئی پرندہ اوتھے دیوے ندرہ ایذا میں  
 خاطر طمع ہمیشہ حضرت تا کچھ فائدہ پاواں  
 کدوں شناخت ہووے سنوں مجھیں کون چراو  
 وکچھ کہے ایسے یاں مجھیں کہرا اٹھ چراوے  
 کس تخصیص لئی اجازت اسنے دس اسانوں یا  
 پتوچ حقیقت ساری سنوں اٹھ ستاوے  
 آن ایالی خدمت رویا کرے بیان ایذا میں  
 مہاں سخت شریر اذیت دیوے کا بد پایا  
 ورنہ تن مر جدا کر نیرا چھڑا سنوں نہیں  
 حضرت کیا کی طاقت ہں دیوے دکھ اسائیں  
 ہاں البتہ برا نتیجہ آگوں مہاں پاوے  
 عورت سُنکے خاوند اگے ذکر کر نیدی غالی  
 زیں اوپر جا منتھار گڑے حضرت دین ہوئی  
 بد اعتقاد ہو یا جو بچھوں خدمت کرنے کا  
 کدیں کدیں طرف شہر دے دن دی سارے  
 کرن توجہ شفقت افریالے کرن عطا میں  
 طرف امیراں حضرت حاجی کرے توجہ نہیں

راہ اندراک جاگے دو نکھی خاص نشیبی آہی  
 بیٹھن الی جگہ برابر صاف جیوں ہو کھائی

## نقل

الکدن گزے اسے اہوں جگہ نشیب اوہ آئی  
 سچے کھبے طرف دیکھیں سببے حضرت جادون  
 اُسدی طرف ڈٹھا حضرت کون کوئی اسجائے  
 چکلہ دار کسے تھیں چھپے کون کوئی ایہ جاوے  
 کسے کہا ایہ وضع فقیری پر متکبست نہاہیں  
 دیکھ لو انکا وضع فقیری نالے چال نرالی  
 شخص کوئی اک مخلص آسا حال سناوے  
 روز ازل دے دہون فقیراں ب دست بنائی  
 گردن ٹھیکت ہووے جسدی کون در ستاوے  
 پس گردن خم ہوئی اُسدی تتر چھپے ہو جاوے  
 اس مودی نون گھرنوں کھڑے سخت اذیت پائی  
 کرے دست عقیدہ اپنا دور خودی ہو جاوے

چکلہ دار اک بیٹھا ڈٹھا حضرت ولی الہی  
 نیویں نظر انا ندی آہی جماتی کتنے نہ پلون  
 لا او بالی طبع نرالی نوشہ پاک رکھائے  
 کبر غرور ہنگاروں اپنی دہون بلند رکھاوے  
 چکلہ دار کسے جے مرٹ کے آوے ایسے راہیں  
 کبر غرور گواواں اسدا گردن توڑ غوالی  
 جو چو چکلہ دار سناوے عرض حضور کر اوے  
 کون کوئی ہن سدا کرسی حضرت گل سنائی  
 کرے ارادہ پھر جو اسدا بھارا بھارا اٹھاوے  
 لڑکھک پیاسہ اسدا کچھے بدعاولی کر اوے  
 چوہدری مہاں سدا ایہ کل آئی قلب صفائی  
 ادب کرے بھی خدمت حضرت بھی اخلاص و دناوے

## نقل

نال مریداں مخلص حضرت اکدن سفر کرانے  
 شاہ جہان شاہنشاہ عالم آتدش اتھا میں  
 مسجد وچ فریدی آہے صاحب ذکر الہی  
 رخصت ہو کے کرن ارادہ قبرائے دل جاییے  
 عبد ہاب کھتے تندیاراں ہے ایہ مرد الہی  
 زمیں او پراس قدم مبارک ہرگز ناہیں اون  
 فارغ ہوئے زیارتاں کر کے وچا نونوں جو یاا  
 کہن مرید جوین خود مرضی اسیں مطیع فرماناں  
 سی پہلوان اک شاہ نے رکھیا کشتی جہد فرادو

طرف لاہور سیاحت خاطر اوہ حضرت آجانے  
 عبد ہاب اک شیخ مقدس آہا اتھتہ تدا میں  
 نوشہ حضرت بنیا جا کے خوب کرامت پائی  
 کراں زیارت ولیاں سندی فاتحہ جاوے یائے  
 عالی شان خدا و ابنہ فیض اس نامتناہی  
 استخیں و دیکے اللہ و تون ایہ خود منزل پاوے  
 کون کوئی وچہ کسباں کامل پھر حضرت فرمایا  
 حضرت کیا مرضی ساڈی دیکھاں پہلواناں  
 کشتی والے زور ہمیشہ روزہ طے رکھاوے

روزے نال کریندا کشتی دشمن جلد اٹھاوے  
حضرت گئے سمیت مریداں اسد پاس تئیں  
جڈن نگاہ اس حضرت اوپر پئے جاندی کواری  
کیا توں کرین نال اسدے کشتی شخص تئیں  
نوشتہ کہیا کشتی کر سہاں خوف سائوں کوئی  
ہس سپاہیوں کیا ڈر جے کشتی ہو کرنا  
اپنا زور لگاویں سارا دیکھاں تیرے تئیں  
حضرت ہتہ اپنے نوں پھر کے زور ڈرہ کچھ لایا  
بزناخن تھیں قطرے خونی ہنٹا کے جاری  
عاجز ہو کے غدر کنان چہ پیراں شاہ سے آیا  
بیس بھٹا میں بھلا حضرت عفو کرو میں تئیں  
شاہ کیا مقبول ہو یوں توں بولے چہ فقیراں  
اک دو جے تھیں دیکے طاقت مند خدا فرمائے  
کرے خوار تکہ جس دم شیطان سی فرمایا  
پس پہلوان کرینا تو بہ اپنے استبکاروں  
پھر جانے نو شہرے حضرت صاحب کنارے  
لے ساقی و جام طرحی جو مصبوح صفائی  
نظر کر مکر اشرف اوپر جام مجتہد پاواں

سرخیں کڈھ زین کے داو پڑاں آرام لگاوے  
سی بیٹھا پہلوان اتھائیں و کھین ولی اتھائیں  
بہت قوی تن قامت بالا رحمت رب دی ری  
یا خود زور آزمائی کر سہیں مینوں حال تئیں  
نال استاد پھڑاں میں پنجہ حجت پوری ہوئی  
ہتہ اپنا کر میرا پنجہ قوت کر کے پھڑنا  
زور کیا کچھ تیرے اندر مینوں زور دکھائیں  
چو رہو جاوون ہڈیاں کچھ اوہ رو یا کچھ تئیا  
جان لیا پہلوان کرمت زور و ایتہ طاری  
ہو شرمندہ پیراں اوپر سرد ہر کے تئیا  
کر مقبول نظر و چہ شاہا کراں بے ادبی تئیں  
پر توں نہ متکبر ہو ویں لگے خاص میراں  
دعوئی خودی تکبر و الاہر گز پیش نہ جائے  
لعنت خانے اندر اس نوں اللہ تیر کر آیا  
شاہ عنایت افر کرے بھی منظور پیاروں  
ان زیارت کرے لیکیں نیٹے وروں سارے  
بخش شراب کہاں میں شائش با زینت زیبائی  
تلخ مرغ ہو یا شور آہوں شیریں کام بناواں

ذکر ان میں بیعت انوشیروانی

خواہ سلیمان مشد پھر باقیست بنائی

## ذکر بیعت

خواہ اوہ رہد ریاضت اندر آہے طاق زمانہ  
جس د شیخ ہوئے اسد اتین ابلیس تیاون  
علم حقانی سینہ سینہ کہنے لوک سیانے

ایسے باجوں مرشد کوئی بہ بیانہ مروربانہ  
واقف سن میں حکموں حضرت طالب شاہ کھاوون  
باجمہ مری مرشد کامل نہ کوئی بندہ جانے

تخم اول جو بھیا جائے اشرفیہ بتلاوے  
 رشتہ جذبے نے دل اسدا اپنی طرف کھچا یا  
 باہوں کیتیاں طلب ملدا پس مقصود پائی  
 طلب کھڑے ریادی طرفے سیل اراڈتائیں  
 طلب بکھڑے نوں وٹی طرفے ہر کوئی جانے کھڑی  
 جدوں قلابہ شوق اندر دل محکم جگہ بنائی  
 اکدن اتفاق سنجو سنیاولی ربانی  
 یا خدا وچہ حال اسنوں استغراق ورائیں  
 ایہ خوشخبری سنے حضرت خواہش مکمل ہوئی  
 کالی وچہ رہے اوہ ملاں پس جانے سن پیاں  
 ملاں کل حقیقت دی شاہ سلیمان واپی  
 شوق دو بالا ہو یا زیارت ملاں نوں فرماوے  
 پس طرفے پہلو وال وانہ جد ملاں ہو جاوے  
 ملاں نے شاہ حاجی دونوں نال ارادت جانے  
 ملاں کرے بیان حقیقت حضرت کرن نگاہیں  
 نظر جدوں ل حاجی کیتی حال اس دا بدلایا  
 پھر حضرت نے ملاں تائیں ایہ ارشاد سنایا  
 کراں سپرد امانت اسدے جو میں پاس کھائی  
 پس فرمایا آجا حاجی پاس اسدے آئیں  
 نوشہ حاجی اٹھشتابی قریاں پر سرد ہر دا  
 قاضی رضی زبانوں کہند انظر ولی جد پائی  
 اک پہلو پر نوشہ رہند خواب خوش نہ کوئی  
 اپنی خبر نہ خیراں کوئی جام مسکروا چڑھیا  
 اک نظر تخصیص منتر لاں سچھے حاجی طے فرمایا  
 عجب عجیب اوہ مرشد جسے اوجھاتی پائی

اندر کھیتی دل دے شاخاں اسدا پاک گاوے  
 آئی طلب گریباں چورشتہ جذب کرایا  
 ڈھونڈو مقصد راہ طلب تھیں ایہوراہ صفائی  
 طلب سایے نوں سپرانی بیشک کھڑے سدا ہیں  
 طرف علاج لیجاوے بیشک جو نچی تے دردی  
 ہر اک طرف تلاش مرتی کردا ولی الہی  
 ملاں اک کریم مقدس ذکر کرے رحمانی  
 شاہ سلیمان اوہ خادم جسے بہت عطا ہیں  
 شاہ سلیمان اگے مینوں لیجاوے مہن کوئی  
 ملاں نام کریم اول جا ملیا ٹول ابراراں  
 وچہ لایت ہند اسدے لائمانی ہے عالی  
 خاص زیارت خاطر مینوں اوہ ہمراہ لیجاوے  
 سد بلایا نوشتہ تائیں پس تشریف لیجاوے  
 شاہ سلیمان اگے ونویں بعد سلاموں آنے  
 وانگ کلی کھل پیندا حضرت رہی کاوٹاپیں  
 نال عنایت لطف ملی نے نوشتہ نوں آزما یا  
 بہت اڈیک اسانوں آہی اسدے کھلایا  
 شکر خدا جو وچہ حیاتی اسان زیارت پائی  
 غم اندوہ جدائی والا مہر دور کراییں  
 حضرت سینے نال نگایا فضل خدا اکبر دا  
 اک نظر تخصیص اشرفیہ تین ماہ ہوش نہ کائی  
 نظر ولی اکسیر بنایا رحمت رب دی ہوئی  
 قرب حضوروں تے سارے کرن عبواوہ اٹیا  
 پردے کل معانی کھلے رحمت جھڑیاں لایاں  
 راہ عرفان تمامی دتا کسر نہ رہ گئی کائی

خاص محبان کے دوق اللہ نظر کرم فرمائیں  
اندراہ محبت کمالاں لطف کمال گمائیں  
جڈن محمد حاجی نوشتہ رتبہ عالی پایا

بیں عاجز نول جنت والا سدہ راہ و کھیا میں  
کر اسخ اعتقاد الہی نالے ہو رعطا میں  
نال اجازت عالی مرشد گھر اپنے نول آیا

## نقل

وچہ دریائے شوق وصالاں موج اوچھا لاکار  
پنج فرسنگ گیا جد نوشتہ چور پئے وچہ ہے  
چور کس نہ خیر کے نول رستہ اید ہرنا ہیں  
خبر نہ شاہ نول رستے والی مجبور آہمرا ہی  
پچھوں شاہ سلیمان تائیں خبر حد افزائی  
پہلے راہ روانہ ہوویں صلی راہ او مائی  
جد آواز سنی مرشدی نوشتہ ولی ربانی  
پہلے رستے مر کے پندے بازاں وانگوں جانے  
دو تن میل آہا بہلوانوں مرشد نظوں آیا  
موسی وانگ ڈٹھا گوہ طومے مرشد کاقل تائیں  
شاہ کیلے حاجی تینوں چوراں خوب بھسایا  
ایسے طرح ہمیشہ حاجی جد مرشد دل اون  
کھڑے ہوون جاٹیلے اوپر چھائی نال گون  
ڈاہنجی بھلاون حضرت اوپر حاجی تائیں  
کرن تعجب نوکیں ستھیں اسدی جہ کیائی  
کھانا بہت لذیذ لیاون نالے ترترکاری  
لطف کمال کنوں ڈیاون حضرت نوشتہ تائیں  
پھرار شاہ زبانون کر دے حاجی لایق آیا  
حسد کر نییے یار قدیمی کیوں اس تہہ پایا  
پہلیاں نالوں رتبہ عالی اس نووار دپایا

طرفے شاہ بہلوال سلیمان قدم اٹھے دربار  
کر کر شیریں گلاں حضرت ہو جانے ہمراہ ہے  
پس مکار دوجے راہ پندے شاہ ہر اتہنا میں  
چوراں نال روانہ ہوون صاحب شاہ ہنشاہی  
پس آواز کرے یا نوشتہ اید سر راہ نکائی  
دین فریب تسانوں اہرن کے سادہ نکائی  
چوراں کچھوں سٹے بچھا ہاں اوہ محبوبانی  
اک ٹیہ بہلوالاں لاکے حضرت نوشتہ پاندے  
اوپر اس ٹیلے دے حضرت نوشتہ گل نفس لایا  
نال نیاز خلوص گاوچہ پیریں شاہ ندا میں  
پر کی طاقت مکر کرن جد حافظ رب کھایا  
شاہ سلیمان اڈیکن آگوں رستے اندر ہون  
دونوں رکے گلاں کر دے اس گھر نول اون  
اسدے اوپر چادر اپنی پاون شاہ ندا میں  
الامرفوق الادب آکھے پھیر لوکائی  
میوے طرح طرح داکے رکھن ولی غفاری  
دست مبارک تھیں پھر لقمہ پاون مٹنہ تائیں  
الامرفوق الادب مزہ اسان خود پایا  
عالی شان مدارج نوشتہ تائیں کیوں بخشایا  
حالانکہ خود اسیں لیائے مزہ سخن دایا

نظر عنایت جو کچھ تھے ہو رکھے پر نہیں  
 مرد زناں کدول ہی حالت شاہ سلیمان پانی  
 کروا امت حضرت ملاں نام کریم جو سائی  
 اس آگوں انکار سنایا اس وچہ راز کیائی  
 جد ملاں انکار کیتا میں کراں امت نہیں  
 پیش امام محمد حاجی اس ویلے ہو جائے  
 غار جڈن نمازوں ہوئے حضرت ملی ربانی  
 نوشتہ داہنتہ پھر یا ورنی آگے نالوں  
 ہولا بہت سبک تر آہنتہ اوہ آگے نالوں  
 ریس کرین حاجی والی اسدا قدر گرانی  
 ہر کالے ہوتا بچ حاجی کر یو جو فرماوے  
 لفظ قدیم تر مڑکے کنا گئی قدرت ساری  
 حاجی اج سلیمان ہو یا شاہ نوشتہ بن جاو  
 جو حاجی داتا بچ ہو یا بنے مقرب بھارا  
 نافرمان ہو یا جو نوشتہ ور ہو یا دریا میں  
 حضرت حاجی منزل اتھی نال ادب جد پانی  
 فضل خدا حق اسدے شامل کرم کرے شاہ بھارا  
 اے حاجی میں پیر سارے کراں سپرد تائیں  
 پت میسے خود تیرے بیسے کرسن تابعداری  
 اگر خطا انہاں تھیں ہووے اتے پردہ پائیں  
 پھر فرمایا یا ابراہیم تائیں کر یو تابعداری  
 جسوں شوق خدا ہووے یا پس چلے آوے  
 اسان کنوں ہن رخصت ہونا حاجی یوں طابا  
 طرف محمد حاجی جانا فیض طلب فرمانا  
 حکم ہو یا جد یا ابراہیم تائیں حاجی داہنتہ پھرنا

حسد پیادل سبحان یاں خبر ہوئی شاہ تائیں  
 تروں اذان مؤذن دتی کند اولی الہی  
 دو تن واری حکم دتا ہوا گے مرد الہی  
 کٹر ادھر فان کھلا اتھ ملاں عرض کیتائی  
 حکم محمد حاجی ہو یا بنو امام اتھ تائیں  
 الامرفوق الادب حق اسدے شاہ فرماوے  
 ہنتہ مبارک آگے کرے نوشتہ ولی بچ پانی  
 دوجے ہنتہ وچہ ہنتہ ملاں اچھڑ یا راز کمالوں  
 فرمایا اج قدر تیرا کھٹ ہو یا فضل کمالوں  
 ہنتہ تیرا ج ہلکا ہو یا حاجی کنوں بچ پانی  
 جس راہ آکھے حاجی چلو اسے راہ جلاو  
 اج مقدم حاجی ہو یا رحمت ہووے باری  
 فرق تمیز دو ہائے اندر ذرہ نہ رہ جائے  
 وچہ دربار سلیمان شاہ دے سنوں تہ سارا  
 طوق پیانگل شیطان الارو ہو یا سرکاروں  
 رخصت طلب کرینا الکرین حضرت نوشتہ بانی  
 طلب کرے فرزند تمامی ہو یا کرم اکھارا  
 کہ تیریت ظاہر باطن دو فرزند تائیں  
 حال تیرے تھیں خبر انہاںوں پری ہر کاری  
 کریں عطا از کرم کمالوں بخشے رب نہائیں  
 حکم نہ موڑو حاجی والا اندر عمران ساری  
 راہ خدا وچہ حاجی ولوں نظر عنایت پاوے  
 ہاں اتھے نہ ساڈی طرفے بند اکھیں فرمانا  
 راز الہی استھیں لہجہ دوجے راہ نہ جانانا  
 بھی اے حاجی طالب او پر نظر عنایت کرنا

نور عرفان انہاں پر چھٹکین تا لوہ فیض اٹھاون  
 کرے محمد حاجی عرضاں شفق تون سوانی  
 کراں او اشکر یہ وافر پر وچہ ملک ہمارے  
 نام حسین لکھن شاہ دولا وچہ کجرات پیارے  
 شاہ رحمان چہ کھوکھر ہندا صاحب ستر اری  
 شاہ مسکین قلندر بھارا ابراہیم شہارا  
 جاگو تار اندر ہندا مانا اسم گرامی  
 لکھوال اک حوتار زمین شریف پیارا  
 جس موجود بزرگ لیجھے اندر ملک سائیں  
 ایسے بزرگ ہندیاں سنیاں نیوں طاہت نیں  
 حضرت شاہ سلیمان کبیا گل سخی زندہ ستیالی  
 وقت صبح جد گھڑی سعادت دوجے دن دیالی  
 حاجی باپس گئے اٹھ حضرت سدکے باپس بٹھایا  
 رات گذشتہ ولی تمام باپس تیسے سن آئے  
 دوجی طرف میدان اندر بھر حاجی قدم جواد  
 ہر دو طرف دو حد قائم سمجھناں فرمایاں  
 ٹٹے گیند لگے ہن بازی نسق واہو واہی  
 پہلی ضربوں ہند ولایت پتوں باہر جاوے  
 ہو رکے نہ سبقت ہوئی تیسے اوپر بھائی  
 تیک قیامت سلسلہ انہاں ہووے جاری ناہیں  
 تیسے کنوں ولایت تیری ہتہ مریداں آئے

بادہ شوق وصال پلاوین خالی مولن جاون  
 حق میرے منبول ہوئی جو طرفوں لی الہی  
 ولی خدا دے صاحب عنایت اک دوجے تخصیر بھلے  
 کیلیاں اللہ بھی اک بندہ عبد السلام عہد  
 بھی چہرہ سلیمان آرا وچہ کھارہ مروری  
 طاہر مہیاں ولی اک بداجسرا گرم اکھارا  
 نام حسام ہنسے اندر زندا کر ذکر داجی  
 چھٹے ملک اندر ایہ بزرگ ہو یا دور انداز  
 کی طاقت جو دچہ انہاں سے حاجی سے کہیں  
 کراں ہر شے چہ انہاں سے مسئلہ کن کہیں  
 انشا اللہ بھلکے ہدا دیاں جواب صفائی  
 وگی ہوا اللطاف بانی عم کھیں ملی رسائی  
 حل سوال کراں میں تیرا شاہ صاحب فرمایا  
 وچہ میدان اک طرف کھلوئے شاہ صاحب فرمایا  
 گیند اندر میدان شاوون سخن خصوصاً  
 اک طرفے قندار ولایت دوجے ہند تیاں  
 بازی جت لہی اک ضربوں فتح حاجی ستالی  
 دوجی ضرب خراساں پتوں گیند گذر داجا  
 جیا کوئی سبقت کرنا پاسے کہ نہ خلیاں  
 صرف اک سلسلہ تیرا جاری دوزیا منہاں  
 دنیا وچا لاد تیری خود وافر علیہ پاسے

## نقل دیگر

میں اک دوز سلیمان شاہ نے مال ہوئے ہمراہی  
 ہو رہے سی ہمراہی کوئی وچہ دربار لیا یا

سنوں وایت بھی اک دوجی حاجی نے فرمائی  
 پھڑکے ہتہ ولی نے میرا سینہ پر رکھوایا

موقعہ دیکھ غنیمت خلوت میں اندر تنہائی  
خواہش ملی رکھان میں حضرت کتلقین انجھائیں  
ایس شغل مشغول رہاں تا آخر ویلے تائیں  
بھی فرمایا ایسے بابا میں عاجز فقرنتانا  
کی جانا تلقین کیانی ربے رستے والی  
حالت ندوں گرگوں ہوئی بدلیا ہو روزمانہ  
دل چاہے پھٹ جاوے دہرتی اندر اوس سماں  
سخت جیران ہو یا اس سخنوں کھل گئی چترائی  
تدے حضرت اگے اگے پر میں تکھے جاواں  
گھڑ پھینچے تدمر شدیے فیض لوکاں نے پایا

عرض کیتی جو کرم حضوری حدب نہ کافی  
راہ الہی منزل اوکھی کر آسان اسائیں  
حضرت غصے ہو کے میرا جھاڑیا ہمتہ تداہیں  
شیخ بزرگ تلاش کریں جا جو ہو ولی ربانا  
جا کوئی بزرگ بھارا پکڑیں شان ہون جس علی  
شالا ہو رکھے نوں ایسا نہ لگے تازیانہ  
عرق ندامت تمھیں میں پانی پانی ہو ہوواں  
سخت ندمت شرم ہوئی کیوں کتئی ایگل سائی  
عرق خجالت داغ پیشانی غم وا فریں پاواں  
اپر وچہ جیاتی میری ایسا وقت نہ آیا

## مقولہ مؤلف

نہ اعتراض کرے کوئی بندہ لایق نہیں عواں  
کیوں اس ایسا سخن سنایا جس مرشد و گراہیا  
سخن اجیبا کیہا اسنے جس تھیں راہبر بھارا  
دیاں جواب جو بیرانہ آہا جو کچھ عرض کرایا  
بخش زیارت مینوں اللہ آرتی سخن سنایا  
ایسی کار نبی تھیں ہوئی غور کریں اچھائی  
اجے بھی شبہ رہے کچھ باقی کراں تسلی پوری  
اول ایہ جو مخفی ناہیں صاحب باطن والی  
پھر جو دل دے ازوں واقف ہووے ولی الہی  
دوم ہو یا ننوں امر نہی ہی ہووے سار کیانی  
جیو کر چاہے اوس نہلاوے اس نفں سمجھ نہ کوئی  
سو من نگاہ اک کامل مرزاں چہ درگاہ پنچاویں  
پھر حاجت تلقین کیانی خاص میدان تائیں

حاجی کنوں اجیبا کلمہ خدمت و چہ کراماں  
شکم ہائی و چہ ولی جو آہا کی اس نے فرمایا  
ہو جاوے ناراض کہ ایس ہووے ہند کارا  
حضرت موسیٰ نبی خدا نے کی آہا فرمایا  
لن ترانی اگوں سنیا اللہ نے جھڑکایا  
عجب نہیں جے ولی خدا تھیں کارا جیھی آئی  
دو تن وجہ کنوں ناراضی مرشد کے ضروری  
راز دلاندا ظاہر ہے خود اہل دلانڈے تائیں  
پھر جے کرے سوال کہ ایس سخت ادبی آئی  
مردہ ہووے غسالان خود اس ہوش نہ کافی  
لا نعم دی طاقت مویاں ہرگز مول نہ ہوئی  
کل مراتب اک نظر تھیں ساکے فرماوے  
خفگی دور ہوئی پھر شاہ دی غصہ بہتہ تائیں



# نقل دیگر

وقت صبح اک روز محمد حاجی مرد در تپانی  
 عرض کیتی وجہ خدمت شاہ دے بہتے یا تہائیں  
 میں ناواقف جنہاں کولوں حضرت کراگا ہی  
 بہت سوئے جو قرب کمالوں تچھے خصت ہوئے  
 ملک پیر انہاں دے سوئے پرا تھہ اون تاپیں  
 اک تماناں چوں آوے روز وصال اسائیں  
 آخر ویلے حضرت حاجی پہنچے گا خود راہوں

مرشد شاہ سلیمان اگے اوہ آبا بیٹھا جسانی  
 یار بھلا کچھ دنیا اندر جبیکر ہوں بتائیں  
 شاہ کہیا جو یار اسٹے کامل مرد الہی  
 لہندے چڑھے چاروں طرف سے سینوں پہوئے  
 اپنی اپنی خدمت او پر اوہ نامور سدائیں  
 کفن فن سپہ شامل ہووے اوہ از طرف سبھائیں  
 خدمت چو سلیمان شاہ دے حکم ہووے رکاووں

کہا جب پڑی دور سے ان پر اکھ  
 آیا میرا ڈھولنا چارے سے بنے رکھ  
 سلیمان پیر  
 پیر شاہ

ہو نصیحتاں حضرت کرے حاجی نوشتہ تائیں  
 راز نیازوں واقف کر کے رخصت کرن پیارے  
 اک دو ماہ گذرے پچھوں آیا وقت وصالاں  
 وقت اخیر اوہ دوست آیا ذکر جہداسی کریا  
 گھر دی طرف دانہ ہویا جانستے وجہ آیا  
 اکھ کہلایا شاہ سلیمان فوت ہوئے دفنائے  
 اپنا فرض ادا کیتا میں خدمت داری ساری  
 جڈں محمد حاجی سٹیا جلدی ہوئے روانہ  
 نال مرید لے کچھ اپنے فاتحی ٹپے سارے  
 حجرے چو سلیمان شاہ دے کرے مراقبہ تائیں  
 اک منجی پھر طلب کرائی او پر خواب کرائی  
 اندر حجرے سے اکلے اوہ محبوب الہی  
 عرق مبارک جسے چوں ہویا اتنا جاری  
 گذر گیاں و گھڑیاں لبوں پھر بیداری پائی

راز نہمانی سرالاہوں دیوں پتہ انہاں تائیں  
 مٹکے جاو وچہ نوشہرے کہیا ولی سہاں سے  
 شاہ سلیمان طرف خداوے جانے کمالاں  
 غسل کفن تھیں فارغ ہو یا غم تھیں روواریا  
 حاجی طرف ہنہ کسے پیغام سلام گھلایا  
 وقت او پر میں حاضر آیا فضل خدا فرما دے  
 آپ تہیں بن پہنچو جلدی نوشتہ مرد غفاری  
 مرقد مرشد وجہ بہلولالان آوے مرد ربانہ  
 او پر مرقد شاہ سلیمان چپ کر بیٹھیں تائیں  
 زرد ہووے رنگ چہے الاستخارہ کدین تھلا تائیں  
 حکم فنا کوئی پاس اسٹے نہ آوے اسجائی  
 پیادراو پر بیٹھے تھیں وجہ راز کیائی  
 تھانے منجی تر ہو جاوون چہ نگر باہراں باری  
 شکر خدا فرمایا موہوں میں اوہ محنت پائی

خدمتِ احق پورا ہو یا پھر ارشادِ سنا سے  
 تاجِ محمود اک نکڑا بیادوڑیا ہو یا آیا  
 ادبِ تباہ امیر سے اوپر فرضِ خدا فرما سے  
 امیرِ بابِ بزرگِ قنادی خاصِ قنادی تائیں  
 سرسری بنی کر ساں خدمتِ لول بانوں جانوں  
 مذہبِ لول آزاد ایہ آچھوٹا صاحبِ جزادہ  
 ظاہر چیزاں طرفِ جاوے جو اہش کمن نکوئی  
 عرض کیتی جو مرضی ہووے حکمِ اسان فرمانا  
 کوئی گناہ خطا جے پلٹھوں ہووے صاحبِ جزاد  
 اندر بحرِ عطا غرقاؤں میریاں گلِ خطائیں  
 سی پایندِ شرعِ دا حاجی نوشہ مردِ الہی  
 پس سیریا صاحبِ جزادے جانا سیریا ہیں  
 پھر جس حال اندر اس ویلے اوہول کھائیں  
 دن تے رات ترقی ہووے اندر حال تسمائیں  
 اسے بعد احوال انہاندا کردار بہا ترقی  
 بھی دو جا فرزند و دیرا شاہ صاحبِ دا آیا  
 حرص ہو اوں اس آزادی ظاہر باطن سارا  
 پس سنارِ خلافتِ سنوں حاجی نے پنہائی  
 تاجِ نیابت سیر پر دہریا مشکل کار اٹھائی  
 مدت تیک سے ساتھ حاجی اہلِ خلقت ساری  
 پھر حاجی خود وطن مبارک طرفے واک اٹھائی  
 نور خدا پیشانی اوپر ہر دم و دہا جاوے  
 بیڑے دوروں خلقت آوے حاجت مند ساریں  
 اے ساتی دے حدت و الا جام ساں سرخاں  
 دو تن گہٹ عشق دے جاموں اندر حلق چو ہیں

شاہ صاحب کے فرزند ان فن حاجی پاس ملاوے  
 نال ادب کے اسدے تائیں شاہ صاحب فرمایا  
 عشرِ عشرینہ خدمتِ میری جو کچھ باپ کر اے  
 کیتا اسان حوالے تائیں خدمت کر ان سدا ہیں  
 ہر مکن میں کر ساں خدمت ایہ گل حق پھچھانوں  
 وچہ درستی باطن ہر دم رہندا سی آمادہ  
 مثل قلندر مشربے واہ وارحمت ہوئی  
 گرمی سرسری جو کچھ بھاسے میں سچک چلانا  
 شکن پونے متھے اوپر وچوں نال ارادے  
 نظر عنایت کرم ہمیشہ پس منبول کھائیں  
 چاہندے کہیں خلاف شریعت ہو وافر نکالی  
 کہیں خلاف شریعت حانا ہرگز نہ کرنا ہیں  
 نور عرفانوں خلقت ساری نور انوار بنا ہیں  
 بخت سعید سائے سعادت ہو فرزون سدا ہیں  
 جو گل کدہن ہووے پوری ہووے جان سنگی  
 رحم داد مبارک نام اس فضل کرم اسایا  
 وانگ پدرا راستہ کسے فلک حسن داتا را  
 اوپر مسند باپ کرم رکھے قدم صفائی  
 پشگہ کمر پدایت بدہا کر دے راہنمائی  
 اوپر مرقد شاہ سلیمان رحمت ربدی طاری  
 طرف نوشہرے تڑے اوٹھوں مرضی جویں الہی  
 خلقت گرد جمع ہریلے ہر ہندی جاوے  
 فیض اٹھاوے ظاہر باطن لوکین شام صبا جیں  
 دل ہو خالی ذمہ مدح تھیں ہووے دور خرابی  
 اوپر بامِ عشق دے نیتے تائیں قدم رکھائیں

بے محمد حاجی تائیں اخطاب کیالی

اندولوں نوشہ ہو یا عمر کی جد چالی

## غزل

قرب الامہوں نوشہ والا لقب مبارک پایا  
ہر اک پتہ ذکر مبارک نوشہ نوشہ کردا  
مچھی سرخ سمندر جنگل سدریاں صنقناں کردا  
از ماہی تاناہ مشور ذکر کمال اس ہوئے  
مصطفیٰ جو نگر و چہ نبیاں لیاں و چہ یگانہ  
جو کوئی اس درگاہ اکتانال خلوص ہو جاوے

ذرتہ کولوں سوج ہو یا رب ممتاز بنایا  
جن انساناں اسدے کولوں باطن فیض اٹھایا  
حرم خانے و چہ کبریائی دے اہ مقصو اس پایا  
وصف جمال کمال اہدے نئے لک خلق بنایا  
فانخہ وانگوں صنف لیاں و اگے نام اس آیا  
حلقے و چہ شیراں گمراہاں سدا شرف و دلیا

## مناقب

عصر پاک لطیف نہاں دجا بد دنیا پر آئے  
و چہ سمندر شوق الی جڈن خواص ہو جاوے  
و چہ کہو ترخانے دنیا اس شہباز حقانی  
اس دنیا دے قیدی خانیوں چاچت سائی  
مجنوں انگ محبت و طناں اندر قلب سائی  
حکم است کنان و چہ لولے قالو ابلی سناوے  
و چہ صحرا بنائی جاگہ دتی چھڈ آبادی  
محکم کرے ارادہ حضرت ترک کراں اس تائیں  
جد تک ملی مراد نہ پاواں لو جو یوں کرو اتناں  
ایس تجر و شے چاہ و توں باہر قدم نہ پاواں  
یوسف و انگ اس عشقی تیرہوں سرخ کنجان کھاواں  
جل جلال کمال سخن دامتر وہ صل سناوے  
جس عاشق نے جان واری و پیر بار سنبے

نام محمد حاجی دیریاں حاجی فرمائے  
عزالت خانے کل خزانے عرفانی اوہ پاوے  
شلیخ تجر و آتشیان کیتا شوق تقار تانی  
پانی اندر جو نگر مچھی راحت جان اٹھائی  
قید بدن تھیں دل اکتا پار و نت ملے الہی  
ہر دم ہی ستاوے ہجرت شوق دل و دہاؤ  
یوسف و انگ جو یوں و چہ پدے ہندی غصہ ادا  
اس چاہیوں باہر آواں روز قیامت تائیں  
ایس تجر و تھیں بین باہر کیوں تیاں انساناں  
جد تک نہ تو دیوے رستہ نہ جنگل تھیں جاواں  
بن شردہ دیدار الہی باہر قدم نہ پاواں  
دوسو جان اگر ہیں جوے نوشہ فاکر اے  
جیوں منصور چھپے نہ ہوں الی تھیں

اندر عشق گناہ ہے زنی جانوں قیمت والا  
چالی روز اندر چاہ جنگل جد میعاد گذاری  
اک ایالی اوسے چاہ پر پہنچ گیا اک واری  
چاہ عمیق اندر اس ٹٹھایو نصف نظر س آیا  
جاتا اوس ایہ آدمی زراہہ پھیلا در دہلائی  
مثل عواصاں غوطہ مارے موتی باہر پیارے  
جڈں ایالی زندہ ڈٹھا اوہ گوہر تابیانی  
گیا ایالی دو دھریاے خلق اندر شاہ پاپے  
کرے ملامت حاجی سونوں کی تیری دانائی  
اندر قلب آسٹے وافر شوق تقا الہی  
نال تحیر و نذاں اندر انگل حضرت پائی  
اس اثنا الہام ہو یا جو طرفوں غیب الہی  
کلی مراد الی کھل دی گیا عیار از سینہ  
ہیں نور شید عرفان چڑھائی قلب او پر فرمائی  
کنوں شراب است پیارے ہیں باوین مخموری  
کراں جمال تیرا میں ظاہر و چوں الیں حجابوں  
جا خاطر تسکین اتھاؤں ہیٹھ درخت فلانے  
ابزر لال نہ ہر یا کیتیا برگ شہر نہ آیا  
ڈریا نو انگ ہو یا بوسیدہ خشک نہیں ہر والا  
توں عیسیٰ دم تیرے کولوں میں تازہ ہو جائے  
غیب الہاموں جڈں بشارت حضرت نقوش پائی  
ہیٹھ درخت خشک دے جانے خشکی ہی کوئی  
وانگ مسیحا دم دنو نشہ قدم جڈں اتھ پایا  
برگ شہر سب تازہ لگے دور ہوئی عریانی  
وکی نیم الطاف الہاموں برگ درخت تریاں

جان فدا راہ مرداں ایہو نہیں عشق سو کھالا  
سوز فغان دل ریشوں حضرت کرے گریہ آری  
فیض الہاموں شخص ایالی کروا مدد گاری  
حضرت نوشہ شور فغان تھیں آسمان اٹھایا  
اندر چاہ ایالی جاے باہر کرے شہ تابیانی  
سوج وانگوں اوہ گوہر جگ وشن جان پاپے  
خوش ہو یا خوش ہو یا وافر شکر کرے رحمانی  
سکر گیا کچھ ہوئی افاقت حضرت سخن سناوے  
کیوں اسن ہوں باہر کیتیا منزل گاہ جھلائی  
پر توں آن مزاحم ہو یوں لذت گل گوانی  
خفگی کرن ایالی او پر کیتنی بری کسائی  
کیوں اندوہ کرے نفس حاجی مرضی اسن ہائی  
شہ عرفان ملے ہیں تینوں دل داو کچھ آئیے  
ظلمت دور ہوئی لہرا ہی جاندی ہی سیاہی  
مست ہوئیں عرفانی جاموں محنت ملی پوری  
ذاتی نور مشاہدہ کرے چک ردا نقابوں  
مدت تھیں جو سکا ہو یا کچھیں فضل ربانی  
رنگ جمال نہ ہو وصالاں آستے قدم جمایا  
وانگ گدا ایہ خالی کاسہ قدرت ایہ جالا  
مقدم خیر خضر تھیں سبزہ آستے رنگ چٹا ورا  
کرم الطاف جناب الہاموں اعنایت آئی  
حکم خدا تھیں بکت قدماں سبزی پری پری  
خشکی گئی تے سبزی آئی زندہ رہ فرمایا  
طوبی وار سر قد ہو یا جرہ شاخان چھپائی  
نوشہ نوشہ پیے پکارن آسمان بلندیاں

نوشہ آیا نوشہ آیا صاحب راز نیازاں  
ہر اک چیزوں نوشہ والی پاک صدایہ آئے  
ملی تجلی اللہ ولوں نوشہ پائی مشاہی  
ازماہی نامہ متور ایہوگت سنائی  
ہویا سلسلہ نوشا ہیا نداداواہ و ارحمت باری

طرف آبادی جانے حاجی پرایہ سنن آواز اں  
جن انسان و خوش طیوراں ایہوگت سنائے  
ذاتی نور شہود کرے پس ہویا لطف الہی  
ہر اک کن آواز اں سنیاں نوشاہی نوشاہی  
اسدن تھیں ہر جاگہ اندرایہ و زنا را جاری

## مناقب

لطف کرم تھیں جاہیا نوشہ اس سردار بنا  
جھنڈا اک لیاویں گھر تھیں نوشہ کل سنائی  
اسدے کچھوں موضع دی سرداری بیشک پائیں  
بہت خوشی چہ آیا ساہن مرہ سخن دا پایا  
پہلی شاخ برابر اسدے دوجی آن رکھائیں  
جاہن دوجی شاخ لیا جو فضل کرے جی تعالیٰ  
نال اہے چپ کر کے ساہن اپنا قدم اٹھائے  
چو دہری تھماں جد در باسے قدم رنجہ فرمایا  
پاس کھڑا جاماں بے اوہ بولیا نہ اکوارے  
ساہن نال کرے شاہ گلاں دا ارحمت ہوئی  
کار ہوئی ہن ابترا سدی نوشہ کم و گائے  
ساہن پال ہن میرا بیٹا استے رحمت ہوئی  
ساہن نون مختار کریندا نوشہ وں و دایا  
وچو تھیلے حاکم ہو یاواہ دا حکم چلائے  
فکر کرے ہن دیہ بندی دلسا ہن عرض کر او  
اس جاگہ جے قدم رکھوتا ہن وں بیون بار

ساہن پال آباک بندہ عاجز تے ناتانا  
پس فرمایا جے سرداری دی خواہش ہے کائی  
شاخ گلاں اک کھ شہینہ دی سرو پر کھوئیں  
ساہن پال اک شاخ لیا یا سرو پر رکھ آیا  
پھر فرمایا شاخ اک دوجی جلدی نال لیا پئیں  
ایہ جھنڈا ہے میرا بھی اولاد آسا ڈی والا  
چو دہری تھماں جاں دربارے خوش ہو کے راج جاہ  
پس ساہن تعمیل کریندا جیوں حضرت فرمایا  
ساہن پال گیا چپ کیتا وچہ شاہ دے دربار  
وقت سوال جواب شہانے تھماں کہنے کوئی  
تھماں والا نام نہ لیوے کوئی وچہ دربارے  
تھماں جاتا وچہ دربارے پچھے اسان نہ کوئی  
پس گھر باری کیتا آسنوں اپنا دخل ہٹایا  
کار بلند ہوئی ہن اسدی اللہ حکم و دوائے  
سب کاراں سرکاری اندر ساہن دخلہ پاپے  
عرض کریندے باپ پیرا نوشہ دے دربارے

چو دہری تھماں کا یہ فرزند تھا۔ چونکہ تھماں گستاخ تھا۔ اس لئے مودب بیٹے کو اس کی جائی مناسب

مجھی گئی۔ محمد حبیب اللہ علی عنہ ۱۱۔

اس جاگہ اک موضع والی ہیں بنا رکھاواں  
 عرض قبول ہو جائے فوراً حضرت کے دربارے  
 جد اس جاگہ پنڈوسایا اس دانام نکایا  
 حضرت نوشتہ اسے جاگہ کرن سکونت داری  
 اتفاقاً اس جاگہ اندر بارش ہوئی تاپیں  
 موضع رکھ چناب کناسے حضرت جان تھائیں  
 نیلوکار لوہار آنا اک صد الدین اک نامی  
 بیچہ اک بنا دے مینوں کہی کہن جس تاپیں  
 حضرت کنڈا کار فقیراں اول ٹھیک تپائیں  
 کہے لوہار تہیریاں گال کیتیاں ساں فقیراں  
 کہے رہائی نہیں تئی اس بنیادی کاروں  
 حضرت کیا میں ہاں عاجز بہت حقیر تانا  
 بیچہ پس اس جلد بنایا کر کے تیز بھڑایا  
 اوسے وقت لوہار پیارا غش کھاو ہرتی بھڑا  
 سرتن جھاڑے حالت اپنی جاں دیکھے بدنی  
 نال ارادت خدمت کردا شرف حضور و نایا  
 اسد حال مفصل ایتھے پر گنجائش تاپیں

حجرے تے گھر پاک تھانے اوسے جگہ بناواں  
 چودہری نماں بھی خوش ہوئے بھی بیٹا اس  
 سہن پال چک اس لوکاں کر کے نام بلاوا  
 لوکاں تھیں متاراواہ وارحمت ہر دم طاری  
 کمی ہوئی وچہ گھاہ چاریدے پون لوکاں اندر  
 تاجھ فیض پنچاوان لوکاں خبر کسے تپائیں  
 گھر اسدے جاگہ اسدے اسنوں خوشہ ولی گرامی  
 کہے لوہار صبر کر تھورا اتنی جلدی تاپیں  
 پچھوں ووجہ کم کریں ہے جلدی میر تپائیں  
 پر نہ کہے توجہ کیتی کم ہویاں تدبیراں  
 تاپیں ترک علانی کر کے غیر لوواں رکڑوں  
 پیچھے تیری خواہش ابہا ہوئی فضل رہا نا  
 حضرت نوشتہ طرف چنابے جلدی قدم اٹھایا  
 مدت پچھوں ہوش اس ہوئی قدم دلیری ہڑا  
 نال خلوص ارادت خدمت اندر آیا سانی  
 نال بزرگاں بزرگ ہو یا صد الدین سدایا  
 دو جیاں گلاں ہو رہن جو لکھے جلیب تھائیں

## تقل

سیرنگل نول جانے حضرت اگدن وقت صاحبیں  
 اک فقیر بھر بنیا مٹھیاں پر غالب تہیہ آئی  
 شتر سوار اوہ بلیا اسنوں قوم بلوچ اوہ سانی  
 کہے فقیر کتھوں توں ایوں کس مطلب کہ جانے  
 ساہن پال اک موضع ستیا بحر چناب کناسے  
 میں کیا میں تھیں نوشتہ ستیا بحر تھائیں

راہ اندر اک موضع آیا کرن آرام تھائیں  
 پانی پیون جاوے کھوہ نول اسنوں کوئی  
 عورت اک بھالی ماو پر نظر فقیر اوٹھالی  
 کہے سوار خوشابوں آیا مقصد نال لیائے  
 شوق زبیرت نوشتہ مینوں اندر ایس دیارے  
 سن بلوچ ہو یا خوش افرغم رہندا کجھ تاپیں

ڈگیا قدراں اوپر شاہ دپایا فیض ورائیں  
گھر وچہ کاراں ایہ سب کردی فتنے دار پچھانی  
شفقت کر د سلامت اکھیں نور بصارت آوے  
غیر نظر نہ کدہرے پائی نیکی پر آمادہ  
انوں اونٹ اتار بخدمت عورت نوں پنچایا  
برقعہ چاک نظروں ساڈے دیکھنے نال نگاہیں  
فصل خدا تھیں روشن کھان کرد اولی الہی  
خادم دونوں ہوئے شاہ د نال خلوص صفائی

قواب کنوں بیدار ہو یا جد حضرت نوشہ سائیں  
عرض کیتی یا حضرت میری نیو کار سوانی  
نظر ابدی گھٹ ہوئی حضرت مشکل کار ہو جاوے  
سی باوچ خدا دا بندہ نالے نیک ارادہ  
حکم ہو یا لے آویں عورت پس نزدیک لبایا  
حکم ہو یا جو عورت تیری بیٹھے پاس سائیں  
جد عورت آبیٹھی اگے چکی نظر اٹھائی  
حکم ہو یا گھر جاوے عورت پس اندر ارادہ آئی

## نقل دیگر

مطلب اوس نیارت آہل ملامت ضروری  
چشت ولایت وطن مبارک د سروں تھکے آیا  
پیرانوالے لنگوں خوشبو مغز اندر اس ہوئی  
اور حال غریب مگرم ہو یا شاہ تدا نہیں  
خوش خندہ وچہ باد الہی اپنا آپ رکھائیں  
جنہ جاوے انہوہ خلیق اسدے کرے او  
رحم خدا ہو یا آستے نوشہ نشان و دہا و

ایک دن شخص کوئی صحرانوں آیا وچہ ضروری  
نام وطن اس پچھیا حضرت اس معروف بتایا  
نام پیراندا سنیا حضرت آئی اس خوشبوئی  
نظر احسان مگرم تھیں گھا حضرت اسدے تائیں  
بھی فرمایا جس جا خواہش ہووے تیری جائیں  
پس حضرت تھیں خصت ہو یا یہ کریندا جاو  
اسدی خدمت ہر کوئی کر جا جس جا کہ توبہ جاو

## نقل

ان دن میں سا خدمت اندر بیٹھا دھوہ دکائی  
بیٹھ گیاں حضرت شاہ نوں گلان نال کرے  
تدوین خیال اک دل میسے چو عجیبانہ کھائے  
صاحب علم یقین ہون گے رحمت حق تنہا نہیں  
رہی رحمت اور برتہاں کھسے رحمت باراں  
برپا ہوئی قیامت گو یا روز حشر داپاواں

کنوں معجز نقل ایہ آئی وچہ کتاب لکھائی  
اک مسکین قلندر دوروں خدمت اندر آئے  
وا فرنگاں کر آخر خصت طلب کرے  
روز قیامت شکل دیا بعض بزرگ تھائیں  
جھنڈے بیٹھاں یہ کھائے دن بہت مریزہاں  
راستی میں ایں خیالے قواب اندر ہو جاواں

بہت انبوه خلاق آگرن سوال اتھائیں  
 کسے کہیا ج روز قیامت قائم رب فرمائی  
 دفتر عملوں کھولے ہوئے انصاف چکاو  
 دیکھے تڈن ہزاران جھنڈے اک تھیں اک سویا  
 بہت بلند اک جھنڈا دٹھا سبحان و چہ نہیں  
 لے احمق کیا خبر نہ تینوں جھنڈا پیر کیلانی  
 میں پچھیا پھر جھنڈا نوشتہ دسوکٹری جانی  
 اُس کہیا جو جھنڈا نوشتہ ٹیے پیر کیلانی  
 کنبل پوش کھڑا جو بندہ جھنڈا ہنہ پھڑایا  
 جس جھنڈے دیس ٹیے پنچگیا اک ڈاری  
 حضرت نوشتہ جھنڈے بیٹھاں بیٹھاسی اجائے  
 تاریاں انکوں کردے حضرت بیٹھے یا تمامی  
 ڈہکا پاس سلام کہیا میں نال آداب ضروری  
 کس لگے معمور ایہ حضرت خاص مرید سائیں  
 بہت چنگا جو ایوں جلدی ساڈ پاس اتھائیں  
 جاگ تڈن چہ خدمت پہوتتا عرض سلام گزار  
 لے معمور آگاہ ہو یوں نال ساڈے ارنیازوں  
 جھنڈے صد ہاتے ہزاران ہوں روز حشر  
 پرہن طمع زیادہ ہویا پھڑن مرید ہزاراں  
 لایق پیری پیر نہیں اج مشکل کار ہو جائے  
 دنیا اندروانک سگانے پیر مرید ہزاراں  
 طمع مرید کھنڈے افرولو چہ حرص ہوائیں

کیوں ایہ خلقت ہوئی اکٹھی خبر رہ میں نہیں  
 تخت عدالت اوپر اللہ خوب نشست لگائی  
 جھنڈے مینوں نظریں آئے رب سبب لگاوے  
 خلقت بیٹھا انہانکے بیٹھی مزہ عمل و آیا  
 پچھیا میں ایہ کسدا جھنڈا کہیا کسے اتھائیں  
 سب پیر جہان اوالی خاص محب ربانی  
 اوہ بے کمال مرشد میرا کر لوجہ آگاہی  
 دو جیاں جھنڈیاں کولون آج پچھیں جگہ فلانی  
 جان لوں اوہ نوشتہ تیرا جسد عالی پایا  
 اکھیاں نال تڈن میں ٹھار حمت بدی طاری  
 اوپر تخت مرصع آہا حضرت ہووہ لگاوے  
 حضرت قمر شمال آہے چہ یاراں پاک گرامی  
 کون کوئی تون پچھن مینوں نال توجہ پوری  
 پس فرمایا حضرت نوشتہ بیٹھو پاس آسائیں  
 جاگ پایاں ایگل سکنے جاندی خوب کائیں  
 ہس پیا تہ حضرت نوشتہ حافظ رب غفاری  
 اندر حشر گروہ تمامی پون شان اس رازوں  
 جھنڈے پیراں بیٹھ مریدان ہوں خوشیاں کردے  
 رجن باند پیر نہ اون کردے پھرن پکاراں  
 طالب فقیری لایق دنیا الٹی جاوے  
 زیادہ نہ جوڑا نہ اندا سائے حال خواہاں  
 طامع پیراں بیٹھا خاطر وون روز جزائیں

## نقل

قاضی رضی سناوے کھلاں اکدن گری سائی

سہراں تھیں ننگے حضرت تھوئے نال صفائی



رستے اندر ریت زیادہ سورج خوب تپائی  
جے ڈگے چہ اُسے اندہ ہو جاوے بریانی  
ریت تپتی تپ جاوے جسے چشموں جاری پانی  
حضرت نوشہ طرف میرے اک نظر بندوں فرمائی  
عرض کیتی کی طاقت مینوں جو تیرا پائیس  
عرض کیتی جل جاوے جسے جان عزیز گواہ  
کدیں بے ادبی نہیں کساں پیرا کرکٹ جاون  
پس فتراک لیا وچہ پتھال روز زمین ہو جاوے  
گرمی تپش گئی سب اونویں برکت ولی ربانی

وانگ انگیا کے تپ ہی ہر تپ حد حساب کائی  
پیر میریوں چھالے پندے پیر جانداو چہ پانی  
سخت مصیبت ہوئی مینوں بہت ہوئی حیرانی  
بھی فرمایا کفش میری پائیس خوف نکائی  
شاہ کبیا چڑھ کچھے میرے اوپر اسپ سائیس  
پر میں گھوڑے اوپر حضرت قدم نہ ہرگز پاواں  
فرمایا فتراک پھڑپھڑ ہتہ مینہ اندر برساون  
اوہوریت ہوئی تیخ جیویں خوف ٹھنڈی ہو جاوے  
سوز زمین تیخ وانگوں ہوئی جیونکر اندر پانی

## نقل

قاضی رضی حکایت وحی ایس جگہ فرماوے  
نام حسام بزرگ نزلے سنوں ملنے جاون  
کر کچھلی خرمین اندر اک خوشی اوہ لاوے  
سے حسام جڈن ایہ گلاں غصے اندر آوے  
اندر خواب مہیب اک صورت مینوں نظرس آئی  
پھٹکے مینوں چہ ہواوے طرف آسمان لیجاوے  
نال تضرع عرض کیتی یا حضرت رحم کساؤ  
نوشہ آیا جیوں شہبازاں کو مار اوڈاری  
آن سرفے نوشہ میرے ایہ ارشاد سنایا  
جے اوہ ج نہ نسدا ایٹھوں لیندا خبر تمامی  
میں چا پیا سسی اتوں سنوں طرف زمین گاندا  
صاف سینہ پھر ہو یا میرا غصہ دور کرایا  
عرض جڈن میں خوابوں ٹھیا شاہی مت آیا  
جیکر سنوں ایہو طاقت پھر کیوں نور آزمائی

طرف ہزارے خوشی محمد اپنی واک اٹھاوے  
رستے وچہ مجذوب اک بلیا واذ فیض اٹھان  
شکوہ میرا عام کرے حسام غصہ فرماوے  
غصے نال رنجیدہ ہوئے دل می تپش و دہاوے  
ہیبت نال ہوئی بد حالت پیش نہ جاوے کائی  
جد نزدیک آسمان گیا دل خوف زیادہ آوے  
پیر پنے انام دہیایا جلد مرید بچاؤ  
وانگ چڑھی حسام تدا میں ہندا جلد ڈری  
جاندا نس حسام اتھاووں جاندا نظر نہ آیا  
خون بلا شک بند اسدا کوئی نہ آحاحی  
ایہ خط معاف تہی کر پس اوہ جان بچاندا  
ایہ اذکار محمد حاجی خواب اندر فرماندا  
دیکھ اسانوں حضرت نوشہ ایہ ارشاد سنایا  
نال سافے یاراں کر واک اسدی انائی

دکھا حال خوشی ابد لیا جلد رضی گھر چلے  
 عجز کناں اس عرض گزاری کی ہوں تقصیراں  
 خواب اندر جبرائیل جاواں پس حملہ فرماوے  
 پر مبارک سینے اوپر سے آن رکھاوے  
 رضی اگرچہ واقف حالوں اسپر بھیر رکھایا  
 خیال نبوں ہو جائے اسدا غم اس دہدا جاوے  
 دن رات رضی ہی خدمت خوشی ہمیشہ آوے  
 کریں سفارش میری جیکر نوشتہ دے دربارے  
 مثال مثالا رضی کرے نہیں اندراوے  
 اگدن خوشی رضی دے پیو دی منت کر چنداری  
 باپ رضی وچہ نرمی آیا دلوں ارادہ کریا  
 اندر خواب رضی نون حضرت نوشتہ آف بیا  
 اسان پس سفارش نہیں خوشی دے کواری  
 اسپر باپ رضی اگر واماں خوشی تھیں پوری  
 باپ رضی نون کسے روانہ طرفے ولی ربانے  
 حضرت پھیر لیا منہ اپنا ذرہ توجہ ناہیں  
 بااخلاص مرید اک ہاشم لطف کرم فرماوے  
 حضرت کبیا خلاف امر کیوں مینوں تسان ستایا  
 اتنا رویا اتنا رویا سدا دھبہ دھکل گواہی  
 عرض مرید کریدے جا کے حضرت دے دربارے  
 رحم اندر دریا کرم دکھا ٹھاں مارا اچھلے  
 جا فریا حضرت نوشتہ ٹھکھے رضی پیارے  
 میں جاناں واپس جاوین حد تک متاں ناہیں  
 بھی جاناں متاں حد تک خاص سفارش تیری  
 رضی کریدنا زاری ہاں حد تک بہت وراہیں

پس رضی مسکاو ہو خوشیا عاجر ہو کھائے  
 میرے پاسوں خدمت تیری پس رضی تیریاں  
 جان غناب غذاب اندر کوئی میری آکے پاوے  
 ہڈیاں اوہ کرکے کافرے میریاں بھارا جہا پاوے  
 اصل حقیقت کو لوں واقف ہونوں فرمایا  
 خوشی ہو اندی خوشی گئی سب غم اندہ و دماوے  
 ختم حیاتی ہوئی میری غیرت و دہدی جاوے  
 شاید نرم ہوون اوہ حضرت معاف کن گوارے  
 دل وچہ آکھے جھیل خوری امرہ خوشی خو پائے  
 حال خوار بیان کریندا کر و سفارش بھاری  
 کراں سفارش حضرت گچھند خوشی اس چڑھیا  
 کریں سفارش تون اسدی جتے تہہ ستایا  
 تینوں اس گزند پنچا یا ہے اوہ لوگتھاری  
 کراں سفارش حضرت لگے تیری جلد ضروری  
 حضرت رضی گیا وچہ خدمت کرے سلام سگانے  
 دتا نہ جواب سلاماں کھڑا رضی انتھائیں  
 عرض کرے جو تینوں حضرت رضی سلام کرانے  
 شکرے رضی الگ ہو رو یا مینہ غم دا برسایا  
 آہ کھال تھیں سرمنہ اسدا تر ہو یا اجائی  
 رضی ہلاک ہو جاوے حضرت جھیل کھٹکے سارے  
 حضرت نوشتہ شفقت پاروں طرف رضی دے چلے  
 آجا آجا پاس اسدا دے ہو جاوون بیون بارے  
 بھی مقصود نہ جد تک پاس پچھدیں ناہیں  
 نہ آویں توں پاس اسدا دے کر کے بہت دلیری  
 دروازہ دھنیں گھلدا جاندا ہونوں اس ناہیں

پر ججاتا شفقت پاؤں قدم رتخہ فرمایا  
 عرض کیتی میں او گناہ اچھڑ بہت ورائیں  
 نفس ہوانے پھڑ پھڑا مینوں میریاں بہت خطائیں  
 جیکر نہ میں عاصی ہند اتنا لگناہ ہزاراں  
 بالآخر شاہ کرم کمانے بخش دیوں تقصیراں

حضرت نوشتہ ساہ کرم دے خود تشریف لیا یا  
 جیکر وکھو طرف گناہاں جگہ میری کوئی تاہیں  
 ستر تھیں پیراں تیک گناہوں میریاں دس ہونئیں  
 کون تسانوں عفو کنندہ کہند اتنا لگناہ ہزاراں  
 در رحمت دادا اکتیا پھر گھر آیاں تد پیراں

## نقل

تاج الدین مرید ولی داپت معمر سدائے  
 اک شب نوشتہ مجلس بیٹھے یا رائے ہم رہی  
 نہ مارو نہ مارو مڑ کے نوشتہ نے فرمایا  
 آخر کچھیں بار ولی تھیں کی ایہ سخن سنایا  
 دن چڑھیا تادوروں کوئی اک سو اڑھا  
 پانڈو وال اندر سی ہانک صاحب شمت بھارا  
 شاہ کچھ لے چو وہری صاحب س کیفیت ساری  
 عرض کیتی رب شیر گزار تھی بخشی ان پیاری  
 یا کچھین کی حال حقیقت س لے نمبر دارا  
 دو تین سو سو آریا جو خاطر قتل اس نہیں  
 چالی شخص گئے ورائے باہر نہ کوئی بچاے  
 باقی دے سوار گئے وچہ پنڈا اٹھا تلواراں  
 راواندر کچھ لے ہووون مطلب انہاں ایہاں  
 خواب کتوں اٹھ میں بھی شہر باہر جسم آیا  
 میں جد پٹوں باہر آیا اک آواز لگائی  
 جڈں آواز سنی ایہ میری خلق ہوئی آگاہی  
 اک زبان کندی دشمن طرف اسلئے آئیں  
 میں سیکے آواز انہاں تدمی جاندا پاس انہاں

نقل کرے اوہ اک حکایت ساہ وانوب سہائے  
 دست دراز کریندے نالے اچھی گل سنائی  
 یا حیرانی اندر آئے ایہ کی سخن سنایا  
 خود ظاہر ہو جاوے بھلے نوشتہ نے فرمایا  
 نام آنا شمشیر اس چو وہری نمبر سدائے  
 قدم بوسی کر ذکر سائے کر واکرم اکھاڑا  
 خیریت ہے کیوں گھر لے گئی مصیبت ہی  
 شکر کراں جو تیری خاطر ہو یا کرم غفاری  
 اوس کیا میں اتیں سنا آیا لٹک بھارا  
 چڑھ آئے وہ میرے ویر دیوں سخت ایہاں  
 کھڑے ہوئے در بند کریندے وقت قیامت آئے  
 تالٹن اوہ پنڈا ساڈا کر کھڑے تلواراں  
 باہر جڈں شمشیر آو لگائاراں گے اسحاں  
 بدن برہنہ بھی تن ادا قدم دلیر اٹھایا  
 اپنے پاراں نول فرایا ہوش کرے ہر کائی  
 بھی دشمن نکل تیر ہو چاوے کندی ہاویہ ہڑائی  
 لے شمشیر بہادر جلدی پاس اسلئے آئیں  
 میں آواز بچپائی آہی دیر کیتی کھڑا میں

چاروں طرف کر نیئے گھیرا پھرن نیز تلواریں  
خوف ہو یا جو جان پیاری میں خود آپ کوئی  
پس ٹھکان میں حضرت نوشہ آیا پاس اس میں  
اسدے بعد خبر نہ مینوں سُدہ بدہ رہی کوئی  
بعد گھڑی میں موش جو آئی دشمن ٹھکانا میں  
جدیاں ایسے شکایت جو شمشیر سنائی  
ایسے خاطر نوشہ حضرت اپنے ہتہ اٹھائے

نار و مار کر نیئے دشمن میں پھڑکے اک واراں  
دل و چہرہ یاد کیتا میں مینوں تیری پشت پہی  
حال ٹھکانے دشمن والا مخفی رہیا نا میں  
کی ہو یا کتھہ دشمن سارے مینوں خبر نہ ہوئی  
نام معلوم گیا اوہ کتھے سن لشکر بد را میں  
ہتہ اٹھا دن والا مطلب ظاہر ہو گیا  
دشمن اسر خاک آلودہ خود حضرت فرمائے

## نقل دیگر

حضرت ہاشم ذکر مبارک حضرت دافر ماوے  
چھوٹی عمرے میں ساں ہند نوشہ پاس سدا میں  
رات اگر میں ننگا ہو واں اندر خواب کدا میں  
سریاں چہ برہنہ مینوں ہون دیندے نا میں  
اک دن حضرت ملنے خاطر خود تشریف لیجاون  
چونہ فرسنگاں کولوں و افراوس مسافت آہی  
بہت ہوئی جد سری مینوں وقت آنا سریائی  
لے بابا دے لیف اوپر میں سری بہت ستایا  
گھر اندر تشریف جڈں لیجا ندے ولی الہی  
لطف کرم سی میں پروا فر حضرت دی برکاروں

وچہ کتاباں نظریں آیا نقل حبیب کر اے  
اوتھے سوال کھاواں پواں ہر دم شام صبا میں  
حضرت نوشہ میرے اوپر پاون لیف تدا میں  
بلکہ لیف اوپر میں دیندے حضرت شاہ سدا میں  
پانڈوال اندر خود حضرت مینوں تال لیاون  
رات پئی میں ستا آہا ننگا بدن ہو یائی  
خواب اندر ای میرے موہوں خود آواز بر آئی  
دست مبارک تھیں خود حضرت لیف میر پر پایا  
او ہو گل ستائی مینوں جو شفقت فرمائی  
گنتی وچہ نہ آئے شفقت وکھیں بہت پیاروں

## نقل

طرفے چاک جڈں کچھ غلبہ بحر چیا بے پایا  
لوک ہوئے جیران زیادہ غرق ہو سی آبادی  
تدوں ولی اک پنڈون باہر مسجد خوب سنائی  
نال زبان مبارک شاہ جیوا یہ اظہار کرایا

سو گز زمیں ہمیشہ ہرن ڈماند انیرے آیا  
رو پھڑکھے دریا سانوں ہو سی غیر صواوی  
شخص کسے اظہار کیتا گل محمدیہ سنائی  
اک لوٹا دریاؤں بھریا بھی موہوں فرمایا

۱۱ شاہ جیو سے مراد کوئی دوسرے جڑک ہیں ۱۱

نہ آئے دریا اٹھائیں طرفے پٹہ کدائیں  
 حضرت نوشتہ سنکے سنوں ایر ارشاد سناسے  
 اگدن ایہ اتفاق ہو یا جو موضع رکھ دیتائیں  
 یاراں سچوں اکنے کہیا صد الدین ساریے  
 جس دریا روانہ کتیا طرفے پٹہ سائیں  
 صد الدین تپہ تٹلاوے جس طرفے سی جاری  
 اس دن سی طغیانی وافر وچہ دریا پچھانی  
 نوشتہ کہند اصد الدین دریا زور جے پافے  
 چشماں کو رخصتم ہاں ہون سچی گل سنائی  
 بہتر ہے اس طرف چلاؤ حضرت دریا تائیں  
 طرفے چکے تود حضرت حجت می ارزانی  
 عرض کرے ساہن پال بو حضرت دریا نیتر آیا  
 حضرت کہیا میں بھی سجد ایسے جاگے بنا میں  
 عرض مریاں پٹہ دیاں لوکاں بہت تقاضا کرا  
 جدں تقاضا بہتا ہو یا حضرت ہوئے مردانہ  
 دو تن مار گئے سن حضرت طرفے بحر کناسے  
 جس جاگہ دریا رٹا دے نیس غریباں والی  
 دو تن جاگہ پار زمین نوں سی اس جاگہ آیا  
 حضرت کہیا اس پاروں جے آگے آفے پانی  
 پانی زور کتیا جس ویلے لوک پھرنے فریادی  
 حضرت کچھ جوابت دتا پر وچہ جواب سہارے  
 پاروں وچہ جادرو پٹہ پانی خلقت عرض گزارے  
 تیجا چاک میں مار ہروالو کہہوئے فریادی  
 حکم مریاں لخص فریاد و کھو اس واپانی  
 اک مریا گیا وچہ پانی ماتھ لئی اس ساری

طرفے چک بلا شک جافے ہوگے کاوٹ ناہیں  
 دیکھ لو اں چک طرفے کیونکر خود دریا آجافے  
 کرن عبور کنا سے فریا نوشتہ پاک نہ تائیں  
 کتھے ہے وہ شاہ حاجی بیبا عبد السلام سہا  
 آج دکھا اسانوں کہ پتیرا شاہ کدائیں  
 اک نالہ دریا چنباوں سینو گل پیاری  
 دہانے زمیں پو آگے آوے حکم جیوں نہ دانی  
 ہرگز طرف اسانے پٹہ دے زور نہ کچھ دکھلاوے  
 عرض کرید کر نیسے حضرت جو ہش اسان اپنی  
 پس دریا اندر اس نالے جاری ہو تڈائیں  
 جاوٹھا گھر ساہن پال جو لو اں بنایا جانی  
 خلق غریب ہووے سربادی راہبر تدرہ بنایا  
 پس مسجد تیار کرالی نوشتہ پاک اٹھائیں  
 یا حضرت کردار و کوئی چند غمی دا چڑھیا  
 سیر کرن دا کرن بارادہ ملیا توب بھانہ  
 بھی پوچھو آگے گئی آری نوشتہ ولی سہارے  
 حضرت آوے جاگے جانے ہون لوک سوالی  
 لوکاں ددول ایسے خاطر غم اندوہ و دہایا  
 خبر کر و میں دیر نہ کرنا کہند اولی ربانی  
 زمیں ہوئی برباد اسٹوی نالے غیر وادی  
 اوس جگہ تشریف اباروں یعنی بحر کناسے  
 دین جوابت اگوں کوئی چپ رہن ہر وارے  
 حضرت زمیں گئی بن ساری بھی ہوئی بربادی  
 کتھا دنگھا ہے اس جاگہ کہند اولی ربانی  
 ادوی تیک آتا اوہ پانی پس اس عرض گزارے

اس جاگہ دریا نہ رہا ایسے چھوٹا پانی  
 دیکھن والا آکھے گویا اتھ نہ آجا رہی +  
 موضع سے مہراج اک اسدے ہیٹھاں ہویا جاری  
 عرض کر نیسے ہرج ہویا مہراج رہیگانا ہیں  
 جگہ مویشیاں نہ رہندی شکل ہونی بھاری  
 حضرت کندے نظر کر م تھیں نصف میں اسائیں  
 ہر دو حصے میں ہوجاے چہ دریا ہوری  
 نصف اسدا بیلہ ہووے باقی نصف تھارا

دو جی جگہ گیا سب پانی اوہ دریا پھپھانی  
 بلکہ دو جی جگہ دریا حکمے نال غفاری  
 باشندے سب مخلص ایسے نوشہ دہر کاری  
 کل چراگاہ ضایع ہونی سبزی ہندی تا ہیں  
 حکم ہووے سو کرے حضرت لوک کرندے اری  
 باقی نصف تھادی ہوسی سوگل اتھائیں  
 نہ نقصان کسے فوس ہووے سوگل پیاری  
 پس دریا ہویا اتھ جاری فیصلہ ہویا سارا

## نقل

مسیحی حال اگدن ایہ گل چہ وقوع دے آئی  
 اتفاقاً اک لکڑی موٹی ہوئی جدا تھائیں  
 و گیا مغز ابدے سر توں کن بنی دریا ہوں  
 جس حرکت نہ رہندی باقی پھس جاندا وچکارے  
 شور پیا وچہ پنڈا گرائیں کاریگر جاسے  
 دست مبارک تھیں سر اسدا اپنی جگہ کھایا  
 اس ویلے بدنام سانوں ترکھان کر لیں  
 چادر اسدی اسدے اوپر حضرت نے تہ پائی  
 دو تن گھڑیاں پھولن پھلے پاس وئی دے آیا  
 چھرت سال ہیا پھر زندہ فضل خدا دے پاروں

اک ترکھان چیرے خود لکڑی آئے نال صفائی  
 سر اوپر ترکھان ڈوگی دو کڑے کرے اتھائیں  
 حال زبولن ہویا سی اسدا شامت گناہوں  
 جان معلق ہوئی اسدی خلقت پی پکارے  
 سنے حضرت نوشہ جلدی اسدی طے جاوے  
 اچے نہ ویلا موت تیرید شاہ صاحب فرمایا  
 اگلے روز اوپر چھڈ مڑنا ایسے مہراج تا ہیں  
 دو تن گھڑیاں چھڈن سنوں پھولن پھولن آئی  
 نال آداب تمام ولی نوں آن سلام سنبایا  
 کرے عاتق نوشہ حاجی فیض لیا درباروں

## نقل

سی ترکھان اک اچھی وچہ کتاب لکھاے  
 بے موقعہ اک لکڑی چیری عسے حضرت ہوئے  
 ایہ وارہ مغز تیرا خود چیرے گا اک واری

کار حماقت اسدے کولوں اگدن ایہ ہو جاوے  
 دو جی جگہ چلایا ارہ سن احمق بد خوئے  
 ساہن پال جڈن ایسنا خدمت غرض کناری

یا حضرت جے مویا جلدی یہ تر کھان تھائیں  
حضرت کیا جلد ہو پوری ایہ جو پئی ساری  
پس غفلت تھیں آ رہے تھیں تھیں رہو جاوے  
پر جلد ہوئی عمارت پوری موت سنبھا آیا

ہے ادھوری ایہ جو پئی پوری ہوئے ناہیں  
اسدے بعدے ایہ احمق عقل جلدی تھاری  
نہ مویا سب کار کر سیدانہ معلوم کراوے  
حکم الہیوں مویا اسنوں کفنا یا د فنا یا

## نقل دیگر

اک امین محمد آہا کرے حکایت جاری  
اک دن ہوئی رحمت بیدی خوب تجھے پایا  
دل بے صبر ہو یا تدمیر شوق حضور راہیں  
گیا کندے راوی ڈھی لوہ اندر طغیانی  
ترن لگائیں اوی اندر کار نہ شکل سائی  
قلی چھڈنا حال کشتی ہوئے آپ کنا سے  
سب کپڑے سر بڈیے اپنے بسم اللہ فرمائی  
لاہوروں حل شاہرے تک آہ پانی پانی  
فضل الہیوں لگ کنا سے شاہرے اندر آیا  
بارش تے طغیانی اہی حد حساب نہ کوئی  
اک سادہ اکتے دہری دونوں کشتی وچھٹائے  
پہلی آری اوہ کشتی آئی جڈوں کنا سے  
ہر چند لایا زور ملا جاں پر پٹیری نہ آئی  
تھیں طہروں کھانے پٹیری پر کھینچے جانے  
غرق ہوئے سب کشتی والے زندہ ہیاناہ کوئی  
کشتی غرق ہوئی جس جا کہ کتا تک سی پانی  
صبح ہوئی اک کشتی آئی میں لستے چہ باندا  
قدم چھتے میں نوشتہ واسے کیتنا شکر الہی  
حضرت کیا وچھٹیا پانی کیوں کر ہوا آتا

چھوٹی عمر لاہور گیا میں جا طر علم اک واری  
ہوئی زیارت نوشتہ والی غم اندوہ گوا یا  
بازو ہرین داں اسدے ایتھے سان نہیں  
چاروں طرفے پانی پانی بھی بارش آسمانی  
پر طغیانی زور دکھانے پیش جانے کائی  
رکھ توکل اللہ او پر ہیں وریا وچکا کے  
جو دیوں اوی چہ شاہو کچھ کرے الہی  
شکل تیرا اتنا پیدانہ زور جڈوں طغیانی  
او تھوں تھکے پاسا دہ تیک چنا ہے آیا  
اکواری غم کشتی آئی کشتی کے آن کھلوئی  
جا طر انہاں ملا جاں کشتی اندر آب کھانے  
تھیں سوچ کی اک سنوں تھکے پانی تانے سے  
شور پکار پیا وچھ پٹیری جان کچیا الہی  
اک کشتی تھکے ہوئی غرق خدا فرماے  
میں بھی نال انہانکے آہ رحمت رب دیتی تھی  
اتھیں ڈوہ آیا بیوں کھڑا ہی نہیں مانے  
چکھوں میں نظر میں آیا لغوہ توشی لگانا  
ہسدی کشتی لاہور آندا لستے جان تھائی  
میں کیا تھو شوق تھانے آندا پانی و

شوق وصال یارت حضرت مینوں کھلیا  
 حضرت کیا سچ کیا توں اس چہ شک رانی  
 جس جاگہ چہ کشتی ٹٹی ہوئی غرق لوکائی  
 اس ہانا اندر اک بندہ دروازہ تھیں آیا  
 سڑی اندر بدن پر بہہ حضرت میر اسائی  
 حسب مراد ملی میں لنگی جو اگے رکھو الی

ورنہ کی طاقت سی مینوں حوصلہ اید نہ آیا  
 پر کیوں ایہ تصدیق مینوں ہاویں بھائی  
 کتھے زمین اتے اوہ کشتی جہری غرق کرانی  
 لنگی نذر اگے آرھی اوہوں سیس نوایا  
 دل چہ خواہش ہوئی میر لنگی بخش الی  
 علم ہو یا جس جاگہ ہوویں میں ہووان مہی

## نقل دیگر

شیخ جمال کنوں ایہ مروی صاحب پٹن سائی  
 جد تحصیلوں فارغ ہو یا درس شریع فرمایا  
 شوق یارت غالب ہوئی جیوں مچھی نوں پانی  
 جس جاگہ خود رہندے حضرت میں چہ مسجد آیا  
 آن مصافحہ کر دے حضرت بھی ارشاد کر آیا  
 عرض کیتی میں خدمت اندر عین الطوائف میں  
 نال میرے شاگرد کئی اک مسجد میں تھائیں  
 حضرت کیا بہتر جاگہ مسجد بے شک آئی  
 رات ہوئی تاکھانا آیا مسجد میں اسائیں  
 کھانا کھا ہا پھر سب سٹے خواب آرام کر آیا  
 اسیں تمامی سٹے آئے مسجد وچ تھائیں  
 اٹھ لیک کیا یا حضرت ضراں بھائی  
 بھی فرادون ظاہر کر یو کس کارے اٹھ آئے  
 خودی حجاب خدادے اہوں مینوں آن بابا  
 تن آری تکرار ہو یا یہ علم غرور و دہایا

حضرت کیلیا نوالے اندر آنا ولی الی  
 صبح مسائیں شغل ایہا جو جاری رس کر آیا  
 اک دن نال خلوص شایاں میں آیا سجائی  
 پھر اس مسجد حضرت صاحب قدم رنجہ فرمایا  
 گھرنوں چلونا نال اسائے حضرت نے فرمایا  
 او پر نال غریب اسائے شفقت تندرہ ورائیں  
 گھرنالوں خوش رہیں اتھے پنج سو دن اسائیں  
 ایہ کھانا ساڈے گھر نہیں آویگا ایہ بھائی  
 خاص کھلایا ساڈی خاطر نوشہ پاک تھائیں  
 ادہی رات ہوئی تا حضرت مسجد اندر آیا  
 لیکے نام بلایا مینوں کتیا لطف ورائیں  
 پس حضرت آئیٹھے اونویں پاس ساں ہر گاہی  
 تروں رعوت علی مینوں اندر خودی لہجائے  
 خودی جہری بدن بھلایا لعنت طوقی پنیایا  
 کبر اتھے پندار بری شے مزہ سخن دا آیا

ہے افروز اس گل امینوں شام صبا میں  
 اس تلواروں گھائل ہو یا تازہ زخم کھائیں



## نقل دیگر

شیخ جمالوں ہو رکھتے ایسے باسے آئی  
 دو خطرے دل میرے گندے اول خطر ابائی  
 خطرہ دوم کمالیت وچہ نوشتہ ہے لاشانی  
 ایہ خطرے از انہا نہ دکھلایا نہیں اسائیں  
 رات پئی جدستان ساں میں اندر خواب تداہیں  
 میں ٹھٹھا وچہ محفل بیٹھا حضرت نوشتہ عالی  
 میں بھی بیٹھ گیا وچہ محفل پر خاموش تداہیں  
 اس انتشار اک مجلس فچوں نال توجہ بویسی  
 محفل گیاں تداکلاں سٹھے حال انہا تے آیا  
 خواہش سرد ہوئی دل میرے ایہویا پکاراں  
 طرف آسمان ٹھٹھایاں اور حضرت نظریں آئے  
 قدم بوسی می خواہش ہوئی فوراً میر تداہیں  
 راز دل میرے تھیں حضرت نوش ہوئی آگاہی  
 کیا توں جانیں تہ ہوا دے طرف اسٹھے آنا  
 عرض کیتی یا حضرت میری ایہون تھی سائی  
 اوسے وقت اک شخص تداہیں پاس آسٹھے آیا  
 حکم ہو یا اس مو ہو بولو نعمہ کرو سرائی  
 جدوں سردیہا وچہ کنان خوش خوش کھلائی  
 اس نعمے تھیں تہ ہوا دے میں پرواز کرایا  
 نصرت اتدوں حضرت صاگرین سپرد سائیں  
 خاطر علم پڑاوں لڑکا اسان سپرد کرایا  
 جہانکار سردوں آیا دل تھیں در ہو چاھے  
 حکم پرواز سلع والکھاں تے ناظر اس جانی

رخت اقامت بدما حضرت رحمت فات الہی  
 حالت و جدوں طاری نوشتہ نوش ہر گاہی  
 پھر بھی شغل سرد رکھیندے لائق ماوس نہ جانی  
 کی ہوئے جے یا ہر دل تھیں خطرے سو کدائیں  
 حضرت نوشتہ نظریں آئے ملیا شرف و رائیں  
 نال خوشی سب بیٹھے آہے بندے اہل کمالی  
 وقت شروع کلام آہا پر بولیا ہرگز ناہیں  
 نعرہ اللہ اکبر الامار سے اوہ ضروری  
 مثل انہا تے جداند میں حال مجال کرایا  
 نغمہ سازیاں کوئی اہل من مزید پکاراں  
 اسپ سوار ہوا دے اندر اتد نشان ددما  
 ہنٹھاراد تال پھری میں آگ توں تداہیں  
 نال محبت شفقت تداہیں گل تدمینوں فرمائی  
 خوش ہو یا اتد جٹوں میں سڈیا اوپر چٹا  
 قابو ہوئی اشوق زیادہ دلو چہ تہ سمائی  
 نغمہ سازی کروا آیا تھوں خوش فرمایا  
 پس اس نغمہ شروع تدا کر بھی توحید الہی  
 طرف بلندی جاوں لگا شوق لقا الہی  
 قدم چمکے جا حضرت سندے مزہ مشرود کھایا  
 بہت پیار محبت کر دے لطف اکرم عطاہیں  
 دونی فرمت نال ازاد تہ سدا سجایا  
 نغمہ سنن روا میں ہو یا خطرہ پھر نہ آھے  
 لکھاں داتیاں دن سداں تدا جوئے آگاہی

دو جہاں حق سماع ناجایز بجاوین موشے کوئی

جایز صرف نوشتا ہیماں خاطر وادہ حاجت ہوئی

## نقل

شخص اک کرے حکایت یہ بھی نوشہ دربارے  
آن زیارت کردا مرقد قدس موسیٰ فرماے  
اوس کہیا پنڈنوں چوں میں اس آیا دربارے  
میتن کھچیا دس کیوں ہو پوں خاص یس گھڑا  
اک دن بابت یارت خاطر آیا وچہ دربارے  
باپ میرا گھڑ آیا واپس کتبی کے آگاہی  
سخت بیماری مہلک اسنوں بٹھا ہل سکتے  
پیر جدانہ ہون سرنیوں ایسا سخت پیائی  
جیکر پہلے اس بیماریوں خبر اسانوں کرے  
کھا لقمہ ہو چنگا جاندا ہندی دور بیماری  
عرض کریندے پھر سب گھڑے کھڑا سناں ہی  
باپ میسے فرمایا اگون جلدی جاواں ناہیں  
خدمت پیر اندر جلدی جاناروانہ آیا  
لاں البتہ پتر میسر ایجا و ہمراہی  
پس لوکاں چار پائی او پزندوں بیمار اٹھایا  
اسین جوں وچہ خدمت پھینتے خوب یارت پائی  
عرض کتبی پنڈنوں آیا میں تریسے دربارے  
شخص اک سی بیمار اس جاگہ اندر وہ سائیں  
حضرت کیا جلدی کر کے پتل ہیٹھ لیا  
پس میں جلد اٹھا چار پائی پتل ہیٹھ لیا  
پکڑی سرن اتار ولی فرمایا میرے تائیں  
دو گھڑیاں سر لیا آجاگہ بیماری آئی

میں ساں بٹھا پھر اک بندہ آوڑیا سر کرے  
میں کہیا توں کتھوں کیوں آویں عرض کرے  
خاص مرید میں ایسے گھڑا اتا آیا سر کاے  
اوہ کہنا اپو میرا خادم آتا ایسے در دا  
شرف نیازوں ہو یا فائز گل گناہ اس جھاڑے  
شخص فلان بیمار سیاسے سخت بیماری آئی  
سب اعضا گئے جڑا سڈے دم اٹھا نہ سکتے  
باپ میسے سن وازناں تائیں اگل بندوں سناں  
مرشد کولوں اک لقمہ لے آندا میں وچہ گھڑے  
کستر رہندی باقی کوئی مرض اٹھاندا ساری  
دور کرو بیماری اسدی تینوں اٹھہ سالی  
میں خود او کتھوں آیا جلدی مڑ چھیتی تھائیں  
گھڑی مڑھی تکلیف دیوان باپ میسے فرمایا  
قدم چوں جا حضرت سندے دکھ رہے کانی  
باپ میسے پھر نال مریض اس حضرت باپ گھلایا  
حضرت چھپے کون کوئی توں یہ بیمار کیا تی  
باپ میرا خود مخلص خادم اندر اس سر کاے  
نظر عنایت دا وہ طالب آندا خود اس حائیں  
دیر نہ کر یوساے اس دے منجی آن رکھا و  
حضرت بٹھ سرنے اسلے ایہ ارشاد سنایا  
دہو سر میرا بھی گھب نالے میں ملیا سرنے  
اٹھ بٹھا اٹھ بٹھا آتا پیر لے اوہ بھالی

حضرت کنداوس بیماری الا حال کیائی  
نال توجہ تیری حضرت ہوئی دو بیماری  
پس او تھوں چہ ہیلان خاطر مطلب کی  
او تھوں اٹھے خوف پیدل ہیٹھہ نخت اکے  
پھر آئے گھر کایں رخصت نال عنایت باری  
چھ ماہ گزے ایسے حالت مزہ عجائب پایا  
شامت میری باپ میرا پھر جانداو چہ دریاے  
حضرت دے اکرم الطافوں درجہ عالی پایا  
اوہ نیادی کاروں نئے بے مصرف ہو جاوے  
تن نرسنگ مسافت آہی کرے توجہ پوری  
اس دن بھٹیں میں آری کردا پیش کوئی جاوے  
بسٹ گیا اوہ مرنے آیا باجوں فیض ورائیں

اوس کییا حضرت بینوں صحت خدا فرمائی  
پس فرمایا رخصت ہوو جاو گھر خودواری  
ہر اک برگ نخت گیا ماں کردا ذکر الہی  
برگ نخت خدا دے ذکر ن جنبش اندر آئے  
رات پئی چہ جکل جاواں خاطر ذکر خفاری  
حال عجیب مشاہد ہوئے شکر خدا فرمایا  
عرض کریندا پیر الہیے نخت نیاسے  
پراوہ لایق رہیا نہ میرے مشکل ویلا آیا  
جاتا حضرت باپ میرے نوں ایہ حالت نہ بچا  
سلب کے سب حالت میری تشہ پاک ضروری  
میں چاہاں اوہ پہلی حالت پاک خدا فرماوے  
کشف گیا خود مہم ہو یا مندا نخت سائیں

## نقل دیگر

سنو حکایت غصمت اللہ جو پوتا نوشہ سائی  
مسجد چہ مسافر کوئی جبکہ ہووے راہی  
گھر کھانا بے بنداناہیں خاطر ویسے اسی  
اک دن خاطر کے مسافر کرے پھر ن گداہی  
عورت و کچھ گداگر آثار ناں ہیٹھہ چھپا پائے  
اس عورت دا اوہو برتن ناں تھیں چسپاؤ  
اس کاروں اس شور بچا یا بھی فریاد کرائی  
حال حقیقت سٹکے ساری ترے منتاں کردا  
حضرت کنداوس کچھ موہوں لفظ نہ نہیں فرمایا  
جاہن پہلو جزا ہو جاوے برتن ان چھڑاوے  
ایسے انگوں جنوں گوند دی عورت سی کرایا

کرے بیان جو عادت حضرت اول ایہ خود آہی  
گھڑوں طعام لیجانے حضرت شام صبح ہر گاہی  
اندر چہ تشریف لیجانا کرے آپ گداہی  
سی مجذوب اک انجھانا نامی ان سہی اک سائی  
حضرت واپس کے جسم باہر قدم اٹھایا  
ہر چند جیلہ کردی برتن راتوں جڈا نئے  
خاوند اسدا سن فریاداں آیا کر چتہ رانی  
کر و معاف تھو اس ننداں تو صاحب میں ہوا  
عورت تیری بکر کتیا جو آٹا ہیٹھہ لو کا یا  
پس اوہ گیا تے جاوٹھا ران ہو جاوے  
پہلو ہیٹھہ بابی صحنک پہلو صحنک پھر پایا

پھر تقصیر معاف کیتی اس جاں ترے فرماوے

سینہ صاف ہوئی اوہ عورت بھی خام ہو جاوے

## نقل دیگر

اک مسکین فقیر قلندر ذکر کتاب لیاوے  
شاہ صاحب ایشیا ہو یا گھوڑا سواری  
تدڑ قلندر کیسے بانوں گھوڑوں کے  
گھوڑی جڑیں ڈراوے لڑکا فوراً دہرت سٹاو  
اے ہراز اسٹاٹے مجرم واہ داد و ستاری  
پر اسبب تباہی کوئی ضرر اس پہنچے ناہیں  
دونوں ولی نہانڈیاں گلان پوریاں بفرماوے

اک جاگہ اوہ بٹھیا آہل آزادی پیاوے  
جنگل گیا شکار کرن نوں صاحب تخت نیاری  
نوشتہ دافرزند ہمیشہ گھوڑی اوس گراوے  
سن حضرت مستانے کولوں ایہ ارشاد سٹاوے  
جے فرزند اسدا گھوڑیوں کے گا صداری  
پس لڑکا ہراری گدا نہ پیاوے ایذا نہیں  
اک دوہے نوں صادق فضلوں اسدا پاک کھاوے

## نقل دیگر

اک دن حضرت بیٹھے آہے سن یاراں ہمراہی  
اوہ مسکین فقیر قلندر اللہ شان دہاوے  
عرض کریدے یاز تدڑ مسکین قلندر آیا  
عرض کریدے یاز تدڑ کتھ پیہے ہتھ تمہارا  
کنگرے عرش کنوں بھی بالاد و چنداں پر جاوے

خوش ہو کندے محرم رازاں و کھوشان الہی  
و کھو اسدا دست مبارک اللہ کتھ پہنچا و  
تیکر عرش گیا ہتھ اسدا شاہ صاحب فرمایا  
ہتھ اٹھایا شاہ صاحب نے کینا دست اشارا  
رحم خدا دادا حدوں افرشاہ صاحب حق او

## نقل دیگر

اک دن خاص اک یار ولی اٹھیاں بھڑیابی  
خطرہ اک اندرل اسدے فوراً سی ایہ آیا  
خطرہ اس معلوم کینا جد حضرت ولی ربانے  
بھی مسکین قلندر والا تہ شاہ تہلاوے  
سب لیاں از تہ حضرت یاراں نوں تہلاوے  
فرمایا کی قدر اہدا جس پائے شان نیارے

قدم مبارک نیہے گھٹے اوہ صاحب انانی  
شاہ دولادا قدر مراتب کی کجہ رب ودہایا  
جو تہ شاہ دولایا دوستیا شاہ سیانے  
ایس طرح کئی اک لیاں الا نشان سٹاوے  
عرض کریدے تہ تیرا کی کجہ رب بناوے  
ادرنہی ہتھ تہا اسدے جو چاہے کر پیاوے

رب مختار بناوے جسوں اُسدا نشان کیائی

کدوں شمار اندر اس رجب جس تخت ساری پائی

## مناقب

اک دن مجلس باریاں اندر گلاں بہت سنایاں  
ولی فلانے چونہ شخصانوں بخشی ہے اولیائی  
ولی فلانے تن شخصان تائیں غوث قطب فرمایا  
شاہ صاحب سن کیا گوں ایسے شکل تائیں  
ہر گھر ہووے ولی خدا جے مشکل کار نہ کوئی  
نیم نظر تھیں لی خدا داد و جیاں ولی بناوے  
اک دن قہر و کھوہ چلاوے سستی بیل کریندے  
غصے نال برابرے جوڑی بیلاں تائیں  
سُن حضرت فرمایا فوراً پہلیاں سچ سنایا  
عالم و چہ خرابی ہووے ملک ہووے میرانی  
جتنے ولی انہاں تھیں جوئے لطف کرم دے اہوں  
چونہ باریاں اتانی کیتا تخت عرفان بٹھایا  
اوہ سلطان ولایت کیتا اوئے وقت اتھائیں  
نظر قہری جس پر کر دے اوہ مقہور ہو جاوے

ہر ہر قسموں جو دل آیا واہ و اتوب صفایاں  
نیز فلانے دو کس تائیں کیتا ولی الہی  
ہر اک یار اس مجلس اندر ایسا سخن سنایا  
دو تن چار اولیا بنانا مشکل نہ انہاں میں  
نزد بزرگان سہل بلا شک رحمت بدی ہوئی  
لطف عنایت جہرے ہووے رحمت رب فرماوے  
نہ ٹر دے اوہ تھکے ماندے پس غصہ فرمندیے  
کھاندے از میں پر گدے دو نویں من ہدائیں  
ولی ہوون جے بہتے سارے دنیا و چہ فرمایا  
ایسے کنوں بزرگان سابق ظاہر کراں نشانی  
دو ذولی انہاندے کولوں میں کرساں رگاہوں  
جس جس اوپر نظر کرم دی پائی ولی سنایا  
تخت عرفان اوپر بٹھلایا ذرہ توقف تائیں  
و چیز مانے سخت خواری ہووے کوئی پاوے

## مناقب

شاہ جی سی اک مرد الہی اُس پیغام گھلایا  
جو کوئی آوے پاس تساوے حاجت مند گناہیں  
ایسے بہتر نہ ایہ گلاں حضرت دوجی واری  
حضرت نوشتہ سنن سینہا پاس ادہ شخص بٹھایا  
دیوے اگے بیٹھے سمجھے پھر حضرت فرماوے  
دوجی جگہ نہ جاوے کوئی دیو یا لین والا

خادم اپنا خدمت اندر دے پیغام پنجایا  
نورانیے تھیں بخشو سنوں تالے ہووے عطا میں  
نظر انہاندے جو صلے اوپر لازم رکھو طاری  
پھر مسجد دے اندر حضرت دیو اچھا بلوایا  
لو کو ایسے دیوے چوں نہر اک شخص جلاوے  
ایسے چراغوں ہر کوئی تالے ہووے کم سو کھال

پس سب بندے دیوے روشن کر دیے اور حق انہوں  
 پھر فرمایا اس بندے نوں جو پیغام لیا یا  
 دیکھیں تو من طرف اس دیوروشن بیان میں  
 اسد انور رہا ہے بانی یا کچھ گھٹ ہو جاوے  
 ایسے انگ جو پاس اس کے آوے بندہ کافی  
 اک نظروں میں اسد دیو اس روشن فرمائیں  
 اس کے نیل کنوں جے ہر دم رکھے اوہ آگاہی  
 پھر جیکر اوہ خبر نہ رکھے تیلوں پوری پوری  
 اسے وقت ہووے گل دیو اسد تیلوں حالی  
 سنکے ایہ جواب اوہ اپنے گھری طرفے جاوے  
 شاہ صاجد آتھیں سنیاں گلاں گل اتھائیں

ایہ تمثیل دکھائی لوکاں انور نور سر اجوں  
 توں میں یار برادر سند جس پیغام گھلایا  
 بھی سب دیو پندے دشمن ستھیں موڑے اتھائیں  
 دیکھ ذرا من نال تدبیر شاہ صاحب و ماو  
 اپنے نور و چوں اوہ حصہ لیجاوے ہمراہی  
 اندر ذکر اور اذکاراں مصروف میں اسد تائیں  
 شام صبح پس حدن افر ہووے اس روشنائی  
 شام صبح نہ بہتری طرفے آوے اوہ ضروری  
 دل داشتہ غفلت پاروں کسے سیاہ پلائی  
 الفوں یے تک اہلی گلاں دا اظہار کرے  
 ایسیاں گلاں سنکے حضرت ہون چپ تدبیریں

## حکایت

خاطر ادب کدیں کر دا صد الدین اتھائیں  
 حضرت نوشہ اسے اور ایسی شفقت کرے  
 اک دن صد الدین گئے گھاہ حضرت اوتھے آئے  
 بھل گیا گھاہ ورمہ اسنوں یا سب خوشی بھلائی  
 یاراں حال احوال ڈٹھا جدا یہو گلاں کرے  
 یاراں شام صبح ورتا راہو رکھیا جاری  
 اندر خدمت حضرت نوشہ ہووے کسے نوں نہیں  
 یاراں تھیں جد حضرت نوشہ سنی حقیقت ساری  
 یا حضرت ایہ لایق نہیں چوں یاراں کوئی  
 جد تنار عطا ہووے گی تائیں صد و چائے  
 ماں جیکر اولاد اپنی نوں نائیب کر و کدائیں  
 اس رازوں جد حضرت نوشہ نے پائی آگاہی

بول برزا اندر اس جاگہ دن یارات کدائیں  
 چاہندے دیواں اوں نیابت فضل خدا کرے  
 موسیٰ دانگ تجلی آستے حضرت نوشہ پائے  
 جس چوبوں گھاہ گٹ آا اپنا ہنہ کٹائی  
 خدمت عرض کرے سارے جذب کمالوں ڈرے  
 قدم مبارک پیر محمد پھر ڈے نیکو کاری  
 یا جھوں پیر محمد طاقت عرضاں کسے کدائیں  
 پاس پلائے پھر بھنناں ادبوں عرض گزارے  
 دتی جاوے اوں نیابت جنگی گل نہ ہوئی  
 ایسے مطیع نہ ہوواں اسے جو دسے کم سارے  
 ایسے اطاعت کر ساں پوری اندر عمر سداں  
 نال تسم یاراں تائیں خوش ہووے گل سنائی

میں اپنی دستار پریاں بخشاں نہ ہر آنوں  
بلکہ اولاد اپنی نون یواں نالے ہو رہے  
اوہ نقصان کر یگا اپنا واہ واسٹھری ہونی  
دوہاں جہانانے غم و تون اوہ پادے چھٹکارا  
میں بھی نال انہانڈے ہوواں ایویں حکم ربانا  
تیرہ درم اوہ بندہ اپنے پچوں چلیپا گواہ  
ہونی عطایا بت حضرت کرے خوشی رہیں

نہیں نہ قلندر یار نہ مجذوب پچھا نون  
میں اپنی بادشاہی دولت دیوانے تائیں  
براکرے اولاد اپنی داجیکر بندہ کوئی  
پھر جو نال اولاد میری دے نیکے وزنارا  
جہڑی جگہ اولاد اسادھی جاوے یاد رکھانا  
جو اک درم اولاد میری نون گھاٹکتے پنچا و  
کر پو ویکھتے بہر پھرت وڈے تائیں

## مناقب

خدمت وچہ زیارت خاطر آن سلام سنایا  
اوپر پیراں ہشتانی اس نے نہ گھسانی  
غصے ہو یا حضرت نوشہ جلدی تاپس جائیں  
اوہ دروازہ فیض آہے جاکتے نہ بلیسی ہونی  
سلب احوال کمال ہو یا سربہ دور کرایا

اک دن صد و فامزیدوں حاضر خدمت آیا  
وچہ دروازے صاحب مصلی اوپر بیٹھا سائی  
اندر گیا جو پیر حضرت پر بندے پیر تدا میں  
کیون جو باہر قدم رکھائے استھیں نفع نہ کوئی  
انہاں گلاں تھیں صد و چارے حال تمام گویا

## مناقب

وچہ محراب طولانی سجدہ کرے نہ ضروری  
چھوٹا سجدہ کیوں نہ روئیں کر پو آگاہی  
تدوں اساد و ابیت اللہ تھیں سرچا ہو جاوے  
روشن راہ شریعت والا دے راہ نہ جائیں  
نہ دیوار کعبے تھیں باہر اچا کتیا جاوے

حضرت نوشہ حاجی پڑے جڈن نماز حضوی  
شخص اک عرض کرے یا حضرت سدی و چہ کمانی  
فرمایا جے سجدہ ساڈا ہو طولانی جاوے  
سنت نیک طریق محمد اوہوراہ اسائیں  
بہتر ایہو سجدہ ساڈا کعبے دے ول جاوے

## مناقب

حضرت نوشہ بیان اوہ گایاں چروانا چاے  
قطبان کے ابدلاں اندر تینوں شو و فختاری

اک چروانا گایاں چاے حضرت دی سرکے  
اک دن عرض کرے چروانا تینوں ہے شری

پڑھیا علم کسے نے کوئی زہد رب بنایا  
عابد بنیا کرے عبادت رب دی تا بعداری  
پر حضرت کل بیوں جیکر رب سوال کرے  
حضرت نوشتہ نے فرمایا تیری جگہ سائیں  
صبح ہوئی چرواہا مویا روح پرور کرے  
حضرت نوشتہ گھر چاہے خود تشریف لیائے  
گھر والے تد عرض گزاراں حضرت فوت ہوئی  
حضرت نوشتہ گئے قبر سپہ نال آواز بلایا  
گایاں ساڈیاں باہر ڈیکر شخصیتیرے تائیں  
پس حضرت فرمایا شخص صاحب حال کیائی  
منکر اتنے بیکر جس چہ قبر میری دے آئے  
پاس تیسے پگھلیا سانوں جس حقیقت ساری  
کون خدا کی دین تیرا بھی اپنا بنی بتائیں  
میں جاناں اک نوشتہ تائیں روحی خبر کوئی  
دروانے فردوس معنے میںوں گے گھلائے  
پس میں یا خدمت اندر حاضر ہاں اس جانی

کوئی عاشق معشوق ہو یا جو راز نیا زو کا یا  
خوف خدا تھیں متقی کوئی اندر دنیا ساری  
کیا کہاں جو خبر نہ کوئی شرم حضوروں آوے  
بھلکے دیاں جواب بلا شک خطرہ میںوں نہیں  
جان عزیز خدانوں سوچی نوشتہ خبراں پاوے  
کتھے ہے چرواہا ساڈا حضرت جا چھپائے  
قبر اندر دفنایا جا کے سچی گل سنائی  
جلد قبر تھیں باہر آویں پس اوہ باہر آیا  
قبر پھٹی اوہ باہر آیا پھر طرہ اقدم تدا میں  
اندر قبر کیا کچھ گذری راعی عرض سنائی  
کس لگے اے مرد فلانے سانوں رب گھلائے  
دنیا و جوں کی کچھ لیاؤں دس خدا کواری  
عرض کہتی میں نوشتہ با جھونان غیر ان نہیں  
سُنکے نام تیرا وہ جانے رحمت بدی ہوئی  
ایسے حال آواز پی جو نوشتہ سپاہ بلائے  
خوش ہو یا جد ہوئی زیارت تائیں امیں فدائی

## مناقب

ہو راک شخص حکایت کرد اپا کیزہ گفتاروں  
اک دن نوشتہ کشتی بیٹھا وچہ دریا سواری  
عاجز ہوئے بلال و چارے طاقت ضبط نہ کوئی  
غرق ہوئی اوہ بیری حضرت باہر سلامت  
رات دنے یہ کوشش آہی پاؤں آگاہی  
بندگی احق کرن ادائی مانہا نو انگ پیارے  
پر حضرت نول غلامت شاہ تھیں نہ محتاجی آہی

نوشتہ سیر گیا کشمیر نے خوش ہون اس کاوں  
ہڑ آیا طغیانی بھاری باد مخالف جاری  
وچہ گرداب پی اوہ کشتی واہواستخری ہوئی  
بجدہ شکر حضور خداوے نوشتہ تد فرمائے  
ولیاں دے احوالوں واقف ہون مرد الہی  
ساری عمر میں چہ خدمت ہوون پون بار  
اپنا آپ چھپاؤں ہر دم اندر جگہ سنائی



بڑا فقیر اوہ جس نے حق و چہ کہیا نبی الہی  
حضرت نوشہ ایسے خاطر باہر بہت نہ آئے  
بعد فات اسانوں ملنے شخص اک دوروں او  
یاد نہ آیا جد دفنایا حضرت نوشہ تائیں  
قبلہ رو قبرے اندر لاون زور سبحائیں  
ایہ کی ہو یا نوشہ او پر ایڈ فتاری ہوئی  
نوشہ دی آکرے زیارت فضل خدا فرمایا  
تندیں گروہ مریاں والا گرد طواف کر لے  
دن تے رات لکھاں نہ مکے نیک حشر چھکارا  
گرد جہان مشوری پائی جیوں چند روشن آیا  
قدسی فیض تارنج وصالوں عاشق صادق ہوئے  
بخش شراب جو حق آگاہی ہوئے کم سو کھالا  
شادی عیش مسرت وافر ہر دم و دہدی جاوے  
شاہ رحیم الداد آہایت شاہ سلیمان پیارا

اندر رہن باہر آون کوشش سی اخفائی  
بڑا فقیر جو حاجت ویلے پاس امیراں جاوے  
دو تن روز رحلت تھیں پہلے پیاراتوں فرادے  
کفن اتار زیارت کرسی رو کو اس نوں ناپیں  
ہر چند کوشش کر دے لو کیس حضرت ہون ہیں  
عم اندوہ سیا و چہ یاراں پیش نہ جاوے کوئی  
گھر طمی پچھوں اک بندہ دوروں قبراں آدیا  
نوشہ دامنہ اس تھیں پچھوں قبلہ رو ہو جاوے  
جے میں گل مناقب لکھاں دفتر ہون ہزاراں  
روضہ پاک سہنپال اندر حجتہ حضرت دفنایا  
حضرت نوشہ دس سو چونسٹھ ہجری اندر ہوئے  
اے ساقی دے جام محبت حضرت نوشہ والا  
لے رہائی آتش غم تھیں عیش نشاط و دلاوے  
ذکر مناقب حال مداح صوفی صافی ہسارا

## مناقب شاہ رحیم الداد پسر گ حضرت شاہ سلیمان صلوات اللہ علیہما

### غزل

نہ جایا فزند یگانہ واہ و اعزت ہوئی  
مرجع شوق مال غرب شاہ جنگل نالے پانی  
او ادنیٰ دا جامہ پہنیا راز رکھایا ہو یا  
اندر بستر کہیں توں گویا چسکیا نور الہی

مثل رحیم الداد ہسادر مادر گیتی کوئی  
شاہ عرفان ولایت نالے چند برج فیضانی  
خجائے فیضان الالبوں جام چڑھایا ہو یا  
جان الستی خجائے تھیں مستی اس نے پائی

صدق و فادے راہوں اشرف سر مرہ چشم بناوے  
خاک مبارک پیراں والی چشمال نور و دلاوے

## مناقب

شاہ سلیمان رخصت ویلے حضرت نوشتہ تائیں  
 ذکر نہا ندا واجب ہو یا میں تحریر کرائیں  
 شاہ رحیم الداد پیار الیسی وضع رکھاوے  
 بن لقمہ احتیاط نہ کھانڈے کھانا دو جا کوئی  
 یاد خدا وچہ مصروفیت استغراق رکھاوے  
 اک لنگی سر بڈھی حضرت دوجی کمر بنھائی  
 رستم تکلف دور کر اوں اکدن سیر کرانڈے  
 جڈں گئے دیوان خانے تہ دیکھن پلنگ وچھائے  
 حضرت چھین کون کوئی کس بستر ایڈ وچھائے  
 صاحبزادے دی خاطر حضرت ایہ سب جمع کرایا  
 پھیر مبارک سر اپنے نوں ایہ ارشاد کرایا  
 اثر فقر نہ نظریں آوے تاج نفس امارے  
 ورنہ اک جامہ ہے کافی وچہ ساری زندگانی +

کرن سپرد وڈیرا پتر نام رحیم بتائیں  
 نوشتہ نال کیتی اس بیعت دیر کرندے ناپیں  
 دین شریعت او پرت ایم نگرانی فرمائے  
 شرح شریعتوں باہر نہ رکھن قدم مبارک سوئی  
 غیراں پر فوقیت کھڑے غفلت تفریباوے  
 چٹی سرتار مبارک کپڑا ہور نہ کائی  
 وچہ سلکوٹ گئے سن حضرت قدم رنجہ فرمائے  
 بستر نرم وچھے چار پایاں تکے بہت رکھائے  
 بھی کس خاطر ایہ چار پایاں نالے پلنگ وچھائے  
 انہاں باجھوں اسدے لایق دو جانظر نہ آیا  
 خود نوں کہن فقیر ایہ سارے مزہ عمل دا آیا  
 وچہ لذت مشغول ہوئے سب ڈھے اوگنہارے  
 اندر جس کرے گزارہ صاحب فقر ربانی

## منقول

ہور حکایت انہاں کولوں ہے منقول اتھائیں  
 نگہبانی خالیزہ دی اوہ کردا اک دھاڑے  
 پس اوہ لڑکار وندا ہو یا پاس ولی دے آیا  
 حضرت کیہا غم نہ کرنا سنوں ملن سزائیں  
 لڑے رات سپاہی پھر دا اندر شہر گرائیں  
 اللہ نام کرو کم میرا گن کے میرے تائیں  
 رات تمام اندر ہر جاگہ ہر جا جتیاں کھاوے  
 صبح وچہ خدمت آبا عرض خصوگذاری

صاحب دیاں چوں سی اک صاحب شرف دہائیں  
 اک سپاہی ظلم کریندا اس اوپر اک وارے  
 ظلم سپاہی حضرت لگے لڑکے آن سنایا  
 اوہ سختی دا بدلہ پائے رنج کر وہن ناپیں  
 لوکاں لگے منتاں کردا اکھے ایہ انہائیں  
 مارو جتیاں سر پر میرے ہوں ختم سزائیں  
 گذری رات اتے روشنائی دن والی جداوے  
 چھے پیر غدر فرماوے چوں اس سات گذاری

<p>سن کیفیت اسدی حضرت رحمہ علی فرماون لکھاں ناگریں کل کرامت دفتر ہون طوع لانی وچہ بہلوال شریف تہا ندامر قد ہے بنوایا اے ساقی میں درد محبت الامام پلا میں نفس شریں ملے ہائی اے ساقی میں تائیں</p>	<p>کرن معاف سپاہی تائیں چھاتی نال لگاون ہوئے دراز کتاب دیکھن بس کراں ہر آنی پہلو پاس سیماں شاہ دے مینہ رحمت برسیا تاوچہ منزل عشق کراں میں خاص مقام اتھائیں اوپر قدماں پیر پڑھایا آفے خاص سائیں</p>
<p>تاج محمود چھیرا بیبا شاہ سلیمان والا</p>	<p>عالی شان شاہ اسد خوشی تہا تعالیٰ</p>

## غزل

<p>تاج فقر فرزند سلیمان تاج محمود پیارا وچہ میدان عرفان حقیقت شاہ سوار سہارا اندر باغ قرب مولدے میوہ شجر صفائی خوف نے غم نہ کچھ اسنوں اندر قلعے فقہ کے ہو گیا منظور نظر وچہ عارف کے درباے چشمے نظر عنایت پیروں جو پاوے سیر آبی آپ تماشا بین اتے خود آپ تماشا لایا اوپر فقر فخر خود جانے اشرف عبد ربانی</p>	<p>کار فقر وچہ استغراقی حال اس نوں یارا بانی فقر سلوک کرم اسدا شان اچارا اوپر شاخ فقر دے لگا ٹرہ وحدت سائی جو محفوظ گیا ہو عارف انگوں تاج گھر دے جس نوں داغ فقر داسینے اسدے بخت نیارے نہر فقر تھیں سیری حال جیوں آبی مرغابی جسے دیکھیا پار فقر دا خود نوں اوس بنا یا آپ نبی نے فخر کیا تاجو فقر ارار رحمانی</p>
--	---

## حکایت

<p>حضرت تاج محمود ہوراں تے مشعل بال عرفانی وچہ دیکھے شوق رہن ہر ویلے شام صبا میں صفت رنگ برنگی صانع اصلی راہ دکھایا عین تصور نال ولی نے کامیابی ایہ پائی ظاہر صورت پرستی ولوں جد نہ ہرگز آئے بن معشوقاں پاس انہاں دے جاوے ہو رنہ کوئی</p>	<p>شعلہ وچہ وجود لگایا حق دی شمع نورانی سیر تماشا ذوق انہاں توں دل دے وچہ سدائیں غیر خدا نوں اک لگائی اپنا آپ بچ پایا صورت ولوں طرف مصوراؤن ولی الہی پر صورت تھیں اہ خدا وچہ قدم مبارک پائے پسے شاید حاجت مند ان کوئی حاجت ہوئی</p>
---	---

جسے معشوق زبانوں کوئی کرے عرض حضوری  
جو کچھ باہر زبانوں کرے سب منظور کراندا

پس لوکان دی چپت پوری مہجاندی مشکوری  
لطف عنایت شامل آباہر دم رب جہاندا

## حکایت

سنو حقیقت میرے کولوں شرف عرض گزارے  
تنہا بیٹھے ہوئے حضرت جو عرفان سخن دے  
دوروں انکے ات جو آئی اوسے پنڈ دراہوں  
جسم ڈولی باپوں گذری حضرت نے فرمایا  
لاڑ اس کے غصے ہو یا گالیاں سخت سناو  
وچہ مراقب بیٹھے حضرت ڈولی دل تکایا  
گٹھا خاک سراں پر پانڈے دیکھن سجے کھجے  
کپڑے بدن اتے سب یوزن تھیں جدا کرے  
سرے والے پٹے اوہ وہی مجنوں ارہو جاوے  
اسدے خاوند نے جد گٹھا پاوے سخت حیرانی  
نال نیاز خلوص ڈلی اوہ خدمت اندر آیا  
میں بھلا بھل گیا اتھائیں خبر کوئی میں نہیں  
غفور و تقویٰ ساڈی چارہ ہو رہہ کوئی  
خبر اگر میں ہندی اسدی پیش حضور لیا ندا  
زن فرزند اسیں خود تیرے دولت مال تمامی  
فرمایا اوہ دولے والی حاضر کرو اتھائیں  
پس ن مرد تمامی رلکے حضرت اگے آئے  
نال لطف شہانے اس دے منہ پر پایا پانی  
سب یور سب مال جو آہا اندر داج لیا دے  
اک چیرا برہان پوری سب مالوں حضرت پھر دے  
پس سب خصت ہو کے او تھوں جانے وطن مکانے

موضع پانڈو کے سچہ اکدن گٹھا حال سارے  
شور خلل تھیں خبر نہ کوئی لیندے مزے قن دے  
ڈولی اندر جو شمال اک دہی دیکھ نگاہوں  
پردہ جلد اٹھاوا اسدا مزہ اسانوں آیا  
نہ کھڑے نہ چکے پردہ پر کچھ نظر نہ اوے  
جلد عروس ڈگی برہرتی شور برات اٹھایا  
زندگی دی امید اتھانوں ہرگز مول نہ لیجھے  
بھی لیراں پشو از کرے سب ش جو اس گواوے  
اندر خاک پی تڑپیندی سجھے تمام گواوے  
کی ہو یا میں قسمت ہاری جاندی ہی جوانی  
بعد سلام قدم چم کہندا لازم رحم کرایا  
بے خبری چہ ہوئی بے ادبی تو بہ کراں اتھائیں  
ایہو ہتے ندیر چنگی یا حضرت واہ واہ ہوئی  
آپ عروس پری رو تائیں حاضر قاص کراندا  
نظر غضب کر نرم ذرہ یا حضرت میری خامی  
تا ایہ مرض گواون ساری رنہ حاجت نابیں  
پیراں او پر ڈگدے آکے رور د حال گوائے  
گیا جنون تمام ولیکن پھر دی ہوش سوانی  
اک اک کر کے خدمت اندر وانگ نیاز لگائے  
باقی ہر اک چیز اتھانوں پس حضرت کرے  
خوش ہو کے اوہ وہی کھڑے پاسوں نشا زبانی

## حکایت

حضرت کیلیا نوالے اندر چاچو دہری سانی  
 اندر پنڈاساڈے آئے تھکے وچہ فقیراں  
 عرض کر نیے حضرت اگے بارش ہندی ناہیں  
 شاہ سلیمان تھیں تھے کٹری جھری ہوتے ہیں  
 ہوگ قبول دعا ساڈی رحم کرم فرماؤ  
 سنے ساری حال خواری رحم ولی نون آیا  
 تھے وانگوں اوہ تپدی آہی قدم نہ دہر جاو  
 پس غیبوں اک بدل آیا بارش شروع ہو جاو  
 نوک اکٹھے ہو کے آئے عرض حضور کرانے  
 تخم گئی اس تیلے بارش سوہاے پیر و اہی  
 شاہ کیاہن دسو لو کو کافی ہے یا ناہیں  
 پس حضرت اک غلام اپنا جسنوں ایہ فرمایا  
 کیوں پانی بنا کیتا ہے توں مڑ پانی برسیا  
 پس بارش پھر ہوئی وافر بہ حساب نہ آئے  
 تھے خواری اتفاق اجیہا ہو یا وچہ زندگانی  
 جو کچھ باہر زباناں اندر بے منظور کراندا

کرے بیان جو اکٹن حضرت نظر عنایت پانی  
 چو دہری تھے شرکار برادر بیٹھے ذمی تدبیراں  
 خشک میں زراعت کی کھیتی مٹری سمجھائیں  
 نورسیناں سوج وچوں کر یونیک غائیں  
 لوک حیران حیران ہوئے سب اوپر منہ اٹھاؤ  
 تھکے وچوں باہر آئے دھپے ڈیرا لیا  
 پر حضرت دو پہر برابر خوب نشست لگاؤ  
 اچی تیویں بگا برابر رحم خدا فرماوے  
 اپنے نال مودب ہو کے تھکے وچہ لیانے  
 کرن جمع پیر لوک تمامی ہوئی حج لو کافی  
 عرش کر نیے کہ سبے کافی ابر پڑو و زبیں  
 نال غتاب ابروں چاہے ساڈا حکم سنایا  
 پس اوہ فکر کرے منہ او پر نہی ابر سائیں  
 کئی کئی سوتے خوش ہو کیں بارش ہند ہوتے  
 خرقی عادت خواہ کئے کرستے پون لئی پانی  
 لطف لئی تھیں لو کاندرا کم پلے رت فرماندا

## حکایت

گوندل قوم وچوں اک بندہ غازی نام رکھوے  
 لطف کرم سی آئے اتنا شاہ صاحب ہر تائیں  
 تاج محمود طریقہ آج پھر اول شب تائیں  
 گو اندر تشریف لیا وین تا آرام کرا وین  
 گھونپا کے اپنے گھرنوں پھر پورہ ہندی ہوتے

خادم شاہ سلیمان سا بہت بازار کھارے  
 فرزند نامی وچوں ان کرے لطف فرمائیں  
 عشاء نماز گزاراں حضرت بعد فرماں سر لائیں  
 ملا غازی گھرتیکر تیر نالی دے آون  
 ایہو پلے طریقہ پھر پورہ ہندی ہوتے

اک شب قدم رکھن دروازے لوکان تھنیں کھجیوایا  
 شاہ سلیمان اوہ دوست صاحبِ حرب فرمائیں  
 سدا جان کبولان الامسکن اوہ رکھاے  
 تن فرنگ آہ راہ اُسد حضرت پل چہ جاوے  
 غازی ابو الفتح آما جس باطن خوب صفائی  
 اٹھ شتابی خوابوں غازی عورت نون فرماوے  
 جد حضرت گھر اُسے دہریا قدم مبارک تائیں  
 بعد عبادت خیر بیماری حضرت قدم اٹھاوے  
 جیوں آلا دستور پرانا ملا غازی آیا  
 عورت کندی دت آہی مدہ قدیموں جاری  
 پس آویں توں گھر چہ اپنے کمی بیشی کوئی  
 غازی کیا جو خواب اندر میں ٹھا حال ایہائی  
 میں پتیا اوہ دودھ عطائی اندر خواب تداہیں  
 یا حضرت کی حال میرا میں یہ حرکت فرمائی  
 حضرت کیا نہ کر غم توں سر و ستارہ رکھائیں  
 جاج تہ تہ غازیوں الاتینوں ہے بخشایا  
 جس میدان اندر توں جاوین خاطر کسے لڑائی  
 شاہ رحیم الداد بلا شک شفقت بہت رکھاوے

سی بیمار اوہ ملا غازی حال نہ کسے ستایا  
 اوہ دیوان سلیمان شاہ دا پچھاں حال تداہیں  
 وچہ بزرگی اسدا تانی دو جانظر نہ آوے  
 موضع دے نزدیک جدوں اوہ لی خداد آوے  
 حضرت آیا پند اساوے کسدا پایا آگاہی  
 جلدی ہو بیدار جو حضرت پند اساوے آوے  
 غم اندوہ گیا سب گھر دانالے کل بلائیں  
 اپنے وطن مبارک اندر پس تشریف لیاوے  
 پھر اٹھے گھر واپس ہو یا شان اجیہا پایا  
 چھلیاں سمت اُتیراں جدا کتھی ہووے ساری  
 ایسراج اگے کچھ آئے وجہ بہی کی ہوئی  
 اک پیالہ دودھ دایینوں بخشیا پیر ایہائی  
 خوابوں اٹھ گیا وچہ خدمت کر فریادورائیں  
 عاصاتے دستار میں پر غازی اتھ سٹائی  
 عاصا پکڑ بنایا غازی بیشک تیر تیاہیں  
 راہ فتح دے بیشک تیرا پورا قدم رکھایا  
 فتح نصیب ہووے گی تیرے دنگار الہی  
 اوپر حال بڑا در غازی افرح کماوے

## مناف

اک دن اتفاق سنجو سو دا بے پرواہی  
 تاج محمود واپت شاہ دا اوپر حال لکھایا  
 جھکڑ اک تہ میں آا چوب کریرا کھاوے  
 ناوہ مارے شاہ صاحب نون جوسی مرشد جابا  
 لے غازی نہ لایق تیرے یہ حرکت فرمانا

بعد حال سلیمان شاہ دے جھکڑ اک پیائی  
 نال انہاندے ملا غازی جھکڑ الیہ فرمایا  
 ملا غازی تال دلیری جھری گھنگھ رکھاوے  
 تاج محمود جس ایہ ڈکھانرم ہو کے فرمایا  
 دعوی ہے فرزندى والا واہ والیہ پیرانا

معنوی توں فرزند آہیں پس صلیبی تخت جگر دا  
 حامی تیرا بھائی میرا رحیم الداد اتھا میں  
 جاہن شاہ شاہاں دے اکے کرفر یاد درائیں  
 اتھا قادن چہ پھیا غازی کھیتی و دہن جاوے  
 ہتھ غازی دے توڑے اُسے غیرت بنوں آئی  
 تاج محمود بزرگ ہمسایہ سُنکے حالت آیا  
 اے غازی س شاہ سلیمان تینوں پت بنایا  
 عرض کنتی یا حضرت تینوں کامل ہے سرداری  
 دوجی داراجہی غلطی ہرگز کرساں ناہیں  
 شاہ کیا اے غازی تینوں تیرا ہر مرض ستاؤ  
 چوب کریر جو سی پر خاروں مینوں تیرھ لگائی  
 آخر ہو یا جو فرمایا آہ شاہ جسانی

توڑاں ہتھ تیرے اے غازی حکم خدا اکبر دا  
 خود حاضر فریاد تیری نوں ایسے آوے تاہیں  
 ایسے توڑ دیاں ہتھ تیرے مثل اسائیں  
 حکم خدا تھیں شیراک آیا غازی ہتھ کراوے  
 چار بانی پر پایا سنوں لے آون گھر بھائی  
 کرے عبادت غازی سندی بھی ہوں فرمایا  
 یا میں سدا پت حقیقی مزہ سخن دا آیا  
 توں فرزند لیکن بیٹوں دعویٰ خد منگاری  
 دو تین داراجہاں گلاں ہو یاں جان اتھا میں  
 درد اتے تکلیفاں اندر موت سینہا آوے  
 اس اک خاطر قصاص ہو سی تینوں موت جوانی  
 غم اندوہ قبر و چہ کھر یا غازی مرد در بانی

## حکایت

اک دن تاج محمود ہوڑیں جو کار کے نوں جانے  
 وچوں پشت جلال بخاری شاہ رحمان نیلاہون  
 کھو کھراں پاسوں شاہ صاحب گذر جڈن جھاوے  
 نہ ملے اوہ ٹالیاں ہو یاں ہر چند ور لگایا  
 کھو کھو اک میرا سی آہا حضرت امیرا ہی  
 جڈن میرا سی روڑے پتھر دہرون بہت  
 شاہ رحمان جد سنیا حالاً ظمن بانوں کردا  
 اس ویلے اس امون جاویں لائق تیرے نامیں  
 رات پئی راہ بند ہو جاوے کیوں توں قدم اٹھایا  
 کیوں چہ راہ ایہ کتے سکھے گذرن دیند ناہیں  
 ادب سیادت کرنا واجب پس میں ادب کرایا

کھو کھو شاہ رحمان دے پاسوں حضرت گذر کراند  
 شاہ رحمان ہی عادت ایہی کتے بہت کھاوون  
 کتیاں شور اٹھایا وافر رستہ بند ہو جاوے  
 کتیاں شب نوں راہ بند کتیاں زوراجہاں پایا  
 حضرت کیا جلدی جلدی راہناں شے کائی  
 لگے خوب نشانہ کتے فوراً بند کراوے  
 موچی زادے ایہی کتیاں حکم کیا ایہ گھر دا  
 ناتق تیرے کتے مارے دیوں سخت ایذا بھر  
 سخن ادے سُنکے شاہ نے اکوں ایہ فرمایا  
 بند کریں خود کتیاں نوں جو لوکاں کس تاہیں  
 پرتوں کتیاں دیوں اکوں کس جایز فرمایا

اٹھویں روز ملاحظہ کرنا موت انسانوں آئے  
حکم خدا تمہیں حسب اوجہ جد ہو یا اٹھو اور  
حضرت تاج محمد ہو راندی ہوئی قبول عالی  
پرہیز جنازہ کفن و دفن چہ شامل ہوں تباہیں  
عشق الست لبالب بھریا جام اساقی سارا  
ہوواں مست شراب الستوں کھان یاد الہی

شاہ رحمان بھی آگوں ایہو وعدہ تدفرا سے  
شاہ رحمان نون موت سنیہا ہوئے فوت سہارا  
پھر جد پس اسے راہوں آیا ولی الہی  
شاہ رحمان گستاخی کر کے فیض اٹھایا تباہیں  
دو گھٹ بجش پیالے چوں و ہر دے غم بھارا  
با جھوں حق چھڑاں ہر شے نون صلی عرض سہائی

حضرت نوشہ افروز بیک نور ارگرمی

عشق حقانی و دریاں پیراں نور ارگرمی

## غزل رمناقب

وحدت و دریاوں واقف بر خوردار حقانی  
جام الستوں مست اکھیں بریلے بر خورداری  
ساقی ازل کھان چستی اتنی آہی پائی  
جان کلام ابدی تمہیں جھڑے موتی معنی نوالے  
استغراقی بجر اندر سی اسس غوا صی پائی  
اسدے آب کرم تمہیں تازہ نگلشن علم ادب و  
نال خلوص چھے دروازہ جو درگاہ ولایت

سینہ صاف آئینہ دل و نور انوار بچھپانی  
ہر اک نظر انہاندی مستی خانے دی خساری  
قیم نگاہوں اسدیوں عالم سی لبر نیہ ہر گاہی  
دچہ طومار عرفان اہلے سیمان نام ہر حالے  
خودی کنوں بخود ہوتی تمہیں کتی اس سانی  
اسدے قہرں ملک گناہاں ہر سربا نال غضبہ  
بر خورداروں بر خورداری پاؤں شان شہادت

## حکایت

شاہ سلیمان اک دن کیا حاجی نوشہ تائیں  
بر خوردار بھی او ہو پایا جو کچھ نوشہ پایا  
خوش ہو یا جو پتر میرا عالی شان ہو جاوے  
پر ڈھٹھا مدہوش پتر نون مست الست الالہوں  
نوشہ حاجی مرشد کے پس ایہ عرض گزارے  
مست اگر یہ یہاں داکم خدمت کون کرے

نیتوں گھٹ نہ سنوں تبا جو فرزند تسانیں  
سن کے نوشہ اللہ دی درگاہ وچہ شکر کرایا  
اسنوں بھی عرفان خزانہ رب نصیب کرے  
نشہ سکار اپنیا ہو دل سے راہ صفاؤں  
ایہو پت و ڈیرا حضرت پرانیہ شکل بھاری  
مہانا ندی گھر آون جو نوشہ عرض کرے



شاہ سلیمان سنکے ہن نہ پرواہ رکھائیں  
مطلق مست ہے یہ دایم بر خود ارسیانہ  
پہچے تیری مرضی نہیں ہوسے با آگاہی  
تا خلقت نول اہ دکھائے آخر دم تائیں  
حکم بنا کوئی گل نہ کر دآا مرد ربانی  
بحر شہواندر سن نوشتہ طالب اہ صفاؤں  
حکم ہووئے تابیٹھے فوراً ورنہ جان کھلوی  
بھی کوشش کر مسجد اک بنائی انہاں ضروری  
شخص کوئی ہمارا نہ اسدا اندر دنیا ساری  
پی ہم اک کابل طرفے تائیں شاہ گرامی  
بحر چناب او پرتا میری فوج تمام لنگاشے  
فرمایا جے پت میریوں ہندا حکم اسجانی  
منہ اسدے چہ حکم قضا دا اللہ پاک رکھاندا  
لطف خدا تھیں او نویں قدر جیویں درباروں

پت چھیرا ہاشم میرا نایق خدمت تائیں  
دل چہ میرے آہا ایہو سنوں مست یکھانا  
تا معلوم کرے یہ دنیا مطلق مست ایہائی  
راہ سلوک آگاہی الا دیواں اسدے تائیں  
نوش اعتقاد ادب تھیں یہ گل ہوئی عادت ثانی  
امر بنان نہ ہندے کدہرے نہ اٹھدے ان جاؤں  
صحر کردی حالت طاری تھی شکل نہ کوئی  
بھی ہر کار تھوے وچہ گھرے اسے کولہوئی  
اندر کار انہاں دی بیشک کامل سی مختاری  
اوس زمانے شاہ جہاں بھی تری شاہ سلامی  
شاہ جہاں نے حکم دتا جو پل اک بدہ جاوے  
جد حضرت فرمان شہانہ پل داسنیا سانی  
اکور ورنہ راوہ پل نول پس تعمیر کراندا  
جو کچھ سخن بانوں باہر ہوسے بر خود داؤں

## منافق

حکم جیویں فرمایا حاجی قدرت ویکھ لہی  
بیل اک روز بلاناغہ نساں دینا سادے تائیں  
عورت اک بدخلق آہی جس سخت جواب سنایا  
جاہود ورنہ بیل کوئی اٹھ کوندی ہی مائی  
نوشتہ کیا ہوسے او اوجو کیا اس مائی  
بے حس نے بے حرکت ہو یاں زندہ مول رہیاں  
دوڑاٹھ گئے وچہ خدمت راہ استھری ہوئی  
پانی پاؤ حکم خدا تھیں زندہ ہون تائیں  
پراک بیل گیا مر تھے کل زندہ ہو جاوے

اک دن بر خود دار گیا ٹرگاواں پچھے سانی  
گھراک جٹ گیا فرمایا گھر والے دے تائیں  
ہوگ احسان زیادہ میں پر شاہ صاحب فرمایا  
کیا تو بیل پاک کرینگا مرضی تہہ کیانی  
بر خود دار گیا گھراپنے نوشتہ گل سنائی  
اوسے وقت تمام اوہ گایاں میں او پچھڑ پیاں  
خاوند عورت نے جدٹھا زندہ رہی نہ کوئی  
حضرت عفو قصور کیتا فرمایا حکم انہاں  
انہاں حکم مطابق کیتا زندہ بیل ہو جاوے

## مناقب

ایسے طرح اک دو جے گھر وچہ پر خوردار گھلا یا  
بر خوردار گئے جا چھین یو اسان اک واری  
کھوہ شکستہ ہووے ساڈا منگیا دیوان نہیں  
پس فرزند گیا گھر جا کے حال تمام سناوے  
آپ کیا جٹ ہوگ شکستہ پس توڑے رب سائیں  
دو جا چاہ نواں اس جٹ نے پاس تعمیر کرایا

کھینتی خاطر کھوہی واری طلب کرو فرمایا  
کھیتی تائیں پانی دیواں جٹ کے بدکاری  
جڈن شکستہ ہووے پس اوہ کرے ویران سائیں  
نوشتہ کیا جو جٹ کیا رب اوہو فرماوے  
وقت صبح جٹ کھوہ جیکھے سپایا اتھائیں  
لیکن حکم خدا تھیں اوہ بھی ٹھیک ہرگز آیا

## مناقب

اک دن بھر کے ترکش تیراں ہتہ کمان اٹھائی  
رخصت منگن دیو اجازت میں متے کے جائیں  
نوشتہ کند کھول دیویں ایتلواری میا نوں  
وڈی تیغ زبان فقیراں نوشتہ نے فرمایا

کمر اوپر تلوار انہاں نے تیز کٹار بنھائی  
اوتھے سن سسرال انہاں کے کندا پ تندیں  
ہے تلوار زبان فقیراں تا حکم زبانوں  
غرض اندر سسرال گیا خوش کر کے لوکاں آیا

## مناقب

اک دن گھر وچہ بیٹھے آہے غم اندوہ نہ کوئی  
خوش الحانیوں گیت اوہ لڑکی خوشی اندر اگاؤ  
پاس گئے چپ ہوئی لڑکی شاہ صاحب فرماوے  
لڑکی کندی نہ میں چوں قوم میراٹی جانی  
پس حضرت ہو غصے واپس اپنے گھروں جاوے  
ہر چند کرن والی اُسدی ایپر صحت نہ ہوئی  
ہو لاچار خدمت حضرت لڑکی اوہو کھڑے  
حضرت کیا اوہو گانا سانوں جلد سناوے  
اس لڑکی جدا ہو نغمہ خوش بجان سنایا

اک دن خیر اک جٹ دی سوہنی اوہ اس خوب روئی  
سن آواز آہے گھر حضرت نال مستر جاوے  
گیت سنا فلانا سانوں خوش آواز رکھاوے  
خوش الحانیوں نغمہ سنجی تائیں کراں بچھانی  
درد ہوئی اس لڑکی تائیں پس بیماری پاوے  
ماں پیوستے حاضر مندے عذر کرے ہر کوئی  
عجز کنال بازاری بھاری نریا زوں ہرے  
صحت ہووے پس گیت سنا کے اپس گھروں جاوے  
ورد گیا بیماری جاندی مزہ سخن دا آیا

## مناقب

رشتے داری مدد قدیموں چہ متے کے سائی نال انہاندے مفتی آہے پنچکے اس جانی رات پئی راہ اندر خجلی دے گھر ڈیر لایا نال دیاں ہمراہیاں جدیہ دیکھی چال نہالی خدمت روٹی پانی دی ایہ نہ کر سکے وای پس خجلی برباد ہوئی خود کرے حکایت جاری پس فوراً سہرا ل تمام ہر تہی او پر آئے غرض مزار مبارک اندر ساہنپال اس سائی	شادی ہی تقرب او پر اوہ جانے ولی الہی خجلی سی اک خادم نوشتہ پاس متیکے بھائی پراس خدمت تھیں منہ موڑیا ہرگز پاس آیا ٹھننے دیوں خادم چنگا کنوں موت خالی پس اس طعنیوں حضرت تائیں غیرت افزائی سنی آواز جو پینچی سرد کترے ال اکواری نقد آہے چہ جیب روپے اوہ بھی کتے گوائے پاس پدرو جو نوشتہ حاجی عزت دون سوالی
--	--

منابع حضرت ہاشم ذکر مبارک آیا وچہ مناقب	دل دریا سخی جیوں حاکم بلکہ دن سوایا
--	-------------------------------------

## غزل

حضرت ہاشم نوشتہ جایا دل دریا بتادون لوکیں طلب کیے سہ صفحانی لے بھائی چرم سہیل او پر فوقیت جوڑا شاہ رکھاوے خاک قدم دی ہویا جہڑا خوش آسدی زندگانی دنیا دے سچپنوں ڈنگیا زہر اندر اس دہایا	ایہ عالم اس سے بدبا با عزت فرماون پر ہاشم دی خاک پیرندی استھیں وہ ایہانی تار رو جان چہ حال ایہے جو سعید ملک ہو جاوے جس کیتی سرتابی اس تھیں اوہ مرد و کچھانی یا خدا تریاق ابد ایہے جیوں شرف فرمایا
--	---

## مناقب

ابر کرم تھے جو دنیا اوہ منبع رحمت جانی جو دکر م تھیں شہرت اس دریا دل دی دپائی علم سچا بجی علم عمل تے صفت عطا ربانی باطن لوں ہر دم حاضر اللہ دے درباے	ابر کرم تھیں تازہ کیتا چمن آسنے زندگانی حاکم اسدے ابر کرم تھیں نہا ص نہایت پائی زہد توکل اسدے پاروں فخر کریندا جانی ظاہر وچہ شریعت او پر قائم دایم بھائے
---	---

اوج کمال اوپر پرواز اس جس شہباز روانی  
 اپنا آپ ہمیش چھپا سے ظاہر نہ فرما سے  
 عبداللہ اک خادم آغا کرے بیان اتھا میں  
 خواب اندر آرام کر نیے حضرت ہاشم پیارے  
 بدن مبارک گرم ہو یا جو ہنہ نہ الیا جا سے  
 رحم دینے نونال اشارے میں یہ گل سمجھائی  
 نہ جانناں کی باعث اسدا کیوں پایا بدلا سے  
 آپ سبب معلوم ہو ویکجا عبداللہ دے تائیں  
 بعد کھڑی اک گوڈری الا اس جاگہ اجا سے  
 کتھوں قسمت لیکے اورے کتھ لیکے جا سے  
 پچھوں اس فقیر کنوں پھر شاہ صاحب فرماو  
 میں پچھیا اس گدڑی والے مینوں ایہ فرمایا  
 اپنا رخ فرمایا اس نے اندر خواب فقیری  
 نام میرے پو میرے دانے آپ سنایا  
 شوق محبت دے کر تانے اس نے مینوں پایا  
 حال خوار ہو یا میں اتنا بچ غم وودہا جا سے  
 نام مبارک گل لیاں اوپر لیاں کر جاری  
 نام مبارک حضرت ہاشم جدوں زباں پر آیا  
 ایہو نام جو ہوش میری نون چکت بچوں والا  
 میں کہیا جے سنوں دیکھیں اکھیاں نال اتھائیں  
 اوس کہیا جو شخص اتھائیں مینوں نال لیا یا  
 میں کہیا کی رنگ سے اسدا صورت دس کیا فی  
 ریش مبارک ہتی وڈی ہرگز ہرگز تائیں  
 کشف اندر حال اہد معلوم ہو یا میں تائیں  
 تدریں اشارہ انگل تھیں کر میں سنوں بتلایا

جاہ جلال اہدی خود لوٹدی اوہ سزا پچھانی  
 اثر زبیاں مسحاوا نگوں خوش گفتار رکھاو  
 چک ساوہ چیز بد زخت اک حضرت بہن کدائیں  
 میں تے رحمت مٹھیاں بھر دوں اوس دھاڑے  
 بے جینی تے بے قراری پاسیاں نال بدلاوے  
 حضرت دی اوج حالت بدلی سمجھ نہ سانوں کائی  
 اثر صفائی تھیں ایہ حضرت اوسے وقت سناوے  
 رحم الدین کنوں کیوں پچھے کنڈا شات تائیں  
 بیٹھ گیا بھر ٹھنڈی آہ میں کد بہ نخت لیاوے  
 ایہ سزا خدائی جانے کوئی نظر نہ آوے  
 کھڑی جگہ مکان اندر ایہ محنت کر کے جا سے  
 اکبر آباد وطن ہے میرا گوڈری پونش سنایا  
 طرف چناب اشارہ کیتا اندر حال زحیری  
 باہر خیال میرے تھیں ہو یا مزہ سخن دایا  
 تاہرے عشق محبت ہرم وافر زرد دکھایا  
 نال الطاف شہانہ ایہ مینوں فرماوے  
 پس تعیل ارشاد کیتی پر اثر نہ ہو یا کاری  
 نال خوشی سر خوابوں چکے ہوش بجایا یا  
 حلقہ نام مبارک کیے کن اندر ہر حال  
 کیا دل لوں پچھان اس شخص اوس کے تائیں  
 کیوں شناخت کران سنوں جو مقصود رکھایا  
 گندم گون اوہ سبزی نال اسنے گل سنائی  
 شاید مٹھے اندر اوسے حق الامر بتائیں  
 اوسے بے طاقت فرمایا ہو کے نہ تائیں  
 ویکہ بھلا ایہ میرا گدڑی ہوش تینوں تر تالیا

خواب اندر جو ستا ہوا اندر ایس مکانے  
 عرض کیتی میں اتنی دوروں جذب اسنوں فرمایا  
 پس اوہ شخص اشارہ پا کے جلدی اندر جاندا  
 نظریں جد حضرت او پر حالت ہوئی سوائی  
 حضرت نظر ایسے دل کیتی نور تجلی مارے  
 حضرت طرفوں نور نکل کے اسے اندر جاسے  
 کھا ٹکڑے بیہوش ہو جاو پھر جب ہوش اس آئی  
 بھی حضرت فرمایا مینوں ہو اس دل ہمراہی  
 خبر کے نون ہوئے ناپس ملک بخیلاں بھریا  
 حضرت کیا وادع کیتا جس ہو سی مرد رتانی  
 دلی اندر خواب ڈٹھا میں اک فقیر سنا یا  
 پس حضرت دریادی طرفے قصد مبارک کیتا  
 اتفاق اک بندہ آیا خاطر جند بے کاری  
 دو کس ہوئے مقابل باہم اپنا زور لگا دن  
 میں بھی قدم رکھا ایسے تاکھ زور لگائیں  
 حضرت منع دتا کر مینوں پر اگے خود آئے  
 اوپر چک میں تے مارن کبھی طرف استائیں  
 پر مغرور مراتب او پر ایہ کجخت ہو جاوے  
 نال تکبر سی ایہ کندا ہر اک بندے تائیں  
 ملیا گنج فقر و اساراہور کے نون ناپس  
 حوصلہ فہم کدوں اس ہوئے سوا بے پرواہی

ایس پر منع کیتا سن حضرت نہ وس پتہ نشانے  
 وچ حضور بلایا جذبوں پھین پرودہ پایا  
 بعد سلام نیاز خلوعوں قدمبوسی فرماندا  
 اگے نالوں وودہ زیادہ حالت اوس بنائی  
 حضرت نون اسدی طرفے جاوے اگ ستارے  
 چند اک ٹکڑے روٹی والے حضرت اوس دلاو  
 حکم دتا جا وطن اپنے اس جا کہ رہونہ بھائی  
 میل اک باہر کریں مشایعت خبر نہ پاسے کائی  
 عرض گیا اک میل اتے میں اپس آیا اٹریا  
 جانن مرد خدا لے اسنوں اسد نشان حقانی  
 حضرت گھر تھیں باہر آئے خواب اندر دس آیا  
 میں بھی تھکھے حضرت صاحب یساں چپ کیتا  
 بھی حضرت متوجہ ہوئے طرف اسے اکواری  
 فعل جذبے وار کر بندے اپنا آپ بچا دن  
 نال اس بندے جہڑا اگون ملیا آن اسائیں  
 دونوں ہتھ لون پھر اسے حضرت زور لگائے  
 بھی فرمایا یار آنا یہ وچوں یار اسائیں  
 نوشہ حاجی مرشد اسدا یہ مغرور ہو جاوے  
 نوشہ کچھوں شان ولایت ملیا میرے تائیں  
 ایس پر جے تربیت ہوئے برساں بہت کدائیں  
 واقعہ جد معلوم ہو یا اوہ مویا مرد ریائی

## نقل

دشمن اوس مبارک نامی قلب عداوت جانوں  
 فوج حاکم دی چاہر لیا یا موضع چک کچھانوں

کرن حکایت ساہن پال جد گزریا ایس جہانوں  
 خبر سنی اس مویا یعنی ساہن پال جہانوں

شور قعاں پیاوچہ چکے لٹن بال دہگانے  
 حضرت تد دریا ول آہے جلدس طرفوں آئے  
 کسن بانوں ایہ مکاری جان مبارک والی  
 فوج لیا یا کرے بغاوت اوہ بدکار نکارا  
 کسے کیا پٹھہ دیکے راہوں میرکے استادہ  
 اسدی طرف نگاہ غضب دی حضرت فرمائی  
 جو کچھ کرے بلا شک پاوے اسدی اجرت پوری  
 کھوہ کڈھے جو دو جیاں خاطر آپ اندر اس جاوے  
 رستے چہ اک پھور اسنوں پشت اوپر ہو جاوے

مشکاں بزہ انسان جیواناں حکم بال خزانے  
 گھرو چہنچ گئے کسن حضرت دشمن فوج لیائے  
 چود ہری سنیافوت ہو یا پس کسے بغاوغالی  
 فرمایا اوہ کتھ مبارک میرک اوگنہارا  
 گھوٹے دی اسواری اوپر وچوں برارادہ  
 پھر حضرت نے منہ مبارک تھیں اگیل سنائی  
 من جعفر نبیر افقد وقع فیہ ضروری  
 پس اوہ میرک واپس ہووے گھر اپنے نوں آوے  
 اندر دردمصیبت اپنی جان عزیز گواہے

## نقل دیگر

تاج الدین حکایت کیتی میں خود ڈٹھاسائی  
 وجہ مقال دی بیماری اس نوں تنگ کرپا  
 ایٹھوں جلد اٹھاوا اسنوں چہ درگاہ پہنچاؤ  
 وچہ درگاہ جس اس کھڑا سورہ ملک ٹٹھائی  
 رخصت ہو گھر جاوے اپنے خادم ہو درباری

اک دن شخص آیا اک دروں سخت مصیبت پائی  
 سی حافظ قرآن مقدس حضرت نے فرمایا  
 ہوگ نشفا اس حکم الاہوں بس گھرنوں لیجاؤ  
 حکم خدا تھیں برکت اسدی صحت اسنے پائی  
 خدمت کرے ہمیشہ حضرت دی اوہ نیوکاری

## مقولہ

حضرت نوشہ پتائیں ایہ تاکید کھاندے  
 وچہ سلکوٹ روانہ کیتا کرٹے ہاشم تائیں  
 بھی فرماو دہ پتائیں اس نوں یاد رکھانا  
 بلکہ اسے جاگہ اسانوں فاتحہ پڑھ پہنچانا  
 وڈاپت اجیا لایق اندر زود نویسی +  
 خوشخط ہوئے سب تھیں و دیکے شہرت وافر ہوئی  
 سعد اللہ خاں پاس گھلا و جسٹوں منصب داری

لکھدے پڑھدے رہن ہمیشہ غفلت نہ فرماندے  
 وچہ لاہور گھلایا حضرت وڈے پتر تائیں +  
 خبر سنو پیو مو یا ساڈا فاتحہ نوں نہ آتا +  
 جوں فضیلت علمی پاو مٹرکے گھرنوں آنا  
 اوس زمانے تالی اسدانہ کوئی ریس کرپسی  
 خوشخط قطعہ اناندا لکھیا لیکے بندہ کوئی  
 منصب دار ہو یا خوش وافر خط ڈٹھا کواری

جد معلوم ہو یا حضرت نونؑ کوئی سخت بیماری بہت برا خط آتا جس دا جیب اندر پار کھدے تڈوں کر لے ظہار ولی اوہ شاہ دے بھرے خزانے خواہش ہے جو دیکھاں میں بھی ل جائیڈے میرا پہلا قطعہ سعد اللہ خاں بھی حضرت آگے ہر دو بد خط کیوں کھلا یا مینوں ایڈ خلاص حوالا پوری کر دہزاری منصب پیش کراں ہر آنی طرفوں شاہ معین ہووے ایگل جان ضروری میں خط وچہ حقیقت لکھساں مرضی جو میں میں حضرت نوشہ پتر تائیں بیت لکھے اکو اے

سدا سنے شاہ صاحب نون خاطر منصب داری واقف ہو صہلیت و لوں ہو ر قطعہ اک لکھدے جدوں گے سعد اللہ خاں د پاس اوہ لی رہانے میں سنی خط اعلیٰ درجہ یا حضرت ہے تیرا جیب وچوں بد لکھیا ہو یا قطعہ برآمد کر دے یا حضرت ایہ خط ہے تیرا خوش خط عجب نرالا مہربانی جے ہووے حضرت پائیں کے زندگانی ہو ر علاوہ منصب تیرا مال سفارش پوری حضرت کیا اذن پدرین میں ہاں کر داتا ہیں پس خط لکھیا کھول حقیقت والہ طرف پیار

بدست آہک تفتہ کردن خمیر

(بقول سعدیؒ)

بہ از دست بر سینہ پیش امیر

بندے داتوں نو کر ہوویں واہ واہر خورداری جدا ہووے گے ساڈے کولوں کریور حمت پاراں سخن اجیا جو میں سنیہ ہو سکن او گنہاری طاقی جبھی دستاروں تا خوش کراں انہائیں نہیں ندریم صوفی کوئی جانن یا را تھسا میں دیاں مصلے عاصاتے تسبیح کسے دے تائیں آخر وقت فقیر ہن جاواں اللہ طرف بچھائی میرے پاسوں نعمت بدی پاسے پوری پوری سخن مجال سنایا حضرت مینوں کی ہتہ آتھے ہووے آوازے کس دشام صبح دم بھر دے آکھیا گیا تڈوں آستائیں لول راہ صفائی

چھدور واہ رازق والا پاپوں منصب داری رحلت ویلے نوشہ آگے عرض کیتی ایہ پاراں فرمایا جو یا را ساڈے کسن نہ دوجی داری شیخ نہیں میں ٹوپی پگڑھی دیواں یارلں تائیں نہ مجزوب جو وقت اخیری نعمت دیاں انہائیں نہ طامانی ہاں میں گیاں جموٹھیاں آج سنائیں ساری عمر فقیر رہیا میں اندر اس زندگانی جس نے ٹھٹھامینوں اپنالوے نصیب ضروری اس ویلے لقمان ہو ر انتوں ایہ خیال آجا شے یار مرید تمام حضرت ہر ویلے ہونا کر دے ایپر پودو شخص نہ بولن انہاں حال کیسائی

۱۱ طاقی ایک قسم کی ٹوپی فقرا مشہور ہے ۱۲ +

۱۳ طامات یعنی جموٹھ گپیں لگانا خصوصاً نام نہاد فقرا کی بے بنیاد گپیں ۱۲ +

جو اسرار الہی ڈالے میں وچہ بدن انہائیں  
 کسٹوں طاقت راز اجیہا ضبط کرے اک ماری  
 اللہ مالک ظاہر باطن جس مینوں دکھلائی  
 عالم وچہ شہادت مینوں اک اک کر دکھلائی  
 درد تاثر ذوق انہاں چہ بھئے بہت ورائیں  
 نال جلال کمال فقر مے عالم پھرن اوہ سارے  
 زمیں زماں انہاں تا تاریخ حکم رہیگا جاری  
 ہندے جمع خورائے افرح حساب نہ کوئی  
 ہر شے سونا چاندی ہوندی خاطر نسل سائیں  
 ہن تھیں تیک قیامت بیشک فضل خدا ہے پروں  
 گزرے جو جو ولی پیارے جاری حکم انہائیں  
 ایسے حکم اولاد میری و اتیک قیامت جاری  
 ایہ رشاد رسول خدا تھیں شاہ سلیمان سنا یا  
 نال ساطت شاہ سلیمان پاک نبی فرمائے  
 حکم اولاد تیری و اگر مے عالم ہو مے جاری  
 قاضی رضی سنائی ایہ گل اک دن آپ نہ بانوں  
 میں اس واقعہ تھیں غم کیتا رنج اندوہ ورائیں  
 لے قاضی غمناک نہ ہو ویں شاہ صاحب فرمائے  
 ہن نگبان میں گھر اسے وادو گار بچھانی  
 وچہ درگاہ خدا میرے ہمراہ جاؤں گے سارے  
 شکر خدا میں لطف الہیوں سلسلے وچہ نوشاہی  
 ساتی جام نوشہ تھیں بیون بخش شراب پیاری

انہاں ڈوانے دل وچہ پایا جو اسرار سائیں  
 نہیں گدا کوئی انہاں برابر اندر دنیا ساری  
 گل اولاد پیاری ساڈی محشر تیک جو آئی  
 صاحب ذوق ہون گے سارے صاحب شوق گرائی  
 ہتر بہتر کامل فاضل جانوں مہناں تائیں  
 کل مکان وچہ حکم انہاں اہو مے چار چو فائے  
 انہاں لئی زر دولت منگد امیں ب تھیں اکواری  
 درد یوار انہاں دی خاطر سونا ہند اسوئی  
 ایسے وچہ فقیری لذت حاصل ہندی تائیں  
 غنیاں انگوں روٹی جامہ پنچیکا سرکاروں  
 رہیا تیک حیاتی انہاں مانگے رہیا تائیں  
 ہوگے یادہ کل نہانے فضل خدا مے بھاری  
 شک شبہ نہ اسے اندر پھوچ بچ بتایا  
 نوشہ تیک قیامت تیرا حکم جاری ہو جائے  
 تازہ ہند ہے تیرا رشاد وچہ خلقت ساری  
 حضرت ہاشم حکم خدا تھیں جاندا جڈن جہانوں  
 پرستا وچہ خواب ڈٹھامیں حضرت ہاشم تائیں  
 میں نگبان تیرا ہر حالت کیوں قاضی غم کھائے  
 ناصر اتے معین مانہ بے شک مینوں جانی  
 جو جو چہ اسارے سلسلے داخل ہواک وائے  
 داخل ہو یا برکت نوشہ اکدن سلسلے وائی  
 خوف حساب رہند دل چلاندر عمراں ساری

خوش ہو جاواں لے ساتی میں وچہ حضور الہی

مسند اوپر لامکاں مے پیرو ہراں ہر گاہی



شاہ فضل اللہ چھوٹی عمر بچپن میں  
گیا تھا

تعداد لا شرم محفل لکھا میں  
بن اودھام

پیو دی گدی اوپر بیٹھا فضل خدا اکبر دے  
نال الطاف انہا نے پیا حق نون بہت لوکا ئی  
اوپر بیٹھے تکیہ لائی رب دی مہربانی  
پس اساقی جام توحید میں مہم بخش پیالے  
خوف عدم تقدیم ہے نہ ہنواں لایزالی

عظمت اللہ فرزند پیار بعد وصال پدر دے  
نام سعید محمد ہادی دل روشن اک سائی  
ایہ سب اہم ہونے خلقت مسند لامکانی  
لکھاں مناقب میں کبھی ہوں جدا رسالے  
وطنوں فرحت ہوئے تھیں ہواں اللہ بانی

اپنی اپنی جگہ تمام ایہ بزرگ اوتھائیں

برخیزا ہوا نڈے بیٹے میں تخریر کر لیں

وقت اندر شاہ نوشہ جیسا آیا وچہ جاناں  
دو جاسی سعد اللہ اس دے مثل حکیم نہ کوئی  
رحمت اللہ سی تیجا بیٹا غضب اندر یکتائی  
اس حمزہ پہلوان بلاون لیا نال حبیبیاں  
نصرت اللہ سی چھوواں بیٹا صاحب شان کما ئی  
صاحب شان کمال ہے سب بھرے خزانے  
اہل لائوں سستی والا بھر کے جام پلا میں  
دوہاں جہاناں سے غم کولوں بخیری ہو بھاری

پیلے جان عنایت اللہ جو صاحب عزت شانان  
یاراں سال طعام نہ کھا ہر رحمت رب دی ہوئی  
جسی روحی کل بیماریاں اس تھیں صحت پائی  
چوتھا بیٹا عصمت اللہ جو صاحب نیک نصیباں  
پنجواں پت جمال اللہ جو شاغل ذکر الہی  
یاد خدا وچہ سابق ہوئے اپنے وچہ زمانے  
ساقی سُرخ لباس اوہ پانی مینوں لہج پلا میں +  
اس آہوں تر تازہ ہوئے کھیتی دل دی ساری

جہاں جوار ہوئے مہربانی رہاں  
وچہ ن رہا ہر کے بی رہاں

کراں صاحب بیان میں حق نوشہ پارساں

وچہ بچولیاں سابق ہو یا رحمت نال الہی  
دو رخ حائل اسدے اندر لوکس سارے در دے  
دو رخ تھیں ہو دوجے پاسے لہجہ پھر اس میں  
پاس اسان اکھڑا ہو جاوے رحمت ب درائیں  
مثل خلیل ہوئے گل فوراً واہ اسدی خوشحالی  
دو فرزند ہوئے اس کمال وصل ذات غفاری

اول صد الدین جو اندر کھاس مسکن سائی  
حق اسدے فرمایا نوشہ وچہ میدان حشر دے  
اک طرفے میں کھڑا ہواں پھر صد الدین تدا میں  
وچہ سانوں دوڑیا آئے آنج لگے اس نہیں  
ایسا عاشق ہووے ساڈا اک جنم والی  
موضع رکھ اندر اس قد کھوہے تجھے جاری

ساقی بخش پیالی مینوں درد محبت والی

مست ہوواں میں پیئے ہنوں امد شوق جلالی

وچہ مناقب سید صالح نام محمد عالی

نسل و چون شاہ حید صفدر و جگدا جوالی

## غزل

بہت مبارک بہت مبارک سید صالح ساقی  
 نور و چون حسین ہویدا ایہ نوری چسکارا  
 لطف کرم تھیں ہر طالب نعل اسدی پشت پتاہی  
 مرقد پاک انہاں دنیا قبضہ گاہ جہاناں

نال علی شاہ حیدر ملدا وچہ درگاہ الہی  
 روشن چہرہ نور عرفانوں جیونکر عظم تارا  
 وقت مصیبت دین جہانیں واہ چنگا ہمراہی  
 کرن یارت لوکین افرحمت رب جہاناں

## مثنوی

نال کمال محمد صالح سید عالی شانان  
 پہلے اندر خدمت نوشتہ جس ویلے ایہ آیا  
 عرض کرے یا حضرت مینوں شوق وصال الہی  
 نگاہ کر دوں میرے حضرت رحمت نال اتھاہیں  
 پس فرمایا نوشتہ اول توں خود مالک شاہی  
 مینوں خاک رومی دامنصب ملیا وچہ جہانے  
 عرض محمد صالح کردا کوچے وچہ اسائیں  
 نال الطاف کرم دے جھاڑو دیوں خار گواویں  
 نوشتہ تائیں تڑ ہو جاو صالح دی گفتاروں  
 تن غم نہا نہاں لے کمال فقر علم دے تاسے  
 چاک ساوہ پہ مرقد صالح جو گوجرات حوالے  
 مے اعتقاد وچوں لے ساقی ساغر دینجشائیں

جاہ جلال انہاں نول افرنجشیا رب جہاناں  
 نال درست عقیدے بیٹھا وافر ادب رکھایا  
 میری طے اک نظر عنایت کر یو پشت پتاہی  
 دا دخواہی نول خاطر ہو یا لہجھا تیرے تائیں  
 آل نبی توں خلقت خاطر ہو یوں پشت پتاہی  
 پرتوں سید آل محمد عالی شان گھرانے  
 خس اتے خاشاک زیادہ جھاڑو دے انتھائیں  
 صاف سوئے تاصحن اسافے دل دا آخر تائیں  
 اک نگاہوں کردا نام حکم آسا سرکاروں  
 وانگ پردے جاہ مراتب عالی شان پیایے  
 خلقت فیض اٹھاوے لوکین ہر دم رہن اودالے  
 دور فساد کنوں دل سوئے سینہ صاف بنائیں

خوشی تے خود بینی ساری جس نہیں دور ہو جائے  
 زہر اس ٹنگ دل تھیں باہراوہ بادہ فرماوے

اسمیل دلیل مانی بر نجات صفائی

لوکان فیض لبیا خود و افزا ہا مرد الہی

## غزل

اوہ زبہ درگاہ خدا اسماعیل سہارا  
دن تے رات اوہ یاد خدا لوچہ اوہ صفت نیاری  
جو کوئی شخص مخالف اُسرا اندر کے زمانے  
مثل عیسی دم برکت والے شفا بیماریاں

گمراہانوں اوہ دکھائے آہ روشن تارا  
قالاں قیلان ترک تمامی بند زبان پیاری  
دوہیں جہانیں کت پائے طرفوں رب جانے  
برکت نال کلام اُنہانے جاون دکھ ہزاراں

## مناقب

کسب لال کمانی آہی مسکن جان انہائیں  
لوکان نون تلقین کریندے آہے راہ الہی  
آپ اتے فرزند انہانے آہے بچے سائے  
کوٹلی وچہ مزار انہاندا بیج فیض ربانی  
یاد مولا تھیں دے ساقی اسان شراب پیاری

موضع کوٹلی جلال الی سہی حمت رب بتائیں  
پہلیاں نالوں سابق ہندے اندر راہ صفائی  
یاد خدا دے اندر ہندے نیکو کار پیارے  
راہ اندر سلکوٹ اتھے دو میل مسافت جانی  
کبریا خودی لیجا دے ایسی چوٹے ہن خمار می

منیہ خواصا بجم فضیل ربانی

زندیاں تائیں کردے دریا نون زندگانی

## غزل

جام عرفانوں چہ خمار می خاص فضیل سہارا  
نال اُس روحی دے خورم باہر بدے گھردا  
وانگ مسیح اک دم تھیں زندہ اوہ مردہ فرماوے

بادہ لا او بالی پتیامت ہو یا اک سارا  
تمانی عیسے ولی خا ادا فضل خدا اکبر دا  
نال غضب اک زندہ تائیں اوہ مردہ کر جانے

اک نگاہوں صد ہا منفس شاہ غنی فرماوے  
اک قہر دی نظروں غنیاں تائیں خاک ملاوے

## مناقب

<p>سی کامل اک نظر من تانبہ تن سونا ہو جائے مست آہ جو عالم شرعی کرن سوال کدائیں فرمایا ہاں آب لیا و وضو اول فرمایے آیا پانی وضو کرے ہتھ کیتے تر دو نوئیں آتش عشق محبت ربدی جذب کسے سب پانی پس علماء معذور رکھا یا ایہ مجذوب الہی کہن آوازہ جتنے پہنچے جذب احوال ہو جائے کابل وچہ مزار انہا ندوچی خطاب الہیوں ساتی بخش اک ساغر جذبہ وچوں مئے ارغوانی جذبے نال میرادل سینہ طرفے راہ بیائیں</p>	<p>وانگ دیوانے مجنوں تر دانا لک صوحسداوے وضو نماز شریعت والا ادا کرو کیوں تاہیں باجہ وضوے جایزہ تاہیں تراعضا کر لیئے پر پانی سب خشک ہو جاندا دیر نہ لگی اونویں جذک رواں ہووے پانی جایزہ وضو جانی فرض نماز نہ اسے اوپر سودا بے پرواہی ختم بیان بزرگی والا کیونکر کیتا جاوے کابل ملی ولایت اتہاں برکت راہ صفاوں لے ہو جائے جلدی جس تھیں ایہ رستہ عرفانی نفس بارہ باہر ہووے چوں صدر اسائیں</p>
---	---

<p>عبدالرحمن اک و خدیجہ صفت سنائیں</p>	<p>صلبی مران ک نظر تھیں پتی تاہیں</p>
<p>عبدالرحمن شاہ ولایت اندر ملک بقائی مست استادہ عشقی جاموں بیانہ حصن سوائیں نال افراط جذب سے مجنوں آہ مرد الہی سرہ چشم خلق اوہ ہو یا اشرف وانگوں بھائی</p>	<p>لامکانے جھنڈا گڈہیا چڑھیا رنگ صفائی ہر بیمار از نظر عطاوں پاوں کل شفا ایں تاہیلی دی کرے زیارت وافر شوق لقائی جو دروازے نوشہ ڈگاواہ واوس کسائی</p>

## مناقب

<p>موضع بھڑی اندر وہ ہندے ہو بیان کار کراندے مست ہو یا شاہ احماں فوراً زمین اوپر ڈگ پیندا جسنوں اک نگاہ اوہ کردا اسدا کم سوائے زہد ریاضت اندر کمال وافر شوق الہی پوچھاں نال مویشیاں خود نوں ہندے کدیں ایں</p>	<p>اوسے جاگہ گیا خود نوشہ کو جھاتی پاندے گئی سیاہی نور چکرا دل روشن فرمیندا حاجتمند کریندے پوری حجت پہلی واسے قبران چہ کدیں جا بیٹھے سودا بے پرواہی اندر کھوہ لٹکے لے لٹے موتوں دندناہیں</p>
---	--

ریت تتی پر لپٹن گاہے کہیں نہ کرے نرمی  
بھکھہ سپاس اندر نکلیں اوطی ہودی کھاون  
حکم و چہ آداب اچھے خود پای بند ہو جاون  
فقر انا ندادون تے راتیں دو چند ب دمایا  
سال بسالی میلہ ہووے ہندی جمع لو کائی  
لب تازہ دل تازہ ہووے ہوون دور بلائیں  
یاد کراں میں مولا اپنا جان خدا ہو جا۔ شے

کہیں ہون چہ راہ دے مجنوں اگتاپن چہ گرمی  
سریاں چہ گھرے بھرٹے اوپر سرے پون  
کدی غذا صبری کرے غم و چہ بھکھہ گلاون  
ول دریا پشیا ب نہ کرے فیض جہان آٹھایا  
پھڑی اندر ہے مرقد اناں اہ وانیک کمائی  
جام ادب کے صدقوں ساقی بادہ شوق پلائیں  
سامع شوق تمنا دل بغل اندر آ جاوے

عاجز لوگوں کی ویلے کردہ ایشیتا پی

جان قلندر فتح محمد با اخلص صفائی

## مناقب

عین یقین و احاصل تہ صاحب فیض گرمی  
نام خدا داد او پر دل شے سی منقوش اناہیں  
سب مکشوف او پر اس حضرت ایگل جان یقینی  
پیشانی تھیں از اہد خود حضرت و یکہ تہا شے

دین مہین اندر سی قائم فتح محمد نامی  
بادہ نوش عرفان الہی صاحب فوق و رائیں  
راز سماوی تھیں اودہ واقف بھی اسرار زہینی  
جیکر مطلب خاطر کوئی پاس اناہے آ شے

## مناقب

شوق شراب چہ ناویں انعمت و حیات دو شے  
بے پنی بے ہوشی ہوئی واہ و امر دالی  
بعد زیارت جانتا ہے ایو شوکل اتھاہیں  
کھا نا بند نہ پیندے پانی واہ و امر دریانی  
اندر نایغ لگا کے تکیہ آخر اس بھیندے  
نور ہتا سوں شے موضع ساگری شان کمالی  
تعدتی خلوصوں اس مکانے بیٹھے بانڈیراں  
دل پر کھول رازی سخاں کل حوال کھاواں

خواب اندر تہ جاری ہنوں حکم حضوروں آ شے  
تجی واریا کچھ نوشہ ہوئی جان وندالی  
اندر شوق سنپال آیا لیا نوشہ تائیں  
عالت و چہ تجسد آ ہے بھلیا کھانا پانی  
دونوں روزا وہ اکو جاگہ بیوشی و چہ چند سے  
موضع ساگری مسکن حضرت جگہ پیدایش والی  
تن تیکے اس موضع اندر ملے ہوئے فقیراں  
دے ساقی عرفانی بادہ تائیں مدح ستاواں

خوشی محو کچھ بجاہیں صفت سنائی جاوے

صافی ہنوشعر منشا شرف بہ حصول سنوے

## مناقب

خوشی محمد نور اک آبا وچوں نور محمدی  
فرع اصول مقالے علمی اسنوں از برسائے  
ملیا اوس مقام ولایت زراہد عابد بھارا

نظر ہو یا منظور اجیبا وچہ حضور محمدی  
نوشہ دے لطف خانے تھیں سہوں اللہ تبارک  
امر نبی پر قائم آبا کرے عدول نہ یارا

## مناقب

خاص مرید آبا نوشہ دا خوشی محمد نوری  
سی موصوف کمالاں اندر زراہد عابد بھاری  
اوس زمانے ویسا شاعر و دجاہور نہ کوئی  
گستاخانہ سخن کہے جا شعرو زین فرمائے  
بہتی خلقت اسدے کولوں فیض حصول کراوے  
کل فقیر امیر غریباں محتاجاں خوش حالاں

طے کریندا منزلان فقیری کھت لب ضروری  
شاعر تھے نقاد سخن بھی صوت بہت پیاری  
اندر خدمت حضرت نوشہ اتنی جرأت ہوئی  
سُن کلمات اُبدے شاہ حاجی خوش خندہ فرمائے  
خوشبو تھے رنگ اسدی کولوں گل تازہ ہوئے  
عقدہ جل کریندے اسدے لطف نظر ہر حالاں

رضی الدین قاضی ضل حکم شرع پر قائم

اوہ امیر راہاں لوکان و عظیم صاحب دلم

## مناقب

قاضی رضی شریعت اوپر محکم قدم جماوے  
علم ہول فروع تھیں واقف ماہر علم قرآنی  
ہر گمراہ نوں ستہ دے موٹے شخص ہزاراں

خاص مطیع حکام نبی دار بے اضی فرمائے  
راہ خدا وچہ اچا درجہ رکھے مرد ربانی  
راہ کفر تھیں طرف ہدایت لیاوے بد کرداراں

عشق اندر ہر ویلے تھیں سنی مدہوشی پائی  
جذب ولایت قوی آبا اس جانوں لطف الہی

## مناقب

<p>اندر اوس زمانے اُس داد و جساہور نہ تانی ایہ وراثت پیشہ جدی حکم قضا چلاوے زہد نماز ریاضت اندر اندر اوس ودہاے راہ سلوک کشادہ ہو یادن تے رات و دہاے نوشہ نوشہ پیاپکے سچا عشق و دہاے ظاہر کرے نہ لوکاں و انگوں جھوٹے متوالے نام نمودی شیشہ توڑاں قائم رکھاں تاہیں</p>	<p>صاحب شریع شریف طریقت قاضی رضی پچھانی پیو دادے تھیں حکم قضا و چہ قبضے تریا آفے دولت مند امیراں لوں اوہ پر سیر رکھاوے بادشاہانے لگے حاناہنوں مول بجھاوے شوق اتے وچہ ذوق اجیہا استغراق رکھاوے ایہر جو صلہ عالی اُسدا ضبط رکھے ہر حالے دے ساقی رنگ سُرخ گلابی پانی شوخ اسائیں</p>
<p>ابا مغل نوشہ ہر مسکن صاحب شرف و دلہیں</p>	<p>مست محمدی ہونڈی ہننا سنائیں</p>

## مناقب

<p>محبوبان وچہ منزل اُسدی زبدہ مرد گرامی ناسوتی لاہوتی دے سبق تمام استنائیں خفی نہ استھیں رفقہ کوئی نوشہ پاک رکھایا</p>	<p>پہلیاں اندر سابق ہو یا تھی محمد سامی چھری چلائی حضرت نوشا و پر حلق انہائیں دفتر پڑھ عرفان بلا شک یاد اُس نے فرمایا</p>
---	---

## مناقب

<p>دوناں جہانوں لوں فانی ایڈی رحمت ہوئی کس ننگے تیرانی والی عیدان خلق سنائی حضرت تقی لئی ہنہ کار و او پر حلق رکھائی ادہا خلق جدول کٹ جائے لوک کھڑے نہ جانی زخم بردہ پھر مرہم لائی ہوئی صحت انہائیں سلطان پورے پاس انہاں پھر غلبہ حال ہوئی تیراں سال رہی ایہ حالت جذبہ حال رکھاوے</p>	<p>حال انہاں تے غالب اتنا سد بھری نہ کوئی اکدن پچھن لوکاں کو لوں اج دار و زکیائی اج کرن قربانی لوکس اندر راہ الہی + فرمایا قربانی میری نوشہ نوں پہنچائی ادہا خلق گیا کٹ لوکاں پھر لئی چھری تہائیں پر آواز درست نہ ہوئی صاف کوئی نہ آئی مستی دے میدان اندر اوہ گھوڑا خوب چلاوے</p>
--	---

اپنی خبر نہ غیاں الی وال تڑو لیدہ ساکے  
نہ پرواہ کسے دی رکھن ننگے رہن کدائیں  
وچہ تنہائی رغبت افرواہ والذت پائی  
لے ساتی لے جام شرابوں بادہ حق رسائی  
جینی وانگوں نو جا کوئی نقش نہ پھر بچاے

اپنے پاس غیر کسے نوں دیندے رہن پیاسے  
ظاہر دے ارکان نہاں تھیں او اہوں پر نہیں  
دل لے اندر یاد خدا دا بیجا تخم اس سائی  
غم دے رنگ کنوں دل سادہ تاہو دے ہر گاہی  
رومی وانگ آئینہ دل اہتا صاف ہو جاے

عبد حمید یگانہ نیر اسد صفت ہیں

بہتیاں نالو تقوے ساہو جا ستائیں

## مناقب

علم سمندر تقوے تھیں اس عبد حمید یگانہ  
علم عبادت حدل وافر واه وافر والی  
ماسوا دا رنگ اس دل دے شیشے کنوں ٹھایا  
نال عنایت پیراں پردہ خود بینی پھٹ جاے

دیکھیا پیر معان تھیں ظاہر اس نے نور ربانی  
پر مرشد دی لطف نگاہوں اعلیٰ منزل پائی  
نور خدا تھیں چہرہ روشن سوچ وانگ بنایا  
حق دے راہ وچہا ہو پردہ دور خدا فرماے

## مناقب

خدمت اندر حضرت نوشہ عبد حمید یگانہ  
نوشہ پچھیا کیوں اتھایوں شخص و جہتائیں  
فرمایا ہن ہوئی زیارت واپس گھر نوں جائیں  
ہوش گئی ہو جنوں جاوے واہ مستی دیوانی  
ادہی رات ہوئی آگاہی حضرت نوشہ تائیں  
اندر کھوہ فلاسفے ڈکا میرے پاس لیانا  
خاک بوسی دے پچھوں سوں شخصت پا فرمایا  
مستی ذوق اندر ہر ویلے استغراق رکھا دن

نال کسے دے پنچیا پہلے رحمت دی ارزانی  
عرض کیتی جو کرن زیارت دو جا مطلب تائیں  
ایسے نکلیں حالت بدلی تیر لگا دل تائیں  
بیہوشی تھیں اہ وچہ کھوہ دے کد امر در ربانی  
حکم دتا پھر پاراں تائیں کد ہو جا ستائیں  
پس آندا اوہ کدہ اس چاہوں عبد حمید یگانہ  
جو کجھ اسدی قسمت آمانہ محروم رکھایا  
شام صبح سن وصل حق تھیں دوجی طرف نہ جاوں

وحدت بادہ سردی چوں ساتی جام پلائیں  
دیواں پاڑ قبا خودی پر پاواں مولے تائیں



منابع و مستند علماء و ارباب  
شان و سید عبد مریاں اجایا

عظم المرزائی اس نے فضل سوایا  
جو اہم مرزائی اس نے فضل سوایا

## مناقب

علی شان گھرانہ اچھا سید عبد اللہ نامی  
اندر جذبے شوق محبت اس اوہ گرمی پائی  
ہر حاجت اس پاس جو جائے پس پوی ہو جا

عشق محبت دراہ اندر اسے شان گرامی  
اندر سکر ہو یاد دبالا واہ و عشق الہی  
شمع جہان بہ نور ضیا وں اشرف چان پاو

## مناقب

خدمت اندر حضرت نوشاہ پہلی واری آیا  
کر مجذوب اسانوں حضرت غم تھیں ملے رہائی  
اندر کار اس نفع خلق نوں بھی ہو تیز تائیں  
فرمایا شاہ جے خود مرضی مستی خود ہو جائے  
کھیس اک دتا پہنن خاطر حضرت اسے تائیں  
پار چنابوں کر آس نوں صدر ہو یا ہم رہی  
حضرت اوسے وقت کریندے کامل وصل الہی  
سیدی اولاد ایہ جاتا کھیس اندر تاثیراں  
اوہو کھیس دتا کھل مڑ کے نوشتہ دے دربارے  
ساغر بھر کے دے اک ساقی شوق شراب سائیں  
شاہد غیب تکاں میں جس تھیں بخشیں اوہ پیالہ

عرض کینی میں نہ کوئی ایسے غم نے کھایا  
لطف محبت تھیں سر پایا نوشتہ مرد الہی  
پر مجذوبی والا غلبہ ہو یا اس دے تائیں  
شوق محبت مولی والا خود مجذوب بنائے  
حکم ہو یا لے صد الدنیا سنوں پارنگھائیں  
واپس آجے نہ آیا آہ صدر اوہ مرد الہی  
دنیا چھدی جا پیچھے وچہ منزل ہر رگاہی  
جذب تاثیر اندر اسے کم گیاں تدبیراں  
ایسوں کھیسوں مجنون ہوئے بندے بننے سارے  
دور حجاب کرے جو دل اپرہ رکھے تائیں  
سے نشان خود بینی داہو وے کم سو کھالا

اندر کر مناقب پاراں سلسلے و نونہا ہی

صاحب شوق اتنے نابینا جو مرد الہی

اک شادی اک شاہ محراب صاحب شرف کمالی  
طرف ہتاس ایہ تنے رہندے صاحب نیک کھائی  
وچہ کھلا سکے چمیر آہا مسکن وطن پیارا

بھی اک محسن پارا یہ تنے کامل سن ہر حالی  
بھی مجذوب اک ناتواں صاحب جذب الہی  
ساری عمر گزارے اتھے صاحب فضل نیارا

آخر چور شہید کر نیے حضرت نانوتائیس  
 بھی اک متنا صاحب جذبہ اثر اندر مجذوبی  
 خلقت کولوں نفرت کرے ماہ اعزّت پائی  
 بھی اک طاہر حافظاً صاحب نیک کمائی  
 ایپر کار کشادہ اسدی اس خاطر نہ ہوئی  
 پھر یا کل جہان و لیکن حال رو سیاہی  
 بہت فقیر تائیں بلیا ہوئے آن سوالی  
 اپنا تیس نصیب لیجا و جدوں دکانے آئے  
 سخن بانوں سنکے حافظ نال استاد تھائیں  
 پھر فرمایا آجا حافظ ہو جا پاک زنا روں  
 جدوں زنا راتاریا طاہر پس طاہر ہو جائے  
 ہو ر علاوہ یار تھیرے باہر حد شماروں  
 نظر عنایت تھیں اساقی ساغر بخش شرابوں  
 پیہم شوق الی اللہ والے بھر بھر بخش پیالے

بھی دفنایا اوسے جاگنہ نختے رب انہائیں  
 جانوراں تھیں گلاں کردا سایا اوہ محبوبی  
 نال خوش طیور ہمیشہ کرے کلام صفائی  
 ملاں شاہ دیاں یاراں وچوں آلامرد الہی  
 کوڑتے پیٹھ رکھایا جتو نہ جانے ایہ کوئی  
 وچہ پہاڑاں پنڈاں پھر یا میر حال تنباہی  
 فرمایا جو جاؤ سبھے وچہ دکان فی الحالی  
 فرمایا اے حافظ بیٹھو اندر گوش کر اے  
 ہو یا حیران تعجب کردا سمجھ اس آیانائیں  
 گلوں اتار زنا رکھو دا حکم ہو یا مسکاروں  
 رسم کفر تھیں باہر آیا فضل خدا فرماے  
 اس کتاب کنجائش تائیں ہون شمار اک اورو  
 اس تھیں بہتر کار نہ دوجی چھٹے جان غذاہوں  
 ذوق ہوئے با فوق و لاں ہوں کم سکھالے

ت صاحب عالم علم الہی

نوینہ ضہہ لکھا منات کانی  
 وچہ سہر و اقدس لکھا منات کانی

## مناقب

کبریائی دے حرم اندر جو اپنی جگہ بناون  
 ذات حق کنساروانہ انہاں ایپر گل ایہائی  
 جدوں انہاں طور عشق پس جلوہ گر ہو جائے  
 جگہ رجوع عبادت خلقت، درگاہ انہائیں  
 منبع فیض اوہ کان عشق تے بحر حسان بانی  
 معشوقانہ خلعت ہر دم انہاں سب پہنائی  
 خالص کوئی مرید انہاں داد و نغ وچہ نہ جائے

اک نظر وچہ مس جو دی نول الہی پناون  
 بشری جامہ پنیہا ہو یا کر دے کار خدائی  
 علوی خواہش زیارت، اندر مرجبا سخن سناو  
 اکھ دے اک بلکارے اندر حاجت وابتائیں  
 نیم نظر تھیں دشمن سخن کر دے مرد حقانی  
 خواہش حق کیا اوہ کر دے بھی خود چیز کیائی  
 جدوں حضور خدا دے نال محبت عرض لیاو

کافر اندر بت پرستی ظاہر صوم صلواتاں  
کافر بت مجنبدے زاہد حج روزے فرماندے  
چشم گھاٹن مست جڈن اوہ پوٹن حال خماری  
کرن زیارت اوہ مولے لڈی روک کاوٹیاں  
چو دہویں چند انگوں روشن انہاندی پیشانی  
چکھن گھٹ انہاندی مئے تھیں اہم مرد گرامی  
کوچے وچہ ریائے اہد کر اعکاف اتھائیں  
اہل سعادت جان انہانتوں جہر اپنے تائیں

راہ حق اک اشاریوں کر دے دا اندر دن آماں  
مرد خداک گوشے نظروں اہ حق ادا کر اندے  
نال توجہ کھی نون اوہ کرن ہماک واری  
خاک اپنے دروازے نون اوہ سر کرسن سدائیں  
جو زند انہاندے دروازے رگر اوں پیشانی  
تسبیح توڑ زنا راوہ بہن صلح شرع مدامی  
بلار یار انہاندیاں کارلں کسے شام صبا میں  
حضرت نوشہ سے جو تابع ہون شام صبا میں

## مناقب

قطب وقت تے غوث زمانہ پیر محمد جانی  
عرش عظیم معراج اُسدے دا اکو پاوا جانی  
قضا قدر محکوم اتے سب از معلوم انہائیں  
جام الست پتیاک واری ہوئے مست مدامی  
وچہ نرالی وطن مبارک صلح عالی شانان  
اہل کمال آہ پیو اُسدا عزت مال ورائیں  
ایں لایت حکم انہاندہر اک جاگہ جاری  
رب سبب کم قضا دا کوئی سبب بناوے  
جد کوئی امر شیت اندر ہنداپے پنہانی  
وچہ اقارب ہو عقارب ہوں ہندی آئی  
ایسا شور بھراواں اندر حسد ہواں نے پایا  
حسد ہواں نے راہ شیطانی کتیا تیز جہانے  
پھر جے پھوپچ کہاں میں سی اوہ مرد الہی  
شد کنوں بھی بہتر ہووے صیر پیاراں تائیں  
دونوں طرف لڑائی لگی نال تبر تاواہوں

اندر پاک جو داہدے ہے مخفی نور ربانی  
فلک بلندی اُسدی دادروانہ اک پچھانی  
اعظم اسم ہے نام انہانداز و زقیامت تائیں  
شبلی وقت جنید زمانہ پہلیاں وچہ گرامی  
دولت مال اتے وچہ عزت اچا جان گھرانہ  
ہر شے حاضر جو کچھ چاہے دنیا وچہ نہائیں  
پند تمام انہاندے تابع رحمت رب غفاری  
جھگڑے دا دروازہ کھولیا جو چاہے فرماوے  
اندر فعل ایسا و اسنوں قوت نہیں ہر آئی  
جنگ جہل دے شعلے اٹھے سواہے پرواہی  
چاہ کنعان اندر جیوں بھایاں مسف نبی شایا  
لوکاں اندر آفت وڈی حسد بلا شک جانے  
فعل حکیم نہ خالی حکمت اس وچہ راز ایہائی  
رب سبب لگایا یعنی ہو یا شوق ورائیں  
جام شہادت پتیا پیو نے پاسون کھور داروں

نال حسین یافت ہوئی بچتن دہمراہی  
 سرخیں پدری سایہ جاوے خوب تھی پائی  
 آگ غضب ہی شتے داراں اُسے گرد جلائی  
 آخر قسمت نیک ساں جو پنڈوں بھرت کرد  
 طرف مصروف یوسف جو کر شوق لیا آندی  
 اختر طالع طلوع کرینا ساٹے نجات نیارے  
 اندر موضع کا لیکے آئے جو دریا کنارے  
 مدت بعد ظہور ہوا جو سودا بے پرواہی  
 وچہ وجود انہاں سے اللہ بیجا تخم عرفانی  
 دامن طلب محبت والے اپنی طرف کھچا یا  
 انہاں کیا وچہ قسمت تیری باجہوں یاد الہی  
 حضرت نوشہ دی خدمت وچہ تھیں جلدی جانا  
 طرفے چک ہوئے متوجہ جد ہر پیر گرامی  
 راہ اندر جدیڑے ٹہکے دو تن شخص بچھاون  
 ہن کتھوں تک قصد تساڈ کیوں اٹھائی  
 خاطر خاص یارت دوروں قسمت چک لیائی  
 دیر نہ لاویں جلدی وین کریں یارت پوری  
 رنگ خدا تھیں رنگے لوکاں نوشہ پیر جہانی  
 دو تن قدم گاڑی ہوئے بندہ آگوں آیا  
 ایہ ابلیس مکر داپتلا راہزن ہو و نہ سارا  
 طرف جنوں بلا دے خلقت جادو کر اوہ را  
 جس جاگہ اوہ پہلے بندے ملدے حضرت میں  
 ساری گل سنانی حضرت اک بندے بتلایا  
 دوجی واری اوہ فرمائے راہزن بلیا کوئی  
 دیر نہ کریو جلدی جاو بھر محبت والے

حضرت پیر محمد نکٹے عمر نہ وڈی سانی  
 وچہ ولایت نہ کوئی رہیا ہمدردی ہمراہی  
 ابولہب کو وانگوں دشمن ہو جاوون بدرہی  
 بخت زینجا بچ مخن تھیں تر دا وچہ سفرے  
 تیویں اسدے طرف توجہ ہوئی خاص شہازی  
 اسان غریبان والی جاگہ اسدے شان بولائے  
 عمدہ ویکھ مکان سکونت کرے ولی پیارے  
 کشش ہوئی از غیبون جذبہ ظاہر کرے الہی  
 آگیا تخم لیا یا جذبہ کشش حضور ربانی  
 بھولو پاس گئے تا حضرت سارا حال سنایا  
 ہور نہیں کوئی چیز پیاری پاس اسدے کائی  
 پس تروے کرنیت صافی پیر محمد دانا  
 کرے حرم احرام بد ہاول نوشہ پیر گرامی  
 کون کوئی تے کٹری جاگہ ایہ مسافر آون  
 فرمایا سنپال اندر جتھہ نوشہ مرد الہی  
 وانگ فرشتیاں کندے آگوں اہ تیری انائی  
 اوہ دربار عشق تھیں بھر پار بارنگ ضروری  
 سن حضرت خوش ہو یا جیویں کلی چنبے دی جانی  
 پہلیاں وانگوں پچھیا اوہو حضرت نے فرمایا  
 قسم خداوی ہے اوہ ساحر کے شیطان نکارا  
 سن حضرت تر دا پس بندے آوے اتھ سہارا  
 عرض کریندے اپن جلدی کیوں اٹھائیں  
 نوشہ جادو کر ہے بھارا خلقت راہ بھلایا  
 جس بدظن تسانوں کیتا واہ دستھری ہوئی  
 بادہ شوق الہی والے بھر بھر پیو پیالے

راہبر نال ہو یا پھر حضرت پنچگئے دربار سے  
 صد الدین خلیفہ حضرت آیتوں اتھائیں  
 یار دو جے بھی بیٹھے آئے خاطر نوشتہ سارے  
 صد الدین کیا یہ آگوں کب سرباؤں بھریا  
 نیٹے دوروں جو کوئی آئے نوشتہ پچھداو  
 میں جدا کھال میں ماں نوشتہ ہو رہ نہ دو جا کوئی  
 حضرت پیر محمد سن کے حیرت اندر آئے  
 پر باقی دیاں باریاں اسی خوب کیتی دل جوئی  
 آگے ہو رگہ نہ جانا بلکہ بیٹھا اتھائیں  
 اک فقیر گیا پھر اندر عرض حضور گزارے  
 نوشتہ کیا لے آندر اس و احوال پچھائیں  
 نال زیارت چشم منور پیر محمد ہوئی  
 نذر دہری تن دام آگے بھی نال ادب بندے  
 دام و جا پت وٹے تائیں نوشتہ نے بخشایا  
 نوشتہ کیا دس برادر کھڑا وطن تائیں  
 حضرت کیا پنڈ نرالی جگہ رانشس والی  
 حضرت کیا بیشک و رہیا اوپر پٹا سائیں  
 در فیضان گیا کھل سارا رحمت رب دی ہوئی  
 لی مع اللہ والی جاگہ پنچیا پیر نرالی  
 جہڑی نعمت دینے والی سوا سنوں بخشائی  
 نوشتہ کیا جاہن ایتھوں حضرت رہنا ناہیں  
 جانے گھر ایتھوں مڑ کے یاد خدا فرمائیں  
 یاد خدا و پیدن تے راتیں جائے وقت خالی  
 قلم شوق خدا داٹھا ٹھاں سبک افزار  
 اک ہزاروں پنڈہ اوپر پاؤن نگاہ کراہیں

جرے و چوں حضرت نوشتہ جاننے اندر وارے  
 نال خلوص یقین محبت جرے و چہ تداہیں  
 حضرت پچھن نوشتہ حاجی کدہر گئے پیارے  
 نوشتہ نوشتہ پئے پکار و نوشتہ مے کتھ اڑیا  
 پس کھو میں نوشتہ نوشتہ جے کوئی اہ بھلاو  
 اسی مسداو پر بیٹھا ختم عدالت ہوئی  
 کی بو اس کیتی اس بنے کچھ و اکچھ سنائے  
 لے لڑکے غم نہ کر ذرہ جو ہوئی سو ہوئی  
 صاحب عزت نوشتہ شاہ ساڈا آئے پیر سائیں  
 شخص اک باہر ملنے والا آویں باہر پیارے  
 حضرت پیر محمد فوراً اندر جان تداہیں  
 قدمبوسی و زمانی حضرت خوشی نوشتہ نون ہوئی  
 دم اک لیکے حضرت نوشتہ پت ہاشم نون دینے  
 تاج دام ذنابت تیجے رحم خدا فرمایا  
 بیوں بہت اڈیک قساوی بھی کم بہت لسانیں  
 نوشتہ کیا بر کر م و اور ہیا و چہ نرالی  
 تن اری ایہ مڑ م کیا دونوں طرف تھائیں  
 بحر عرفان آیا و چہ موجاں خوب ہوئی دلجوئی  
 غیبی شمع تجلی جلدی موسیٰ انگ کمالی  
 اسے اوپر در عرفانی کھولیا پیر نوشتہ شاہی  
 اسجاگہ و چہ گرگ دینے کھون چہ کراہیں  
 پس حضرت مڑ آئے گھنوں بیر لگائی ناہیں  
 ہوئی ترقی حردن افرحمت رب کمالی  
 عشق البناتن من حضرت پیر محمد سارے  
 شوق الایہوں اڈن سارے اوپر چہ ہو ایں

وانگ فرشتیاں اُن سبھے جان طرف آسمانے  
 کل ہوئے ابدالان انگوں گوشے بٹھیں بارے  
 اک ہزاروں پندرہ اوپر کرے توجہ پوری  
 غلبہ شوق خدا تھیں شرفے حمت ہی از رانی  
 نال انہاں میاں کالا آک کھوہ و پر آون  
 تھوڑا تھوڑا پانی آوے چووں کھوہ تدا میں  
 اے کالا کیوں تھوڑا پانی کھیتی نون پنجاوے  
 اس گھوٹے تھیں شور زیادہ کھوہوں با ہراوے  
 ایسے خاطر تھوڑا پانی دیواں کھیتی تائیں  
 حضرت سن فرمایا یہ گل سچی ایس سنائی  
 گل کھیتی سبکے ساڈی و کھول اپہائی  
 اڈکے بھی سڑے دوجے رہے سلامت ہیں  
 اک ہزاروں پندرہ اوپر کرے توجہ پوری

وچوں انہاں میں داو پر نہ کوئی رہیا کھچانے  
 مدت پچھوں پیر محمد حضرت دوجی وارے  
 آتش شوق انہاں تے تائیں دتا ساڑ ضروری  
 مدت بعد گئے وچہ جنگل سیر کرنیے جانی  
 جٹ کھیتی نون پانی دیوے حضرت او تھوڑا  
 نالی آب نہ کھلی آہی حضرت کس تدا میں  
 کالا جٹ کنوں ایہ پچھے جٹ جو اب سناوے  
 کھیتی استھیں سڑبل جاوے جٹ ایہ گل سناوے  
 تاسب کھیتی اس پانی تھیں سڑبل جاوے تائیں  
 بحر نظر تھیں میں بھی پہلے افراب دتائی  
 نال توجہ پوری جد کدھ خاطر لو کائی  
 اسے بعد نگاہ ہن تھوڑی باو طرف انہاں  
 اوہ سب قطب ہو جاوے انگوں شبلی مر ضروری

## حکایت

اک دن کوئی جوگی کدہوں خدمت اندر آیا  
 بہت ریاضت شاقہ والی صورت نظریں آئی  
 تحفہ اک بغل چہ اس دے جو اکیس بناوے  
 باہر کدھ اوہ لکھے اگے تحفہ ایہ فقیہراں  
 پچھیا حضرت دس اسانوں اسدا راز کیا بی  
 چند اک چول کی من سونا استھیں کیتا جاوے  
 حضرت کیا رکھ طاہے اندر اسنوں کر نہ پانی  
 مدت گذری دوروں سوکے اوہ جوگی آیا  
 اول کنوں زیادہ فاقہ نظریں اس نون آیا  
 بعد سلام نیاز مندی اس عرض حضور گذاری

فاقہ مستی حال خواری اگے نظریں آیا  
 تنگی رزق ہویدا ہوئی اوپر دلی الہی  
 استھیں نال عمل دے سونا جان بنا یا جاوے  
 یا حضرت منظور کروا یہ سونیدیاں اکیسراں  
 عرض کیتی ایہ کیمیا حضرت میں جن آپ بنائی  
 چندین تانبہ اس اکیسراں سونا رب بناوے  
 طاہے اندر دہراڈیہ سیر گیا خود جانی  
 سونے نال ظہور ہو یا پر فاقہ آکے پایا  
 روٹی نال تعجب اس نے دندان نون کٹوایا  
 فقر فاقہ یا حضرت کیوں افر حال خواری

میں اوہ ڈبہ کیمیا والا طاقے وچہ رکھایا  
دو تن پتیاں نیکر کافی سونے دا خروارہ  
اوسے طاقتے اندر ہو سی جا کے دیکھ اتھائیں  
پس ڈٹھا جا ڈبہ جوگی جس جاگہ رکھوایا  
حضرت تدریں ارادہ کر کے اٹھے خاطر پانی  
جا ڈیرے فرماون جوگی لیار وائل اسائیں  
جوگی گیا تے اتھہ ڈٹھا خاک جو ابھی ساری  
جوگی وچہ جیرانی آیا کیمیا بھلی ساری  
رب اسان اوہ تہہ دتا در دیوار طلائی  
پر لذت نہ ہے فقیری جس چہ فخر سولاں  
پر حضرت نہ کن اس نوں یوں راہ الہی

نذر نیاز فقیرانہ سی تحفہ پیش کرایا  
حضرت کیا یاد نہ رہیا اوہ ڈبہ ہموارہ  
طبع آزرده ساڈی استھیں لوڑ اسان کھپیں  
عرض کیتی معمول کرو اس اللہ مال گھلایا  
فارغ ہو کے بعد و ضرور مال سٹن برآنی  
جگہ فلانی اندر گریا لے آجسدا اتھائیں  
سونامہراں ہوئی آہی جان کر امت بھاری  
حضرت کیا ایسی کیمیا کر و تیار اک واری  
اک ایشاے تھیں ہو جاون رحمت نامتناہی  
پاس نبی زروا فرآوے انگ پہاڑ حصوں  
جبہ پاس رکھن حضرت رغبت مول نہ کافی

## حکایت

اک عورت مے لڑکے نوں ادہ رنگ کہیں ہو جاوے  
لا دو اکیماں کیتا ہوگ شفا اس تاہیں  
طرف نوشہرے شخص کسے نے دتی ایشانی  
آخر حضرت پاس اوہ آئے سائل عرض گزاری  
حضرت نظر تدریں فرمائی طرف مریض پڑانے  
بدن اندر بیماری کوئی اُسے رہندی تاہیں  
ایسر زناں بنایاں اللہ سیلی کتبی داؤں  
وچہ عقیدے خلل انہلے صدق صفاؤں  
زناں پاس کریندی گلاں اس لڑکے دی مائی  
جڈن نگاہے و الامیدہ ڈہکاسی نیڑے  
بد قسمت اوہ عورت اوہو بچہ لے ہمرہی  
لے مائی نہ طرف نگاہے مینوں توں لیجاہیں

نہ کوئی دار و اس موافق علت دور کر اوسے  
ہو لاچار سپر دضدے کرے اسدے تاہیں  
فلج اسدا اچھا ہووے پاسو مرد حقانی  
اوپر حال بیمار اسادے کر رحمت اکواری  
اوہ بیمار چنگیر ہو یا واہ و افضل ریانی  
نوبر نومریض ہو جائے ہویوں ب عطاہیں  
راست کدیش ہو دن ہرگز دوری اہ صفاؤں  
مکروپ زناں دیاں کاراں ویکھ قرآن ضروری  
سنجی ردر سلطانوں میرے پت شفاہے پائی  
خلقت گئی زیارت خاطر جا کے لاؤں ڈیرے  
طرف نگاہے کرے ارادہ پتہ گل سنائی  
طرف نوشہرہ لے چل بلکہ صحت ملی اتھائیں

پیرنو شہرے دی رگاہوں میں فیض اسائیں  
 پراوہ مائی اک نہ منی بدبختی سرچائی  
 جڈن کئے وجہ جگہ لگا ہے خلقت جمع جتھائیں  
 ملدے جو رٹنخ ہو یا تمل و انگوں پارے  
 لوک حیران پریشاں ہوئے اسدی وجہ کیا کی  
 طرف نو شہرے لچل مائی کراں یارت پیراں  
 صحت ہوئی سی اسے کولون تون کھڑیا ناہیں  
 پس جلدی کھڑینوں اوتھے ہونہ جاگہ کوئی  
 چندن کچھوں پنچ نو شہرے تو تباب کرانے

دیر نہ لگی اکیل اندر ہویاں خاص عطا میں  
 طرف لگا ہے ہوئی روانہ دیر نہ کردی کائی  
 اندر چار دیواری آئے آئی مرض تدا میں  
 وجہ اعضا سپاں ہن گڈ بان جو میں شکستہ سکا  
 لڑکے کہیا میں سمجھایا آہا تینوں مائی  
 پیر سمد قطب مانہ جو صاحب تدبیراں  
 اس رگاہوں پھیرا منہ نون فیض اٹھایا ناہیں  
 بیل اوپر اسوار کرایا واہ و اعزت ہوئی  
 مرض گئی مزدوجی واری رحم خدا فرماندے

## حکایت

اک چرواہا حضرت داخود جو گائیں چروائے  
 رات پئی جدوے گھر پھر آ بیٹھے چار پائی  
 دن تے رات طریقہ اسدا ایوہ ہمیشہ جاری  
 حضرت نال توجہ پوری روئی اس پچانے  
 ایسے طور ہوئی کچھ مدت ربدی مہربانی  
 حال ابدان بدلیا دو جا پائے گنج اسراری  
 رات پئی گھر آیا اپنے دیکھ اسنوں خود مائی  
 لڑکیاں انگوں پراوہ و نوں کھوراز تدا میں  
 بیٹھے تراس منجی اوپر پتر بیٹھے ناہیں  
 ماں کندی کھا روئی پتر نیندر چنگی آوے  
 ہر چند مائی کرے تقاضا پراوہ ہلے ناہیں  
 ہولا چار گئی ول حضرت عرض کریندی مائی  
 گل کرے نہ روئی کھاوے اسدی وجہ کیا کی  
 روئی کھا آسودہ ہو کے خواب آرام کرے

بھی اندر سب کاراں حضرت تھیں مختاری پائے  
 پانی گرم کرا کے لتاں صاف کریندی مائی  
 ہر اک کار اہدی لے بھائی قابل غور نیاری  
 کھانا کھاوے اوہ چرواہا حضرت پائے بٹھانے  
 نظر ہو یا منظور شہانے رحمت دی ارزانی  
 کاشف راز اسرار ہو یا اوہ نبیا مرد غفاری  
 دنگ ہوئی بھی کرے تعجب واہ واکار خدائی  
 اوپر زمین نشت لگائی ماں کے استائیں  
 عرض کرے نہ بیٹھاں ٹکے اوپر پینگ تسائیں  
 عرض کرے نہ کھاواں روئی پھکھ بہتر سوں  
 گل کرے نہ کھاوے کھانا ماں غم کرے وائیں  
 کی کیتا فرزند میرے نون جو ہو یا سودائی  
 حضرت کیا اسنوں آکھوتند خوہوے ناہی  
 تند خوئی چھڈ دیوے ساری نہ چہرہ کھلاوے



پت کے چھڑ چھا میرا نہ کر ماں حیرانی  
 ایسے میرے گے روٹی ہرگز نہ رکھائیں  
 پیش گئی نہ میری حضرت لگا زور تمامی  
 عرض کریندے یار جو حضرت واہ واسٹھری ٹی  
 حضرت کہیا واگ اُہدی ہتہ میرے ہی نہ کالی  
 اوہ میرے دراکوں بالا اللہ شان و دہائی

پھر مائی جا کندی بیٹا کھاہ روٹی پی پانی  
 اسے نوں جا روٹی دیویں کھانا اوس کھلائیں  
 دوجی وار گئی ہن مائی خدمت پیر گرامی  
 سن کے حال بد ہی تھیں حضرت دین جوابت کوئی  
 وکھو حال مرید اپنے د اُسدی شکل کیائی  
 ودہ تریا اوہ میرے نالوں بدی بے پرواہی

## حکایت

بیریاں بچیاں سن جس طے فے ساٹھی اتھ لیجاون  
 ہیٹھ اتڑ کے بیر کھاواں کے دل ارا ز سناے  
 اوہ کہندا خوش ہو کے کھاو پر شکل دس آوے  
 جد تک ڈانگے نال نہ جھاڑن بند خالی پھرے  
 او پر چڑھ کے مار ہلونا پس حضرت فرماے  
 بلکہ کچے بھی سب تھلے آون گے ہر آنا  
 یا حضرت اج رات اتھائیں کر پورات گزارے  
 کی کچھ عرض کریندے سارے پر مقصود ایہائی  
 اے کالا جے بمت تینوں روٹی کھا انہائیں  
 عرض کرے میں خام نشا نشان کیے خود عالی  
 پس حضرت گھرا منان جان نالے لطف کماوے  
 جاہ جلال انہا تا و دہیار سیا حساب نہ کالی

اگدن حضرت پنڈ کے چہ خود تشریف لیاون  
 حضرت کہیا جٹ کنوں جا کچھ اگر فہرے  
 خادم کا لاطرف اہر کھوہ دے جٹ نون کچھن جاوے  
 شاخاں سخت بلند آس میان از خود پیرنگرے  
 خادم کلامر کے آیا سارا حال سناوے  
 اک ہلونے نال تمامی پختہ بیر گرانہ  
 سن کے جٹ ڈگے وچہ پیریں عرض کریندے سارے  
 حضرت کہیا سن اوہ کالا مرضی تہہ کیائی  
 دولت مال یادہ ہووے مرضی ایہ انہائیں  
 اسان اجازت تہی تینوں کھانا کھاوون والی  
 تیریاں گلاں تیرے لایق کالا سخن سناوے  
 وچہ زانے تھوے واہ واہو یالطف الہی

## مناقب

لو لعب تھیں آیا اتھے رنج تعب و چھارے  
 چھکھ کنوں لب او پر آئی اسدی جان پچھانی  
 نظر بچا کے گاجراں پٹے چاہے بھکھ بھائی

اگدن کوئی لڑکا آیا کھوہ و اک کنارے  
 پتلا وانگوں ال بدن اس ایڈی ناتوانی  
 اس کھو گاجرا ندی اک کھیتی لڑکے نفس نظر آئی

پر جٹ تائیں خبر ہوئی اُس پھڑپاڑ کے تائیں  
 حضرت ڈٹھا حال تمام فرم کر نیدے  
 جٹ کنوں چھڑواون سنوں میں پیارا گواری  
 وطن میرا بلوال مبارک جگہ بزرگانِ عالی  
 شاہ سلیمان دُی میں نسلوں پیش میری جاو  
 سُن حضرت اس لڑکے کو لوں آئے دچہ جیرانی  
 جلدی کرو لباس اک تازہ اس عمدہ پہناؤ  
 پانی گرم کرو بھی اسنوں مل مل خوب تھلاؤ  
 حضرت خود تشریف لیجاوون چہ سنپال تہیں  
 حال اس لڑکے اچھہ سارا نوشتہ نوں سمجھایا  
 رنجِ تعب اس پھڑپا ہو یا پھکھہ افلاس ستایا  
 حضرت شاہ سلیمان جایا پھہر ہو مفلس بھارا  
 نہ معلوم اولاد میری داہوے حال کیائی  
 قلب نہیں سن نوشتہ کیا نہ پرواہ رکھائیں  
 جو اولاد تیری ہے حضرت اوہ اولاد اسائیں  
 یار تیرے سب یار آسائے اہ او دوست داری  
 یار تیرے اولاد تیری جو ہوو محشر تائیں  
 وچہ دنیا نہ پاوون تنگی رنجِ تعب نہ کوئی  
 یار تیرا جس جاگہ جاو میں ہوواں ہمارا ہی  
 نہ غم کرتوں یاراں سندا میں ہاں پشت پناہی  
 ویکھ اجیہا لطف کرم پس اپنے پیر رکھائے  
 خوش ہو کے پھر پیریں چلکے وطن مبارک آئے  
 شکر خدا میں ایسے درد ادا مائے گدائی  
 اشرف شکر خدا فرمائیں آخر ویلے تائیں  
 اس خانوائے دچوں جو کجھ چاہیا ہر اک پایا

مکیاں تمہجے بارے اسنوں نالے چھڈے تائیں  
 اسدی خستہ حالی او پر ترس ڈا فر میندے  
 اے لڑکے دس وطن پیارا اُسے عرض گزاری  
 شاہ سلیمان بزرگ خدا جس جاگہ مدفن عالی  
 لاغر جسم کیتا بھکھہ میرا لڑکا عرض کر او سے  
 ادب کریدے یاراں تائیں کہندے ولی ربانی  
 کھانا پانی تازہ لذت والا ایس کھلاؤ  
 خدمت اسدی پوری کرنا ذرہ فرق نہ پاؤ  
 دوروں تمہکے خدمت نوشتہ حاضر نوں اتھائیں  
 عرض کیتا اوہ جو کجھ ڈٹھا نقشہ کل کھچایا  
 کیوں پایال ہو یا اوہ لڑکا حضرت فرمایا  
 بیکس تا کس پکھا لستا ہو یا اید بیچارا  
 ایسے گل دافکر سپاہے تا آیا اس جانی  
 نال اولاد تیری ایہ کر ساں ہرگز ہرگز ناہر  
 ایہو حکم اسدا جاری اندر حق انسا میں  
 اج تھیں لیکے نیک قیمت سن ابر خوداری  
 پیر محمد اوہ سب میرے یار اولاد سدا میر  
 روٹی دے محتاج نہ ہوں شفقت پوری دے  
 نال میرے سب ہوں محشر دیکھن لڑکے  
 حضرت پیر محمد سُنکے او خوشی منالی  
 او پر قدماں مرشد کامل اپنے پیر رکھائے  
 رحمت بدی او پر انہاں جہاں سبیں نوالے  
 لطف عنایت دُی امیدوں اپنی جان گوا  
 بلیا تینوں ایسا راہبر جو خواہش اوہ پائیں  
 صفت تبار کو جولا بق فضل خدا فرمایا

## حکایت

اک دن حضرت باہر جانے کا لاسی ہم سہرا ہی  
 بارش سخت شروع ہو جائے کالے نوں فرمایا  
 بیڑے اک مقام فقیراں کالا ادھر جاوے  
 کہن فقیر مہینے جاو اندر اتھ نہ او  
 حضرت سن آواز انہاندی دیکھن طرف انہاں  
 کیوں آئے وچہ انہیاں لوکاں چلو ہوئے  
 کامل مڑاں دے ایہ جو صلے بہار طبع نہ آیا  
 او تھوں حضرت دوجی جاگہ پس تشریفیو  
 بہت مناقب شاہ صاحب کے باہر حد شماروں  
 گنتی وچہ نہ آون مہینوں سخن ہزار لکھائیں  
 پنجیہ ۲۵ ربیع الاول الی رحلت سی فرمائی  
 وچہ نو شہرے روضہ قدس منبع فیض روحانی  
 سال بساں ہووے اک میلہ آون لوک ہزاراں  
 ذات جیتی تاریخ وصالی اشرف نے بتلائی  
 عارف کامل یار انہاندے رحمت ہی از رانی  
 ساتی بخش اک جام شرابوں بادہ حق پلائیں  
 دوجی وار نہ دیکھاں کوئی چہرہ درد سخن دا

رستے اندر بدل آیا آما حکم الہی  
 جگہ کسے آرام مناسب جیکر ابتر چپا یا  
 اگوں ٹھہار نہ فقیراں کون کوئی ایہ آوے  
 کرو تلاش تیس کوئی مسجد انتھوں نکل جاو  
 ہس فراون چل اے کالا انتھے ٹھہرناہیں  
 ایہ سب اتھے کور اکھیں دے ہوئے بس بہانے  
 ورنہ کجھ داکجھ کر دیندے ایہ پر رحم کم پایا  
 جس مطلب نوں آئے ہین اوہ پورا فرماون  
 تھوڑے کران بیان اگہیں دے ہون اکو روں  
 آخر کوچ کریندیں اتھوں اہ اشان انہاں  
 بھری یاراں سوئے انی جانے طرف الہی  
 خاص چناب کنارے اوپر مرقد خوب پچھانی  
 حاجت والے لوک پنجابی آون باجہ شماراں  
 یار انہاندے بہتے کامل کیتے ذات الہی  
 تھوڑے ذکر کراں اسجاگہ بندے اوہ رحمانی  
 درد اتھے غم کیوں آزادی ہوئے تڑپ سائیں  
 یاد کراں ہر دیلے مولا کو چہ مل سخن دا

پیر محمد افرزندیہ عند سبیل سارا  
 عالیشان منہ والا نور فلک تارا

## مناقب

منظر نور خداوند عالم عبد حبیب سارا  
 لی مع اللہ والی منزل پیر الودن تارا  
 نار عشق دی ٹھی سینہ شعلے مارن تارا  
 دوہاں جہاناندے گمراہاں پائی رمز نیادی

واقف لوح قلم دے ازوں تار و بحر عرفانی  
اک گھڑی از یاد الہوں جدا نہ ہوو نہاے  
کنوں حساب جو احشر دے اشرف خوف کیائی

بانی کار دو عالم سندے سخی صلیب ربانی  
تھوڑا بہت خدا دے رستے خرچ کرئیے سارے  
جس امر شد حاجی نوشہ سارا لطف الہی

## مناقب

وقت نزع دے پیر محمد پیر نوشہرے والا  
عبد الجلیل یگانہ بیٹا فوراً حاضر آوے  
پس حضرت فرزند نگینے نوں سینے بٹھلایا  
اسدے بعد احوال انہاں دا ایسا ہو یا سائی  
مشکاں بھر دو بندے پانی حضرت اوپر پاؤں  
گرمی تھیں اوہ سارا پانی بدن جذب فرماوے  
ملک اندر کشمیر گئے تا برفوں کم ہو جاوے  
اپر آتش عشق اجیسی نال سمندر پانی  
بلکہ آب کنوں دریائی بھانبر تیز ہو جاوے  
ایسے بن اتے وچہ سوزش چھڈی دنیا سائی  
روضہ اندر خاص جگہ جو انہاں لئی بنائی  
انہاں کنوں بھی اکثر لوکاں آلا فیض اٹھایا  
جے میں لکھاں مفصل گلاں اتھہ گنجائش نہیں  
سی فرزند انہاں اکرم جو گدی بٹھلایا  
اے ساتی دے ساغر بادہ عشق پیارے والا

پت اسادا حاضر ہووے حکم دیوے فی الحال  
حکم ہووے جو میرے کعبہ پت بجالیانے  
حکم خدا تھیں شان ولایت اندر اسدے پایا  
اندر آگ عشق دے جلیا عبد جلیل سپاہی  
اپر پانی رواں ہووے بھانبر عشق مچاؤں  
رات دنے یہ پانی پاؤں بس اجے نہ آوے  
گرمی عشق جو اندر تن دے جے مدہم فرماوے  
بجھ جاوے کد جاہز ایگل شاعر کلمے ربانی  
آگ عشق وچہ سینے روشن پانی کدوں بھجاوے  
ایسے جگہ کرئیے رحلت راضی ات الہی  
وفن کیتے ایہ صاحب قسمت آہے ولی الہی  
عارف بہت انہاں تھیں ہوئے رحم خدا فرمایا  
بعد پدربنچ سال برابر زندہ رہے اتھائیں  
اپنی جگہ مبارک اوپر اوہ والی فرمایا  
سار دیوے تن ہستی والا ہووے کم سکھالا

آتش عشق کنوں دل میرا بھج کباب ہو جاوے  
ایہو تحفہ اشرف اپنا وچہ درگاہ لے جاوے

حضرت اکرم پت نداعالنبیان گھرانہ

اسپان چلایا اندرودی لامکانا

## مناقب

اندرستے قرب خدا سے اکرم اکرم سائی  
وچہ معراج قریبے پہنچا برکت پیر سہا سے  
آیتاں مصحف پاک الہی ہر دم ورد کلمے  
ماں زمانے ایسا پترو حبا جینا نہیں

وچہ میدان سعادت سابق آلامرد الہی  
اوپر کنگرے عرش کمند اس پائی جا پیا سے  
ورقا ورتقا پڑھدار بند اعارف لطف شعا و  
اشرف سُرمد خاک انہاں دروازے فرمایا نہیں

## مناقب

رب ممتاز بنایا اکرم عبد خلیلے جایا  
علم علم وچہ خلق عمل سے ہو رہ نہ کوئی ثانی  
مٹھ اتھاندی بد بیضائی سوچ دی تابانی  
آدمیاں نے اسی اتوں فخر بلا شک پایا  
اسد عشق سمندر وانگوں حد کسارہ نہیں  
جہڑی طرف نگاہ کر نیے پٹن حرص ہوائیں  
لطف خدا خود راہبر آراحت دی ارزانی  
یاراں نال صلاہیں کر دے کیونکر حکم الہی  
عرض کر نیے یاراں کدتی طاقت پائی  
تمنے توں اس جاؤں حضرت طرف مزار پیارے  
حکم ہووے جو ایسے بجاواں اورے وقت میں  
ہر دو مرقدے وچکارے مدفن نظر میں آیا

قرب حضور سی والا اسنوں مرشد رنگ چہ پایا  
گنجی فتح دعا اتھاندی خاص انگشت پچھانی  
دوروں چمکے چہ مبارک جیوس ماہ کنعانی  
کیا انا الحق جسے اسپر تنگ طرفی داسایا  
طالب اک قسطے دی دنیا پاسوں ورتن تائیں  
یاد خدا وچہ عمر گزار سی واہ وانیک عطا نہیں  
ہجرت وچوں وقت صلہ انیرے آیا پائی  
کون جگہ ہے مدفن میرا کرو صلاح اس جانی  
ایسے ساڈا میاں صاحب جن بہت امید گھائی  
اوپر پیراں ڈگرے حضرت عرفان کھوے مبارک  
دو مال مزاراں اندر باگ کرا نظر اتھانیں  
نقل مکان کیا پھر حضرت کھوے مبارک

وچہ درگاہ خدا سے پیچھے چھڈن دنیا تائیں  
دو مرق وچکارا انسانوں کر دے دفن تائیں

لڑکا پاک انہما ذوالاعظم سے نہایتیں

سی حضرت سلطان محمد مریم خلیق بتیاء

## مناقب

منظر فیض تم اوہ آبا جو سلطان محمد  
تارو بجز عرفان آبا اوہ مہبط نور الہی  
سرخ انور ماہتابی چہرہ چند جیویں آسمانی  
جے کوئی بندہ اس دنیا تھیں اور دیکھے کھادے  
کنوں آسب حوادث دنیا اشرف نفس غم ناپیں

جام قدم داسانی آبا اوہ سلطان محمد  
مخزن ستر الہی معدن لطف کرم داسانی  
ظلمت شام الم عالم تھیں دور کر نیجا جانی  
دوہیں جہانیں اکرم ہو جے حق لطف کماوے  
خاطر لطف نگاہ پیر اندر فیروز دوہیں سرائیں

## مناقب

اوہ سلطان محمد کامل اندر قرب الہی  
لہند چہرہ صدمے تیکر خلقت بہتہ بہتہ رہے سلامی  
ہند قنداروں کرن یارت بہتی خلقت آئے  
وچہ میدان بہشتاں گھو اسدا سیر کر آئے  
فیض جہان اٹھایا استھیں واہ امر در بانی  
اوہ سلطان محمد کولوں پاوے فیض کمالی  
شاہ محبوب اس بھائی نکا جو مجذوب الہی  
لڑکا اس سلطان سکند صاحب علم جوانی

رستہ پایا اس حضرت نے جھکدی کل لوکاں  
وچہ نوشہرے دیوار روشن اوہ سلطان گرامی  
سلطان بخش مبارک بیار ب انہاں بخشاوے  
پیر بخش اک دو جا بیٹا اللہ اس بخشاوے  
بحر عشق دریا فیضانی جگہ نوشہرہ جانی  
رتبہ عالی شان اس ملیا رحمت ربی عالی  
شاہ سلطان اک تیجا بھائی ہادی اہ اصغائی  
علم فصاحت علم سخاوت اندر کامل جانی

بھی اک خدا دینہوں ولہان یو چہ پیکانہ

موضع شیخ پوہ کی اس سکھنے ٹکانہ

## مناقب

حضرت مینوں یاد خدا وچہ اچا شان کھادے  
وچہ تقریریں تے تحریریں ذکر کمال انہائیں

وچہ فرشتیاں شہرت اُسدی رجبہ ربہ ہادے  
تہ سادے ہر دم کرے بھاویں شام صبا صیں

دن تے راتیں یا د خدا و چہ دل خور سدا کھاوے

اسپے یا صفت عشق الہی و میدان چلاوے

## مناقب

او پر پشتمہ دن تے تہیں مینوں ملی گزائے  
 سعی محمد گھوڑا اپنا پشتمہ او پر لیاوے  
 حضرت کند کینوں اے مینوں شوخی ایہ فرمائی  
 مینوں کند اس پشتمہ پر کیوں ایہ گھوڑا آیا  
 تو بہ کر اس گلوں مینوں ایسا سخن نہ کرنا  
 دور ہووے بیہوشی اسی ہوش اندر آجائے  
 حضرت سعی محمد دوجی وار کوشش فرمائی  
 اثر نہ ہو یا مینوں او پر غصہ کھا مڑ جائے  
 غیرت پاروں سعی محمد چک سادے آرہندا  
 پرفوس جورات تمامی گھوڑا پیا ڈراوے  
 فجر ہوئی تا او ہو جگہ پشتمہ مینوں والا  
 دوجی وار ملاقی ہو یا حضرت مینوں تائیں

یا د خدا و اتحم لگاوے اندر قلب پیائے  
 غیرت تال نگہ اک کنتی گھوڑا تھلے آوے  
 سی ایہ بہ حضرت نوشتہ کیوں بے ادبی چائی  
 تسان لوں خود بخشش ہوئی سن حضرت فرمایا  
 جاہن پشت گھوڑے پر اپنا دست رک دینا  
 پس ہتہ ملیا گھوڑا او نویں ہوش اندر آجائے  
 جذب کر اس احوال مینوں اپیش گئی نہ کائی  
 ہر چند مینوں عرض کرے اوہ گھوڑا نہ ٹھہراوے  
 مینوں پاش ٹھہرے ہرگز دلایاں جھڑوں کا سنند  
 چک سادہ نہ لہھا سنوں مڑ مڑاوتھے او  
 بہت ہو یا جیران کیوں ایہ ہو یا کار معالا  
 نال خوشی اس خصت کتنا گیا مکان تہ ایس

## حکایت

ذکر کر اس اک ار ولایت اندر شور پیائی  
 جذب کرے احوال فقیراں نعمت کھو کھو ساری  
 کل فقیر پئے حیرانی باہم کرن صلاحیں  
 حضرت مینوں سن فرمایا غم نہ کر یو کوئی  
 اوہ کابل تھیں تے کے آیا صاحب زور تباون  
 فرمایا کیا مرضی ایہ جو اندر ملک تہ ایس  
 کمن فقیر مبارک ایہ گل و پچھاں سنوں تہ ایس

صاحب زور فقیر اک کابل ساڈے ملک آیائی  
 اسدے زور برابر کوئی دو جا شخص بھاری  
 رنج الم تے غم دے اندر ٹوڑے اوہ رہا ایس  
 کمن فقیر کیوں نہ ڈریے کر ساڈی دل جوئی  
 خطرہ پیا سانوں افر عقل فہم نس جاون  
 ایسا شخص زور آور و داہر گز آئے ناہیں  
 مینوں کہیا و دلا بے پائی دا حاضر کر تھائیں

۱۰۷ دو باب آب - یعنی پانی کا چھ گزری - رمبٹ ۱۲

حاضر کرن ڈولاب جڈن چہ اسدے تکایا  
 ویلا وقت اتے دن اج دالکھ کھوسبائی  
 اس ویلے دریا کنا لے او ہو بندہ آیا  
 اک قدم وچہ کشتی دہریاد وچا دہرتی سائی  
 جد سچیا رکھایت مینوں کولوں گوش کرائی  
 ظلم کیتوی اسدے او پرورد مصیبت پائی  
 اسجا گہ جے اون دینڈن سب کجھ ظاہر ہو چکا  
 اک پیالہ پانی والا پس سچیا رنگایا  
 حضرت مینوں نعل اوہ تا پتیا اس نے پانی  
 آتش شوق حضور خدای ٹھڈی ہو گئی رسی  
 عرض کیتی یا حضرت ایہ کی میرے نال کرایا  
 فرمایا جو پاس محمد عربی میرے تائیں  
 کتھے اوہ سی شخص مسافرتوں خود کتھے بھائی  
 لایق نہ سی استخیں کوئی ظلم ایہ کیتا جاسے  
 اے ساقی دے جام شرابوں قسم تحمل والی

تورڈ تادولاب تڈن مینوں نے فرمایا  
 یاد رہے تاج دا واقعہ مینوں گل سنائی  
 کشتی وچہ دریا تک دے اُسنے قدم نکایا  
 روح پرواز گیا کرا سدا موت اچانک آئی  
 فرمایا کئی ظلم کیتوی روانہ تینوں سائی  
 نہ توں ٹٹھا اوہ مسافر نہ اس تینوں بھائی  
 یا اس بہرہ ملداسا تھوں یا برعکس دلاندا  
 پانی اول پتیا استخیں باقی کجھ بچسایا  
 گرمی عشق وجودون جاندی خالی رہ گیا جانی  
 چند عرفان اس گھاٹے اندر گیا اکواری  
 شوق خدای گرمی تھیں جد انسان بیا  
 توں ملزم فرمایا مینوں کیتا رنج اسائیں  
 اسدے نال ایہ جو رجفادی کیوں کار کرائی  
 مرد خدانوں اجب حوصلہ بردباری فرمے  
 سر تھیں پانی رنج مصیبت گذر گیا ہر حالی

درد اتے غم والا بادہ اشرف نوش کراوے  
 جو وانگوں منصورا نا لحتی دعویٰ نہ فرماوے

بقند از بلا و ناسنو صاحب شاختانی

حافظ قائم ولی بانا پاک مین تھیں جانی

## مناقب

رب الفلق والے فحمانے اسنوں مزہ چکھایا  
 عشق محبت لوتے والی دہوں کسٹ رکھائی

حق دی شوق شرابوں حافظ قائم جام چڑھایا  
 پاس خدا اس رتبہ عالی گل وچہ بچھایا پائی

کیتا دور حجاب دوری دالمیا ذات الہی  
 جامہ پتیا اس عرفانی سابق وچہ اولیائی



## مناقب

<p>راہ خدا و چہر مبارک فرسودہ بہر حالی      کرن یارت مرشد اپنے گھر تھیں ماہر آئے      خدمت کسے نہ کیتی ہرگز مرضی حق الہی      ایسے بھکے آزر وہ کیستار حم خدا فرمائے      ایسے چمکے اکٹھا رکھا یا خاطر ایندہن سائی      پس سچیا آواز سنی تھے یاراں نوں فرمایا      گوہی اندا جس بھارٹھیا بھار بلا شک بھارا      سختی نال زمین دے اوپر چہڑا بھارٹھا دے      شہروں باہر دیو کر اسنوں رکھو سنوں ناپیں      درد اتے تکلیف والے اون سخت آوانے      واپس موڑو دوروں آیا درد مصیبت چایا      شفقت وافر کیتی اتنے کشف ہوئے اسراے      مدت بعد اس نخصت کیتا حضرت نے درباروں      اسدے جوش عشق تھیں بھریا عالم سارا      جو مقبول حضور خدا رحمت رب تنہا میں      آوے ہتہ خزانہ غم دیاں دیو پار قبائیں</p>	<p>سید علی نسب آجا جو حسبوں نسبوں عالی      پاک پٹن اس وطن مبارک ہن بھی اوے جائے      رستے وچہ مہمانی کیتی اسدی کسے نہ سائی      چھل تر بوڑاں رستے اندر حضرت کھانڈے آئے      پاس نو شہرے دوروں آئے جد اوہ مرد الہی      وقت عشاء دے سٹے جا کے موک سخن سنایا      اے یارو ایہ کون کوئی ہے دانشمند پیارا      کہندے یارو ایہ حافظ قائم پٹی نظریں آوے      حضرت کیا رخصت کر یو ایسے وقت اتھائیں      جڈں گئے لے باہر اسنوں کھل گئے دروازے      حضرت جڈں آواز سنی اس کرم لطف فرمایا      دوڑ فقراں آندا اسنوں حضرت دے دربارے      تیکر عشق کھولے اس پر دے رحمت شفقت پرو      نال خوشی گھر جاندا اپنے عاشق صادق بھاندا      نال غلام رسول آفرزند قبول انہا میں      بادہ قرب حضور والے ساقی بخشائیں</p>
<p>مرحوم جان نال ہا فرزند حضور مبارک</p>	<p>سید شہناز وادف کسے      نتھے شہناز نال ہا شہر کھول سنو</p>

## مناقب

<p>منظر فیض تھے ہادی راہ دا چشمہ ستر کماہی      سہ حقانی البیان مزاں تھیں گاہ سدائیں      جس دی طرف نگاہ فرماون کارہوون آسانے</p>	<p>سید نتھے شاہ مقرب وچہ دربار الہی      شرع نبی دے اندر اسنوں موجب فخر بتائیں      سو دہرہ اسدی اتون ہو یا اشرف وچہ جہانے</p>
---	--

## مناقب

<p>نیڑے شہر زیر آبادوں قصبہ اوہ شہمانا فاقد فقہ غذا نہاندی آما مرد الہی اک شب طے شیخ محمد شیر او پر بجا اون وقت صبح بنہ پی سرفوں حضرت واپس آئے نال عھے فرمایا حضرت سُن او شیخ شکاری کارا جہی گزری تیتھوں واہ تیری نادانی تیز کریدی نہ کھایا و بھجلی اوہ چھوٹیری شیخ محمدی اوہ تیزی کم ہوئی دانائی بذختی داسے سرمایہ جو کوئی کبر کماوے نیز بخیل ہشتی ناپیں حکم نبی دا آیا بخش شراب جو عم تھیں دہوورے کالے پتے عمد</p>	<p>سو دہرہ قصبہ وطن نہاندہن بھی اوہ ٹکانا لقب ہداسلطان اتے اس نیاترک کرائی شب فوں صوت شیر ہوون بایاں طرفے جان اگوں شیخ لگایاں ضرباں سرفوں خم ہنچائے اوہو شیخ صبح نوں آیا کسے عبادت داری میں ہاں اچے سلامت شیخا و چیریری ندانی نتھاشیر درندہ ہو یا چھی ویکھ وڈیری سلب احوال کتیا پھراسد اجرایہ گل سنائی خودی تکر ہے بریائی جو نقصان ہنچاٹے بدگوہر دا اصل تکر سعدی نے فرمایا ساقی بخش پیالہ ڈا وچوں شوق قدم سے</p>
--	--

<p>صاحب ق خلوص صدہ صا نشا شہا</p>	<p>بخت جمال اک و خدا جو جو ہون بریا</p>
-----------------------------------	---

## مناقب

<p>مخ لاہوت شکارا ہداجودل اجال شکاری اندر جاہ جلال خداوند آپ کرے دل جوئی اسنوں فیض حضوری بلیا ریدی پشت پناہی قرب الہی وصل حضوری واہ وادرجہ پایا</p>	<p>بخت جمال جہاں امرشد خاص مقرب باری جام مرادوں بھر بھر سوئے مثل ابدے نہ کوئی ہر سروال زبان آما جوذاکر ذکر الہی پیر اپنے دے لطف کمالوں اشرف فیض اٹھایا</p>
---	--

## مناقب

<p>قوم ورائج جٹ آما پر رحمت ذات الہی خدمت وچوں دور نہ رہندا کدن عمر تمامی</p>	<p>جموں پاپس چپالہ موضع وطن مبارک سانی دن تے رات بلاشک آئے خدمت پیر گرامی</p>
---	---

ہولی ہولی چہ طریقے جدا داخل ہو جائے  
حکم ہو یا جا راوی کند ہے یاد خدا فرمائیں  
لڑکے ڈنگر چارن والے کھڑے گھر لیا دیں  
اکواری ما ذکر جو آئی وچہ دریا طغیانی  
بہتے پنڈ ویران ہوئے تے خلقت نوں حیرانی  
غرق ہو یا یا بچیا کدہرے کیتا فکرو کائی  
و کھیں آن سلامت بیٹھا بخت جمال اتھائیں  
لوکاں جدایہ کار ڈٹھی متعجب ہوئے سارے  
ایسے طرح فقیری انہاں دن تے ات ودہائی  
جھنگی بخت جمال ہو راں مشہوی بہتی پائی  
لہندے چڑھے طالب اس دے ذکر ذکر الہی  
دو تن قطرے مزا اشرف کے اسدے چوں مائیں

بحر عرفان اندر پچھراستوں استغراق کر اے  
پس بیٹے چہ آیا حضرت ذاکر شام صبا حیں  
وقت صبح دے پڑھ لہندے او ہو حضرت کھان  
کئی اک پنڈ خراب اتے برباد ہوون وچہ پانی  
فکر کرن اوہ سائیں مویا یا اندر زندگانی  
ختم ہوئی طغیانی جسدن دوسری خلقت آئی  
گردے اک لیکر کدہی جو پانی آیا ناہیں  
ادب کناں ہنہ بنہ کھلو کے سیں توں ہارے  
سوچ وانگ ترقی کر کے پنچکے اک جائی  
دوروں انگوں چنداویکھے اکثر عام لوکائی  
اے ساقی حق بادہ بخشین مووے غموں لہائی  
تیز بیاس ہو جاوے اسدی دہدی رہے سدائیں

ذکر منابین محمد ہر روز ازل سے

گیند جنت لجاوے پچھے پیر اس چلے

## مناف

معدن علم عمل دا آہا منظر نور الہی  
فہم کیاست دا اوہ منبع مرجع اہل سخن دا  
مثل آئینے میدان عرفانے شاہ سوار نہ کوئی  
ملک قناعت دا اوہ راجہ شاہ بر تخت فقیری  
اشرف او پر نظر کریدی جو مرشد فرماوے

شیخ محمد نام مبارک ہادی راہ ہو یا بی  
گذر فرغ تھیں صل اندر جاوے یا شیر زمین دا  
علم الہی اندر حفظ اس لوح محفوظ بھی ہوئی  
کار مناہی ولوں بیٹیا صاحب خوش تدبیری  
دکھ مصیبت رنج زمانے کنوں لہائی پاوے

## مناف

اک طالب ازمایش خاطر وچہ دریا و گلے  
نال سنگل بہتہ پیر پیرے بھی موہوں سخن سنارے

بچہ بنہ وجود اپنے دامرشدنوں باز ماوے  
جیکر مرشد کامل میرا ہر جا حاضر آوے

اس ڈونگھے دریاؤں کڈھے آخر میرے تائیں بحر عمیق اندر جا پیندا نامعقول پچھانی کھڑے سلامت کڈھے اوپر نہ لیاں اندائیں او تھوں تے کے حاضر ہویا اندر خدمت عالی اے موذی ہن آہوں ایٹھے کار کیتی شیطانی باہواں موڈھیاں تیکر بھنیاں شرم نہ تینوں موئی حکم خدا تھیں سن اوہ موذی مئی تہہ رہائی تا کجھ ملے مراد اسانوں ضایع ہواں ناہیں جو رہا یہ دل دے اندر اوہ برباد بتائیں	نیک اتے بد سب کجھ جانے جیکر سپہ اسائیں کڈھ کھڑے دریا کنا لے پون ڈونگھے پانی سنو سنو جو ہمت مرشد نبی رفیق اس تائیں ہر آفت تھیں جان بچائی ہمت مرشد والی شیخ زبانوں کہندا سنوں نخی کار پچھانی اوپر میرے تے تے توں اعتبار نہ کیتا کوئی کف دریائی کتاں تیکر دیکھ اسانوں آئی اے ساقی اعتقاد سی سنگنوں شراب پلاہیں فاسد جے اعتقاد ہویا تہہ ضایع کل متاعیں
---	--

منظر فیض الہی مہبط امن امان تیا	میرہ عالی کر مبارک انہاں دا اتھ آیا
---------------------------------	-------------------------------------

## مناقب

جھنڈا قرب حضور پنجایا او پر فلک نگاہوں ماطھی ادبی جاگہ دہر یا قدم او پر آسمانی یاد الہی اندر شائع ہر ویلے ہر دائیں منظر فیض کر مداح چشمہ ات اس حق افاداں	منظر نور لطف اجانوں میرہ لطف الاہوں خم عرفانوں جام خم اس پتیا عشق حقانی یاد خدا تھیں جدانہ ہوسے ہر گرو شاہ کدائیں لکھنوال مبارک جاگہ مرجع اہل مراداں
---	---

## مناقب

نیرے جو نو شہرے واقع دور و لیکن ناہیں دن تے رات اتھ یاد خدا نوں کردار ہو پور رنج اتے بیماری تھیں بہراک رہائی پاوے جزو قرآن پڑھن دی خاطر حاصل کرن کدائیں کیوں پاس کھایا اسنوں صلی وجہ تباہیں شاہ صاحب فرمایا گوں وجہ وجہ تباہیں	وطن مبارک جان کھال مسکن پاک انہائیں اوپر پڑھتے بیٹھن اس امر ہو یاد رباروں خلقت بہت عالمیں خاطر پاپ انہاندے آوے ایسے ظاہر علم نہ آلا مسکن نہ دعائیں اک دن آچھا کر کیا ہن مینوں پس اتھائیں یاد خدا جے ٹھیک آوے از بریرے تائیں
---	--

اصل اندر میں ظاہر علموں میں تک یہاں عاری  
حضرت کیا واپس کرا یہ دل تھیں یاد الہی  
اوسے وقت اوہ واپس دتا جزو جو سی قرآنی  
غرق شہود اجیہا ہو یا جسے جو نہ کوئی  
ایس جہانوں جدا اس حضرت حلت سی فرمائی  
بعد فن جدیدت گذری زور سنگھاں نے پایا  
لگا ملن گزند قرون سودا بے پرواہی  
منجی سنے ڈگامنے پر نے حال نہ ہوں ہو جاوے  
لاش مبارک باہر کیتی ہو ر جگہ دفنائے  
بادہ شوق حق و چوں ساقی دو ساغرت ایس

ڈھنگا دعا منگن دینوں آوے نہ ایک واری  
کافی تینوں ذکر الہی دو جی چیس نہ کافی  
دل نون اندر ذکر خدا سے قائم کرے پچھانی  
بہتے لوک مشرف آتھیں سنوں خبر نہ ہوئی  
سرپشتہ پر مرقد ہو یاد فن کرن اس جانی  
قلعہ بلند عمارت عالی اوسے جگہ پناہ  
اوسے جگہ وچھا کے منجی ستا بندہ کافی  
کس لگے جو باہر کڈ ہو فائدہ ایہ نظر آوے  
بدن مبارک جوں توں آادال اک فرق نہ آوے  
بیخود و عالم فکر علل تا باقی رکھے ناہیں

منام اللہ بخشے لکھار  
شان و بختی قدر تھیں

دے خنخانیوں ماہہ کھار  
بلیا و حدت خنخانیوں اسد بلیا

## مناف

منظہ علم عمل و اجانوں اللہ بخش رحمانی  
بادہ عشقون جام پیالے نوش اس نے فرمائے  
لطف کرم مرشد دی برکت طے سلوک کرایا  
یاد خدا تھیں ویلا کوئی خالی جاسے ناہیں

مسکن خاص جلال پورہ جو رب دی مہربانی  
بھی کھلے اسرار ربانی فضل خدا نے  
ہر ویلے وچہ یاد خدا اس لطف تیار آیا  
ملی نشانی بے نشان دی توں توبہ انہاں

## مناف

بحر چناب کتا بے پندر اک عالیشان و سایہ  
وطن مالوف قدیم آبا کی پیشہ ہو بیاں سائی  
الکدن کوئی عورت کمندی پو اسد بے تائیں  
باپ کیبائیں کوشش کیتی حق منداناہیں  
پاس علماء فقیر جکیاں سنوں کھر پیاسائی

گل بلوچیاں کہندے سنوں مسکن انہاں آیا  
باپ ازناں رنگ سازی کردا آلامر والہی  
اپنا پتہ دکان بٹھاؤ عمدہ کسب سکھائیں  
نیکائے بد خود سمجھایا سنوں شام صباہیں  
ملی شفقت سنوں کوئی قسمت مندی آئی

کیا کراں نالایق بیجا پیش نہ جائے کوئی  
 کہے زمانہ لیجا اسنوں خاص نوشہرے تائیں  
 اس جاگ فقیر ہے جو کامل چہ زمانے  
 جے لڑکا اس جاگ کھڑے سبب ہم اچھا ہو جاو  
 وقت صبح اٹھ باپ نوشہرے پترنوں لایا  
 شوق توی تھیں اوہ سیر جاوے باقی بھجا کوئی  
 پھر اگے خود انہاں کولون بہتیاں فیض اٹھایا  
 دے ساتی اوہ جام سنہری جو بادہ ارغوانی  
 خوشی خوشی میں اگے پیراں جا مجرا فرمائیں

ٹی واگ صلاحیت دی ختم عدالت ہوئی  
 اوتھے صحت ہوو گی اسنوں دنگاویں تائیں  
 باہر کرے اوہ جگ انہاں جوڑے کرن بہانے  
 نوشہرے اس بہت موثر بڑی اوہ سمجھاو  
 اک نظر نے تار یا اسنوں مرشد رحم کمایا  
 توفیق کلام صبر تھیں قبضے اندر ہوئی  
 راہ خدا وچہ کامل ہوئے سدا رستہ پایا  
 کھول دیوے در سخیاں الادور ہوئے حیرانی  
 بادہ خوشی مسرت پیکے سارے دکھ گواہیں

سالک راہ سلوک مبارک خاص صیب الہی

بازمی جنت گیا وچیراں آباد الہی

## مناقب

سینہ صاف آئینہ کیتا برکت ذات الہی  
 دنیا تھیں منہ موڑیا آلا چھڈ دتی مکاراں  
 سوہرے وچہ سکونت آہی کرے یاد الہی

نام صیب اللہ ہے سدا صاحب نیک کمائی  
 اپنا کسب حلال کر سیدے انگوں نیوکاراں  
 اشرف رحمت بادہ پیکے پاوے غموں رہائی

## مناقب

نسخے شاہ جدید پاس انہاندے بعضے دیلے ہو  
 کھڑی بنے جلا لای بیٹھا پاس اس شے کوئی  
 سچے کھتے مندیاں گلاں کر کے ہتہ کی آوے  
 پاس فلاںے جدیدین جاواں سخن فلاں سنادے  
 آکھے اگے ہی شکل ہٹ جائیں پاس آئیں

دو جی گل نہ کرے کوئی پس ایو فرماوے  
 اوہ آکھے ہٹ جاو گئے تیتھوں سختی ہوئی  
 اک دن نال حسد دے سید وچہر بار سداوے  
 حضرت کہیا دنیا کتی اسدے اگے جاوے  
 دور رہیں توں اکھاں کولوں حاجت تیری تائیں

بادہ شوق شرب پلائیں ساتی اشرف تائیں  
 لکرائے غم دنیا و الادبوسے چھڈ اس تائیں

زاید نوچہ رحمان قلی بن سختی بزرگاری

وحدت مخمیانوں باوہ نوشکر صدی

## مناقب

اوہ حضرت رحمان قلی خود چشمہ رحمت جاری  
جس نگاہ فرمائی حضرت اس نے پہلی داری  
نال عنایت لطف الہی مشکلاں حل فرماوے  
دن تھے رات اوہ یاد الہی خالی وقت نہ جاوے  
مرقد پاک انہاں ہوا سویرے اندر بھائی

نال خلوص عرفانی منزل تریا عمر اساری  
تھوڑے فوجہ زمانے ہو یا آہولی غفاری  
حاجتمنداں طالب لوکاں محروم رکھاوے  
خفی جلی دے فکروں خاص کشادہ درہو جاوے  
سستی نہ کر بہرگز اشرف اندر یاد الہی

## مناقب

عمر اخیر ہی ہوئی اُسدی امر ہو یاد رگاہوں  
ضرب اک تیغ پھان لگائی بدول شہادت پائی  
فوج پھانناں ہوئی روانہ کرن تلاش تداہیں  
اکھن بچھوں اوسے جاگہ پنچی آن لوکاں  
جاری خون اجے اس لاشوں کرن تعویذ  
لاش مبارک چکی او تھوں اندر چک لیاوے  
ایس پر نام نشان نہ باقی ہوئی یا یوسی بھاری  
ایس لاش مبارک حضرت لہجھی نہ انہاں  
ایس کھٹک ہی چہ دل دے نظر کیوں آجاوے  
اوپر ساٹھے حضرت خود اس ظاہر راز کر ایا  
میں ماں جگہ فلانی مینوں او تھوں کدہ لیاوے  
حضرت سد بردر اُسے انہاں توں فلیا  
ساری گل ستانی انہاں باہر اوس لیاوے  
پر خاموش رہے اوہ سارے دل چہ آہے ڈرے

وچہ نصیب شہادت ہوئی حکم قضا الاہول  
بہتے ظلم بدن پر ہوئے رب دی بے پردہ ای  
لوک تلاش کریدے لاشاں شتے داراں تائیں  
مقتولاں دے تھلے حضرت والی لاش برائی  
کاہن لی بلا شک ہوسی گے خون فوارے  
کفن فن فرمایا یاراں قدرت رب کھائے  
دوست بھائی یا رتھامی ہونڈن کئی اکواری  
بیٹھ گئے ہن تھکے بانڈے ہو یا یوس تداہیں  
مدت بچھوں خواب اندر خود ظاہر اوہ ہو جاوے  
مدفن الی جگہ تباہی سارا پتہ بستایا  
دوست یار برادر میرے تیر گری فرماوے  
خواب اندر رحمان قلی خود ساتوں نظریا  
اپنی جگہ فلانی اندر لاش اُسدی دفستاوے  
دل خوف ہر اس انہاں توں ایس ظاہر کرے

حضرت وکھیا خوف انہا ننوں کسے نہیں دلیری  
 لڑکا سا ڈانال لیجاؤ لاش نکال لیا تا  
 پس اوہ جانے رات اند میری ٹپن بقرائیں  
 ناخن وال دہے سن بہتے خون بچے خود جاری  
 ساقی دے اک جام شرابوں من مان ہو جاوے  
 نہ دیکھا نہ دیکھا ہرگز خرد ز زندگانی

نظر عنایت تھیں فرمایا گل سناک میری  
 جٹ او تھوں دے روانہ رکھن ایسا فعل کیا  
 تازہ جسم رحمان آتا وگدا خون تدا میں  
 لاش زیاد فناون جتھے کیا مرد غفاری  
 صفت حیوانی آہوں نہ اہ یہ عاجز ہو جاوے  
 اوس شرابوں موت نہ آوے ہوتا شیر حیوانی

ذکر مناقب پیران احسان آوے

چاروں کھنڈے چہ نبیا بغصبا ذکر سنا

شاہ شریف کناے اوی نیک لطیف سہارا  
 بھی ڈگر سلطان ڈاک لایق یارستانوں  
 شاہ فرید بزرگ اک آہ عاشق ذات ربانی  
 حافظ اک سدیق نہایت لایق صدق صفا و  
 بھی حافظ سعد اللہ اہل سعادت بھارا  
 وچہ قسوس مزار انہا نے جگر یارت والی  
 نیز پیرج الزمان پیارا صاحب نیک کھائی  
 لالہ بیگ اک عشق حقی تھیں سی شہر سائیں  
 بھی لکھیر تے شاہ میراں ونویں نیک کھائی

یاد خدا وچہ ہر دم رہندا علم عمل داتا را  
 چھٹے قال اتے ہو حالی مزہ حیاتی پاون  
 ہل من مزید لگاوے نعرے خاطر عشق حقانی  
 دوہاں جہاناں می ہر شکل وچہ رفیق ہر اہوں  
 یاد خدا وچہ گوشے بیٹھا فداک شرف داتا را  
 عالم فیض اٹھاوے کوئی سائل رہے نہ خالی  
 اک بلاقی دہونج آجا جو صاحب نبی صفائی  
 بلا حجاب اس رویت پائی اینا فرماییں  
 ایہ حضرت دے یار تمامی کامل چہ صفائی

اند پند گلوئی سے محبت پناہ ربانی

ذکر مناقب اوس سناواں ہ بندہ ربانی

## مناقب

واقف از الہی سندا محسود پناہ بچپانی  
 حق مریدان مخلص یاراں آہا پست پناہی  
 عزت دولت دنیا والی دل تھیں ایس ساری  
 پانی رحمت فاس ہو یا سینہ صاف ہو جاوے

وچہ گلوئی مرقدا سدا جانوں نور ربانی  
 عارف کامل راہ خدا دار کھے یاد الہی  
 یاد خدا تھیں منہ نہ پھیرا پائی بر خورداری  
 اک نگاہوں مرشد کامل اسون پان رنگاوے



## مناقب

<p>شاہ مراد غماز آہاک، وچہ کتاب لکھایا  اک سوار اکلا راہ وچہ گذرندوں فرامے  حضرت نے جد خواہش کیتی سنوں پاس بلایا  تدوں مراد کھیا کچھلی ایہ سوار اک جاھے  نال گلاں دے ساڑیاں دے دل داغ ودایا  آپ سڑے فریاد سنوں قدرت ویکھ الہی  اگ اندر پیر بہن اسدے غیرت آپ لگائی  رکھ غمازی ایہ پھل آندا قدرت رب جہانی  یاردو جا سچیا رہو راندو بندار اک سائی  جدیہ شوق اس عشق الہی اتنا رنگ چڑھائے  میاں کالاہر ویلے نام رہندا اوچہ حصوری  اکتھار آہے حضرت دے گنتی وچہ نہ آوں  غیبی علم بلاشک رہنوں ہے معلوم سدیں  پر میں اپنے پیراں کولوں تھوڑا ذکر سناواں</p>	<p>اک دن اوہ سچیا رولی دا ہو ہمدای آیا  خفے وچہ تبا کو پوئے وقت فجر بتلاھے  کپڑا بدن سواریا آہ مزہ سُخن دا آیا  یاد کرے اس نال بدی دتن من کل جلاوے  سن سچیا رخمازی اسدی فصّے اندر آیا  خفے وچوں اک شرارہ اٹھیا وانگ ہوائی  کپڑیاں سنے سوار اوہ جلیا اگ غمازی لائی  چغلی دا ایہ اثر ہو یا جو کرو تا اس فانی  موضع کو ہسار اس مسکن صاحب عشق الہی  اکثر گراہاں بدر اہاں تائیں راہ دکھاھے  اک لفظ نہ بٹھے حضوروں پاپے اجرت پوری  چھٹی ہزار مریدا آہ وچہ گنتی لوک بتاوں  سوچ - ذرہ ہر شے استھیں ہرگز واقف نہیں  کراں پیر قلم کچھ گلاں عمدہ فابو جاواں</p>
---	--

رحمت شاملی خدام مظہر فیض جانی	ذکر مناقب لکھال اسدے قدر قابل کھانی
-------------------------------	-------------------------------------

## مناقب

<p>حامی دین متین آہا بھی نالے قطب زمانہ  ضامن آہاروز قیامت ماحی کفر زلیل دا  رائض وچہ میدان عرفانی ساقی جام قدم دا  تارک کفر ضلالت نالے سالک آہ خدا دا  لاز زاری اس بی مع اللہ تریوں ملی حضوری</p>	<p>کاشف حقایق نالے راہبر خلق بت سانا  واقف علم الہی آہادی اہل عقل دا  مرجع اہل مطالب تقصیر کون مکان شہم دا  وارث ملک لایت نالے جار پناہ خلق دا  اہل دلائل راہبر مرشد جن انسان ضروری</p>
--	---

حافظ علم لدنی آغا صاحب لوح قلم دا مسند علم آراستہ کتبی اختر برج شرف دا تیغ قہر اس اک بل اندر عالم مانے سارا آفتاب اوہ فلک کرم دا چند بروج محبت لافتی الاعلیٰ حق حیدر صفا در آیا لشکر حرم مریداں ڈوبیا رحمت و دریائے اندر چشم نصیب جنمانے علت ضعف بصری اوج وحدت و اشاہباز اسنے نال کند پنجایا	منظر نور الہی آغا نائب غوث اعظم دا اوپر لامکان پنجائے ورد بتاحرف دا خارائقے خس ابر عنایت باغ بنا و نہارا اہل حاجت و اکعبہ قبضہ جو کوئی کرے زیارت لاولی الا اتھائیں انہاں حق سنایا مرقا اوپر سجدہ کرے جو قدوسی آئے سرمہ نور اکھاں دھوئے مٹی پیر سردی زینہ ہفت آسمان فرامعراج اہلے داپایا
---	--

(ورد آئینہ سکندی)

جام جہاں نمادل اسد جیویں آئینہ شاہی خوف حشر دے صوبج والا اشرف رکھے ناپیں	حرف کوئی نہ مخفی اتھیں اول آخر کالی جس تہ سایہ پیر ہوئے جیوں سائبان سدائیں
---	---

## مناقب

دیوا اوہ پیدائش تیرے منہ اوپر پروانہ قرب کمال تیرے داپایہ قاب تو سینہ کچھانی نوشہ دے دریا لگے منصور اک چہنر کیانی اسپ نہانہ ران تیری دے تھلے رام سدائیں چشم تیری مخمور اگر خود ساتی اج بن جاوے نال عنایت طرف اشرف ہے ویکھے پیر سائیں	نام تیرا طائر لاہوتی تائیں پانی دانہ ذات تیری ہی صفت اک آیت رحمت رب جانی وچہ دریائے علم ترے کل عقل غرق ہو جانی ذات تیری اسوچ روشن کر داہر گھرتائیں اک قطرے تھیں عالم سارا بیشک مست بناوے اندر بغل امید کھاوے رخ محبوب تداہیں
---	---

## مناقب

عالی ذات بلند صفاتاں جس کرم داپانی کل بزرگ انہانے کامل علم حلم دے والی سوہدرہ وطن مبارک آہا تھ بزرگ انہائیں دو دن میل چنابوں دوسری ایس جگہ دی آئی	فیض سہان مجسم رحمت بندہ اوہ رحمانی فقہ جمال کمال اندر اوہ کامل اکمل عالی بیگو والا مرقد نور زار جہان سدائیں اہل حاجت دی جگہ زیارت کعبہ اہل صفائی
--	---

سولہ سال عمر جد ہوئی اندر ذکر الہی  
 حضرت داوہ یاراں وچوں صاحب صدق صفائی  
 شیخ محمد نال انہاں نے اک دن سی ہسراہی  
 وچہ مسکن پچکارولی دے حضرت پہلے آئے  
 حضرت کیا شیخ محمد اکٹراہسراہی  
 نیک اعتقاد صیب اللہ اصاجز اوہ جانی  
 حضرت کیا حافظ کیویں پاس اسٹے آیا  
 شوق تمام میرے دل حضرت خاطر یاد الہی  
 حضرت کیا لکھڑ کولوں حاجت روا کیائی  
 عرض کیتی مطلوب اسان دا بیوٹھکی سائی  
 فوراً نظر توجہ پائی حضرت طرف انہاں میں  
 ایسی نظر توجہ کیتی گویا وچہ پیسے لے  
 پھر عالی ارشاد ہو یا جو ایہ گل یاد رکھنا نا  
 اوہ اندر آیات الہی عامل کامل ساسے  
 بعض کماں وچہ ضرر بھی ہو دے پس جا اس رو  
 دو جا عمل نہ کر کجھ ایسا انہاں لئی کدائیں  
 سوم عمل کوئی چوراں والا ہرگز کرنا ناہیں  
 پس توبہ فرمائی فوراً چھڈتیاں ایہ کاراں  
 پھر رخصت ہو مسکن اپنے قدم رنجہ فرماون  
 دو تن روز پچھون وافر چھکے پیسے ستاویں  
 یک قیر آما وچہ راہ دے جگہ مکان بنایا  
 مہر محبت نال کھانا کھانا اس دی مائی  
 یک دن سردی ہوئی وافر مسجد اندر آئے  
 گنبل باجھوں وچا کپڑا ہو رنہ ہرگز سائی  
 اک دن خاص کرامت دی سارا ذکر سنائیں

شوق دو بالا ہو یاد دل اندر قلب صفائی  
 ختم ولایت ہوئی آستے چچی منزل پائی  
 طرف چناب روانہ ہوئے حضرت ولی الہی  
 موضع اوہ نوشہرہ آما وچہ نوح دریا کے  
 شیخ کیا ایہ عالی ہمت واہ وافر د الہی  
 علم اصول فروع تخصیص و افتادہ مقبول ربانی  
 عرض کرن اس شوق الہی خدمت وچہ بیایا  
 خوش ہواں معلوم کراں کجھ باطن دی آگاہی  
 ہے ایہ ٹھک کر نیندا ٹھکی سچی گل سنائی  
 کجھ قساوی خدمت اندر جہری اسان لیائی  
 دوہاں جہانناں انعم میا برکت لطف تنائیں  
 کھتیا مہر محبت والا ہوئے کم سکھالے  
 عامل کل بزرگ قساوی کرے ذکر رہاں  
 ہر تون ترک کریں ایہ کاراں کرنا کو اسے  
 اک جنان اتسخیری عمل کریں اس پاروں  
 یاد رکھو ایہ گل اسادی ہرگز بھلوناہیں  
 جس علموں معلوم ہو جاو کجھرا چور کدائیں  
 نعمت پائی حدوں وافر لائق شکر ہزاراں  
 وچہ جگل جارات دے اوہ یاد خدا فرماون  
 تہوں بزرگ اوہ کھانے خاطر سوہر واپس  
 نام آما فیض اللہ اس دار بسبب لکابا  
 بعض اوقات کھانا حضرت کھا وچا اجائی  
 خواب آرام کرن اک لہظہ وچہ کتاب لکھانے  
 سڑیاں گرمیاں اندر ایہو ہو رنہ جامہ کائی  
 باہم دو بھایاں دے اندر جھکڑا پیا کدائیں

دو ماں چہرے غنا دے پیتے آیا وقت لڑائی  
 نیزے ار بہادر سارے نویں جوانی آئی  
 بی بی رانی بھیس انہاندی حضرت پاس نہیں  
 ہے کمزور دلاور دو جا کے فوج گرامی  
 اک جابر تے دو جا قاصر توں پشت پٹی  
 حضرت کیا فتح دلاور تے ہتہ بیشک آئے  
 پس فرما پورا ہو یا فتح دلاور تے پائی  
 فتح زبان ولی پر رکھی قدرت رب نیازی

نام کلیم اللہ سی اک دادوم دلاور سالی  
 اک ہزار جوان اول دانو کر خادم سالی  
 چوٹی جوان دلاور تے کل جنگ برابر نہیں  
 آئی عرض کریندی نالے دے حال تمامی  
 دو نویں ویر برابر نہیں کیونکر ہوگ لڑائی  
 حضرت کرو توجہ جیکر فتح دلاور پاوے  
 ملے ہزیمت دشمن تائیں اندر ایس لڑائی  
 فوج مخالف نس کھلووے حکم قضا دا جاری

## مناقب

شیخ صاحب اٹھ آو جلدی طرف کان بلایا  
 شیخ گیا بازار اوپر دکان عطار تدا میں  
 روغن لیکے گھر جا آیا دڑیا و اوہو واہی  
 اوہ متعجب ایسپر حضرت کرن تسم نہیں

اک دن نال خوشی دے حضرت ایاز شاد سنایا  
 جاو جلد بازار لیا روغن کار اتھسائیں  
 اگے دٹھا حضرت اتھے بیٹھے ہوئے سالی  
 اگے گھر جاو دٹھا حضرت اتھ نشست لگائی

## مناقب

اک دن پاس حضرت دے بیٹھا میر صاحب اکجلی  
 سیالکوٹوں اک گل نیاری بندے کسے سنائی  
 پنج اتے یاچھ ہزار اک فوج انہاندی آئی  
 حضرت کیا جے نہ ڈر سیس ہوئے فتح تسائیں  
 آنا فاما برکت حضرت دشمن نس گیا لی  
 فوج سکھاندی نس کھلوتی اللہ فضل کمایا

میر مچھلہ اک بندہ ہسی اسدا ذکر ایسائی  
 پنجسو جان اسوار برابر اسدے سن ہمراہی  
 سنگھاں فوج جمع کر ہنتی کیتی بلج چوڑھائی  
 عرض کریندا حضرت اگے تدا وہ میر تدا میں  
 پس اوہ میر چڑھائی کردا دشمن نال لڑائی  
 فتح ملی تے مال غنیمت ہتہ ہزاراں آیا

## مناقب

شہر نظام آبادوں باہر سیر ولی فرمائے

اک دن حضرت شہرن باہر چہرے جنگل دے آئے

گل محمد نامی آٹا اک حکیم ہمدردی  
 اوسے رلہ فقیر سنا سی کئی اک اک جائے  
 پر پھرے اس نال آدباں پس حضرت فرماو  
 عرض کریندا اوہ شناسی بیشک دوجی اری  
 وقت صبح گھر آیا مٹر کے ہی شکل وٹائی  
 روٹی کھا کے اک لقمہ اس تا امرالہ ہوں  
 پھر اوہ شخص روانہ ہو یا اسے بعد تھائیں  
 کون آٹا ایہ شخص بتائیں تہہ چچا تانا نہیں  
 فرمایا جو روز گذشتہ پاس اساد سے آیا  
 جان بقینا گل محمد ہے ایہ قطب زمانہ  
 کل اسدی داہری ہی پر اج لی ساری  
 حضرت کیا ولی خاندے جے چاہن صداری  
 عرض حکیم کریندا حضرت کیوں تہلی آوے  
 پس حضرت نے جسم اپنے دل کو جھاتی پائی  
 صحن مکان میں آسمان تڑن بھر جائے  
 اسنوں کچھ حکیم سیانا حیرت اندر آیا  
 حکم دتا نہ ظاہر کریا راز اسان ایہ بھائی

سی ایہ مخلص تہہ قدیموں صاحب نیک کمانی  
 انہاں دچوں اک دکھڑے کے خدمت اندر آئے  
 چند دن بچپوں پاس اسادے دوجی اری آوے  
 آن زیارت کر ساں حضرت یعنی کسے دہاری  
 میاں صاحب نے پانی روٹی اسنوں راج کھلائی  
 یعنی گل محمد تائیں تاراہ صفاؤں  
 حضرت پچھے گل محمد اسانوں گل سنائیں  
 عرض کیتی میں نہیں بچھا تا بیشکے میں  
 اک فقیر شناسی جہڑا اوسے روپ وٹایا  
 عرض کیتی کل داہری مناں صورت لاج شہانہ  
 وانگ مشایخ صوت اسدی لگی لاج پیاری  
 بدلن اپنی شکل مبارک اندر کس دہاری  
 شبہ پیادل اندر میرے کیونکر باہر جاوے  
 پھل گیا تہ بدن مبارک بھر جاندا گھڑائی  
 جنگل کوہ تمامی عالم خالی نظر نہ آوے  
 پھر حضرت نے پہلا جسہ اپنا تڑوں وٹایا  
 سفر گئے اس ظاہر کیتیا پردہ ربیاناہ کمانی

## مناقب

کوٹلی اندر پیر اک آٹا شمس الدین گرامی  
 بن توں خاص مرید اساد اس کہیا کئی واری  
 اوس کہیا گوگے مرشد پھر یا ہو سی کمانی  
 حضرت کیا نرم آوازوں میں گل جنگل جاواں  
 وقت صبح آٹھ جنگل آیا شمس الدین زندائیں  
 اوپر شمس الدین پیارے حملہ شیر کرایا

حضرت نول فرمایا اسنے سنتوں یارہ گرامی  
 حضرت کہیا میں خود اگے پھر یا پیر کیا ری  
 ایسے دوجی وار اسانوں پھر مرشد اس جالی  
 تیس تڑن آجانا جنگل پھر میں بانہ پھر او  
 شیر بیان میں دوجی طرنوں آیا پاس تنہائیں  
 ڈریا دور یا حضرت پچھے اپنا آب چھپایا

حضرت کیسا پھر بہن سنوں چھپنا لایق تائیں  
 عرض کرے حیوان نور آورتے معقل ہوجھا  
 پس حضرت دو کن پھٹے اس جنبش نہ فرمائی  
 شمس الدین تئیں پھر آتے خود اسوار کرایا  
 خوف جد اس جاندار بہا خواہش یہ فرمائی  
 فحرا عز از زیادہ ہووے میرا وچہ لوکالی  
 پر حضرت نہ ایگل چاہی مرضی اصل ایہائی  
 ایسے موقع خادم کوئی نہ رکھن ہر راہی  
 وچہ تخر و دنیا قابو اس حضرت فرمائی

تیری جد گھلایا اسنوں چہ مارا اس تائیں  
 مشکل قابو آنا اس واس وچہ زور نیارا  
 سر سلیم جھکایا اکوں شیر جنگل جو سائی  
 اک دواری وچہ جنگل دے کر اسوار پھرایا  
 گھوڑا یہ بناواں اپنا شہر کھراں ہر گاہی  
 عرش تک سر پہنچے میرا ہوعزت افزائی  
 ایسیاں گلاں پردے اندر لائق نے اخفائی  
 بلکہ سفر مجر و کردے اندر یاد الہی  
 وانگ ہما ز رفیق نڈن بھی موتی وچہ لوکالی

## مناقب

مرفضی نام بزرگ کنوں اک گل کتاب لکھائی  
 شاہ حسین آہا اک بندہ شوثر اس اٹھائی  
 نذر وچوں برابر جو کھا و حصہ کچھ کڈا و  
 حضرت عبد جلیل تئیں نہ فرصت اتنی سائی  
 دونویں ایہ مرید آہے جد قصہ کے سنایا  
 آئے نہیں سلام کرن نون انصاف اوہ بھار  
 دن تے رات کر نیوے جھگڑا ختم ہو واوہ ہیں  
 اس کاروں رنج کرے وافر پوہ باز نہ آون  
 ایس زمانے رحمت اللہ شاہ ہلی اندر آئے  
 جلدی سنکے حضرت صاحب کردے سفر تیاری  
 وچہ درگاہ مزار مقدس جد تشریف لیا  
 اک سو پندراں نقد روپے کڈے شاہ تداہیں  
 عبد جلیل کھانڈر انہ پیش قسار جد ہیں  
 بھی فرمایا شاہش تینوں جاتا حق اسابیں

سنو سنواوہ ذکر کران میں لو کو مال صفائی  
 نال اک عبد جلیل بزرگ جو آہا نیک کمائی  
 اس دوچوں شہر بانوں نون حصہ بعض لاو  
 جھگڑا نال حسین کرے جو صاحب سخت لڑائی  
 حضرت سنکے غصے ہوئے بھی موہوں فرمایا  
 دیکھیا جاوے جو کچھ ہووے نہاں اہ نیا سے  
 خاطر حصہ مال مجاور جھگڑا کرن سداہیں  
 ہر ویلے گھبراہٹ استغیث وافر رنج اٹھا وون  
 اس جھگڑے دی گل حقیقت کوئی جا سنائے  
 دن دن اندر گھر پہنچے بدی حمت طاری  
 مرقدا نور اوپر حضرت فاتحہ نذر چڑھائے  
 خدمت عبد جلیل نذرا یہ کرے پیش تداہیں  
 نال الطاف تکمیلے اکوں حضرت طرف تداہیں  
 باقی یار ہوئے برگشتہ شکر گزار اوہ ناپیں

حضرت صاحب صدق صفاؤں سخن کریندے جاری  
تا بعد از حکم دار ہماں وزیر قیامت تائیں  
وچہ لاہور گئے پھر شاہ جی آئے تدمہر اہی  
لا دعویٰ کر دتا سنوں پیش نہ اُسدی جاوے  
شاہ حسین جس دے پاروں غصہ وافر کھاوے  
دو تن ارطعام اندر اس خفیہ زہر ملایا  
ایسے حضرت نہ اوہ کھاوے زہر طعام ملایا  
حضرت کہندے کھان دیون منو تیرے سنوانوں  
حضرت کہندے ہنہ میر پھر طلیبے نے ہراری  
اتھ مفصل لکھیا ہویا پڑھ جا کے استائیں

میں ہاں عاجز خادم حضرت کرساں تا بعد از  
بہت امید جو لطف شہانہ رکھویے تائیں  
بھی اتھ غوغا شور زیادہ شاہ حسین کیتائی  
گردن دامت تھلے ٹے وافر کر کماوے  
مرض عداوت دل دے اندر تخم بدی ملاوے  
حضرت رحمت اللہ شاہ تائیں چاہے اوہ کھلایا  
کہندا اوہ کیوں کھاندے ناپیں طقساں بکایا  
کہے حسین کیا اوہ کہندے ظاہر کرو بیانون  
وچہ رتنے دے چوزے بٹھالے پڑھ جا کے کواری  
کیوں اوہ مینوں کھان دیون جلد حسینا جا

## مناقب

مرضی دوجی ہو حکایت ایسے انگ سنائی  
اگلی طرف کچھ رویوں گدے حضرت نظر اٹھائی  
سی بیٹھا سلطان محمد نال تھل شاناں  
یعنے اوہ سلطان بانوں ایتھا وڈا سائی  
شاہ صاحب دی نظر مبارک اسدے اوپر آئی  
عرض کیتی میں شخص فلانا شاہ محمد سائی  
سنگے حضرت میرے کولوں ایار شاد سنایا  
اوسے وقت اس درد شکم نے سخت زحیر بنایا  
سارا حال سنایا سنوں کراں علاج کیا ئی  
حضرت رحمت اللہ دخی مت حاضر اس فرمائیں  
یا حضرت سی ایہو بیٹا ہور نہ دوجا کوئی  
حضرت کیا خادم تیرے باہر حشراروں  
دو تن روز پچھوں اوہ ہویا حکم قضا و اجاری

وچہ نو شہرے اکدن حضرت دا آنا ہمر اہی  
یعنی دفتر دے اندر نوں جھاتی حضرت پائی  
اک پاسے اس شاہ محمد بیٹا جو سلطاناں  
نواسہ حسین جو مفسد بھارا کرے فساد اٹھائی  
پچھیا بیٹھوں دس فلانے لڑکا اوہ کیا ئی  
دو ہتا شاہ حسین ہورا نڈو جو مفسد بدلیسی  
اجے نہ مویا زندہ سالم سنوں رب رکھایا  
خبر ہوئی جدناں اسدی نوں ونداوس بلایا  
تد سلطان محمد کہندا پتہ طبیب ایہائی  
پس اوہ آئی عرض کریندی سارا حال تدا ئیں  
اسدے پاروں روح خوش آنا ہن نہ ماسی ہوئی  
خدمت کر سن نال محبت تیری آپ پیاروں  
کفن دفن کریندے ہاں پیو اجرت پائی بھاری

اک گوندل سعد اللہ آہا عرض حضور گزارے  
سکے پیر اتوں دریائے لنگھ ہمیشہ جانے  
کیوں نہ خطرہ غرق ہون واسوورے آسرتائیں  
عرض کیتی کر کم دکھاو حضرت میرے تائیں  
جے کر ایہ خوش تیری اس دن ہو ہمراہی  
جد دریا کنارے پہنچے حضرت نے فرمایا  
ایسے شرط ایہا جو ہر دم دیکھیں طرف آسائیں  
پس اوہ کچھ ہو یا روانہ قدم قدم پر دہروا  
جلد گزرنے دریاتوں جامہ بچھتا ناپیں  
ہوئی تسلی سنوں جد اس ڈٹھی کار تسمی

لو کیں کہن جو بھگو جہا جادریا کنارے  
یا حضرت اوہ کیوں گزرنے پیر نہ ترفراوے  
حضرت کہیا کیا توں جانیں تینوں بھی کھلائیں  
پس فرمایا روز جمعہ سے طرف نوشہرے جائیں  
روز جمعہ ہمراہ گیا اوہ قدرت دیکھ الہی  
پچھے ساڈے جامہ پھڑے پس امن پھڑوایا  
ہرگز ہرگز دوجی طرف نظر اٹھانا ناپیں  
دوجی طرف نہ دکھائے فضل خدا کبروا  
جوتی پیر نہ پانی اندر نہ ہو یا بستلائیں  
اگے نالوں ودھ زیادہ چکے بھار غلامی

## مناقب

مرضی نوں فرمایا حضرت آہا اک دھاڑے  
مرغ لیا اک ستھیں پھڑکے خوف رکھیں کالی  
پراک جن بصوت بشری آہ اندر مل جانے  
گلاں بہت ڈراون دلیاں جن سنوں فرماں  
پراسنوں دل خوف نہ ہو یا وال برابر سالی

دل محمد گلگوشے گھر جاو یا رپاے  
اوسے وقت گیا ہو خرم نیت نال نکوئی  
بھی جدایا اوہو آگول راہ اندر ہو جانے  
بھی بیزار کیتا گفتاروں جن کرے بریاں  
دوجی زاری سنوں خطرہ ہو یا مول نہ کالی

## مناقب

رحمت نام عقیمہ عورت بچہ اوس نہ کالی  
عرض تمام حضور اندر اس عورت چا سنائی  
حمل ہو یا اس عورت تائیں پر عورت بدرہی  
سینا حضرت لوکاں کہوں پر ارشاد سنایا  
اوہ ہو سی پیدا سنوں جو کچھ دتا دالی  
نہ اوہ اندر نہ اوہ باہر جو حملوں بر آیا +

جہت حصول اولاد نیازوں اس ولی سے آئی  
پڑہ حضرت اجوائن تئی کھا سنوں لے مائی  
آکھے دلی کرے دو اپس مینوں حمل ہو یا  
جے والی کھیں حمل ہو یا اس مزہ سخن دا آیا  
پس بدر در جمن دا ہو یا نہ شے ہوئی کالی  
زاری کرے نغان اوہ وافر چنچ پکار سنایا



سارا حال بیان کر نیدار و رو گریرے  
 عرض کرے نہ دانی کوئی نہ کوئی خبر کھاوے  
 حمل ہو یا خود میرے تائیں یعنی پاسوں دانی  
 عرض کرے تقییر اسادی حضرت عفو کرے  
 محنت اتے مشقت والا لطف عنایت والا  
 دور ہونے ناکل مصیبت چھو کہتے تداہیں  
 اندر باہر بھسیالہ کا ترسکے اوہ ناپیں  
 فرمایا اے رحمت بی بی جھوٹھ نہ بولیں کافی  
 عرض کرے سچ او ہو کیا اندر حق تساہیں  
 پرہن تو بہ کیتی حضرت بس خجالت ہوئی  
 ورنہ جان ہووگی ضائع ہواں فوت اتھتھاہیں  
 چک اسنوں گھر اسدے شخصہ امت نال لیجاہیں  
 پیٹ آدے تھیں حکم الاہوں بچتے باہر آیا  
 نور الاہوں فائز ہو یا برکت ولی گرامی

خاوند اس اچھو آیا عرض حضور گڈاے  
 حضرت کیا پچھو جا کے دانی مرض گواہے  
 حضرت کیا عورت تیری نے خود کیا سالی  
 اسے نوں ہن سدو جا کے لڑکا باہر لیاہے  
 ہر وقت مصیبت والا رحم کماون والا  
 پس فرمایا عورت اپنی حاضر جسد کر آہیں  
 یا حضرت اس آنا مشکل تہ فدی واہ ناپیں  
 حکم ضرورت نال اوہ بدہی ڈولے چہ منگائی  
 کی کیا سی اسدن تونے حق الامر سنایں  
 لیکن نفع نہ ہو یا استھیں بھی نقصان کوئی  
 کرو توجہ حال میرے پر کر یو لطف نگاہیں  
 حکم ذناک پانڈی تائیں چک بھلازن تائیں  
 جد پانڈی نے او پر ہڈے اسن نوں رکھوایا  
 پس اوہ لڑکا خادم کیتا پایا طوق غلامی

## مناقب

یا حضرت ایہ خواہش میری لنوں بہت پیاری  
 حضرت اسنوں منع کر نیدے نالے ایہ فرمایا  
 ڈوے ساڈے چڈہ کماون دیاں اجازت ناہی  
 حضرت کسے نفع نہ ہو اس سوڈے چہ تساہیں  
 دوجی طرح ہو یا رنگ بدنی صائشکل دہاے  
 ایہ نفع نہ ہو یا اسنوں ضایع عمہ گواہی

اگدن صلاح مرداک آیا عرض حضور گڈاری  
 مسجد چوہ مکان طہارت چاہاں اسپں بنایا  
 ایہ ہے جگہ عبادت نالے ڈہ قدموں بھائی  
 پر اوہ شخص تیاری کردا ہٹیار ہندا ناہیں  
 حکم خدا تھیں بن ابد بھلا جانے یا پھٹ جاوے  
 اسے بعد اوہ سرحین زاری کردا پیش الہی

پہلے جداوہ کہے نہ لگیا راہ خلاف گیسائی

پس تقییر معاف نہ ہوئی سو دا بے پرواہی

## مناقب

<p>زن فرزند تھے دولت عزت گھانا پینڈالوں بلکہ اسنوں گھر کے چوں باہر کھڑے کڑھایا سید نقاد ہی خبر لو واس وافرینج اٹھایا پس حضرت تعمیل کیتی جو عزت کرے سوانی پر ہفتے اس کپڑے بدنی دہوے صاف کرائے تھے تائیں حضرت صاحب تھے شاہ فرمایا اوپر شیخ محمد صاحب اپنا زور لگاوے باطن اسداواتا صاحب فوراً بند فرمائے</p>	<p>سید تھے شاہ جڈن خود ہو یادور کمالوں رشتے داراں گھریاں لوکاں بھناں دوسریا حضرت گنج بخش لاہوری حکم تدوں فرمایا اندر حالت ترک پیا اوہ رنج اندوہ و دہائی اک فقیر مقرر کیتا جو روٹی پنچا اوے محکم ہوئی بنا محبت رتبہ اوسس ودھایا وانگول شیر دلیر ہو یا جو حملہ ہن فرماوے داتلج گنج بخش جڈسینا وچہ ناراضی آئے</p>
---	--

## مناقب

<p>حضرت محمد سعید نقارہ پیا وچھے بھائی در تیرے تھیں نقارہ وچداد وچا شخص لیا دل دے دردوں حسرت والی ٹھڈی آہ کڈھاوے اوپر کشف اسڈے پردہ ہو یا ہے ایہ بھاری تیغاں دے میدان اندر ہو صاحب از صفائی محمد سعی نہ گڈے مڑکے روز قیامت تائیں جان اپنی تھیں بہتہ دھوئے اس کھڑ گیا اکھاڑا</p>	<p>دوانے تھیں تھے شاہ دے اکدن گذریا سانی حضرت کیا بہت تعجب تیرے اوپر آوے تھے شائدن سن ایگل بھی افسوس کراوے نہ کیا تسان باطن ساڈا ہو یا بند اگاڑی تیسں بڑا درد ساڈے بیشیک سہیں تسانے بھائی پس حضرت فرمایا اگوں مڑکے آوے تائیں اتفاقانہ آیا مڑکے محمد سعی وچارا</p>
---	---

## مناقب

<p>خواجہ بے امید ہو یا جو راہ خلاص نہ پایا اندر قید نا حق گیا اوہ میسر اسکا بھائی کی نقصان اسدا اس تھیں مزہ سخن دا آیا اچھا بند چھپن گے اسدے کہند اولی ربانی</p>	<p>عبدالہادی نون جس ویلے آقا قید کرایا عرض کریندا حضرت اگے قیڑوں ہوس لہائی حضرت کیا جیکر اسنوں قید کسے فرمایا آخر کڈے بہت خوشامد بھی الحاح پچھانی</p>
--	---

ادہی ات گیا گھر اپنے عبدالہادی جسانی  
اوسے وقت گیا گھر اپنے غم اندوہ نہ کوئی

لیکن باطن بچہ صفائی اُسے نہیں بچھانی  
لطف کرم تھیں خوشی منائی خوب عنایت ہوئی

## منافق

چوہا صناسنگھ اک ظالم جسے دو کس قید کر لئے  
صفر علی دے کرے والے کر انہاں نگہبانی  
حضرت داہم سایہ ہا بند ہے جس جاسے  
ہو رگہ لجا و قیدی ایتھے پاس اسائیں  
اوس کیا جو دوجی جاگہ ہو ر مناسب تہیں  
حضرت چپ ہے اس گلوں گل ش کیتی کوئی  
اک دن جید شاہ سیراں تائیں ہر لیجا مے  
دوروں دیکھ انہاں توں حضرت طلب حضور کرایا  
نہ کوئی کرے تعاقب پھوں دیکھے مول نہ کوئی  
بہت اندوہ اتے غم ہو یا مغلان غل اس کاروں  
عرض کہینے حضرت اگے من ایہ پنڈ اسائیں  
کی ہن آہیں جواب یاں جڈ چھے سنگہ اسائیں  
دہ ہزار برابر قیمت اوہ بندے دو جانی  
حضرت کیا ضرر کوئی نہ پہنچے خاص تسائیں  
حشمت اللہ توں گہلیا انہاں جیوں حضرت فرمایا  
سنگھ کیا پرواہ نہ کوئی جے ایہ ہوئے فراری  
بلکہ خلعت خوب گھلائی عزت ہو رودمانی

محض جفاؤں شہر نظام آباد اندر رکھوائے  
کلیم اللہ دے گھر وچہ دو توں کیتے بند بچھانی  
مرنے تہیں حضرت صاحب اکدن ایہ فرمایا  
نہیں مناسب سانوں بھاوے یہ گل ہرگز تہیں  
بہت مناسب ہو جاگہ گراں پنڈ سنگھ  
اسنوں حرف نہ کیا مر کے حجت پوری ہوئی  
تا اوہ بعد نچانے انہاں اندر قید لیا مے  
جاو دور رانی پاو حضرت نے فرمایا  
پس اوہ جاوے او تھوں با اٹھیدی شفقت ہوئی  
پنڈ توں خطرہ سخت ہو یا جو کچھ ہو و سرکاروں  
ظالم سنگھ خواب کرن پر طاقت سانوں تہیں  
زرفدیہ جڈ منگے سا تھوں پاس اسان پر تہیں  
خوف ہر اس اسانوں اسدا کندے فعل بچھانی  
شخص کسے نوں بھجو اتھے دیوے خبر انہاں تہیں  
سنگھ ظالم توں اُسے جا کے سارا حال سنایا  
نہ کر یو غم دل اپنے وچہ کس کڈھا نگا ساری  
نیز دلا سا بہت گھلایا برکت ولی الہی

## منافق

سال اک آیا سخت پٹھان اک پانی اس فریانی  
شکر سخت جزار لیا یا جڈں جناب کنائے

سونا بننا بھلیا لوکاں عام ہوئی جیسرانی  
شہراں پنڈاں اندر خطرہ سخت ہو یا کولے

دلوں ارادہ نسن والا لوکاں نے فسربایا  
پس اسے جبرانی اندر پاس حضرت کے آئے  
عرض کریندے ملی ارادہ حضرت دس کیائی  
حضرت کیا حکم خدا جس جاگہ ہووے جائیں  
حضرت کیا اپنی اپنی جاگہ رہو متسامی  
لیندے چڑھدے لشکر انہاں جاویگا اے بھائی  
آخر ایسے طور کیا ہٹ لشکر اوہ افغانی

بیزوڈی تلوار ٹھکاناں چاہے مار گویا  
بے قراری تے بے چینی ہر اک شخص دہائے  
خلقت اوپر آگ دے لیٹے نیندر خوش گوائی  
اوہ کیندے ہمراہ اپنے یا حضرت کھڑو سائیں  
نال آرام عافیت و سومول نہ آئے خالی  
طرف اسائے نہ اوہ آئے کرسن نہ لڑائی  
سجے کھتے ہو یا لو کیں کرن تعجب جانی

## منافق

موضع زادہ اندر حضرت جا رہندے اکواری  
جنڈر ساہی سنگھاں نے تدریچہ حصار کرایا  
عرض کرے یا حضرت سانوں سنگھاں گھیرا پاپا  
دن رات میں نال تھائے جنگ اندر ہمراہی  
اوپر قلعہ رواں سن حضرت جالو کاں فرماے  
قلعے اسائے دی نگہبانی خود حضرت فرماے  
برکت اس نگہبانی اللہ وچہ مان رکھاے

سنگھاں نال لڑائی خاطر جمع ہوں اسکاری  
دن تے رات لڑائی کر دے بندہ اک گھلایا  
نہ پرواہ انہاں دی رکھو حضرت نے فرمایا  
پس بانگ اوہ قاصد اپس جاویکھے ہر گاہی  
نہ گھبراو قلعے اسائے حضرت قدم رکھاے  
ویکھو کیوں کر دشمن ساڈا سخت ہر میت پائے  
کراں غلامی ساری عمراں بانگ جا فرماے

## منافق

اک شب اک بیمار کریند اللہ کے زاری  
حضرت پچھیا کون کوئی جو ایڈ کریند زاری  
حضرت کیا پستی اندر پیوے جبیکر رائی

بو اسیروں تنگ ہو یا اللہ کرتوں فضل عفاری  
کسے کیا بو اسیروں روئے تنگ ہو یا بیاری  
صحت ہو ویگی پس اس پتیا کمال صحت پس پائی

## منافق

سیر کرن فوس سو دہرے پتوں حضرت ہوئے روا  
نکا اک روشیں آہ جو حضرت دہرے رہی

طرف اک شہ خوشی نصیب جان کرنے فکر رہانا  
نیکو کار فقیر اجیہا تانی ہو رہے کالی

وچہ مقام بھولو دے ساعت کرن آرام دہگانے  
نکا عرض کرنیذا حضرت آکر ڈاٹھی ہوئی  
بلا سلام آداب گئے کیوں نہ ادب کراون  
بل تھیں واپس طایفہ آیا مجرا آن کرایا  
پھر حضرت منہ پھیرا ہا طرفی شہر کنارے  
طرف شہر گئے اوہ احمق جاہل جان نہائیں

کر کے یہ مڑے جدگھنوں حضرت ولی ربانی  
طایفہ گذر گیا اک پاسوں کرن سلام نہ کوئی  
پاسوں لنگہ گیا یہ طایفہ نہ پرواہ رکھاون  
حضرت کیا دیکھ تماشا سوہرے طرف نکایا  
بعد اداب سلام نیازوں مجرا کر دے سارے  
پس اوہ طایفہ ہو یا روانہ بلا سلام دعائیں

## مناقب

نال خلاص قدم جاچھے باطن خوب صفائی  
تا اس داخل کرن طریقے بیعت رسول الہی  
بہتر ساتھیوں گیا مگر یہ سال آئندہ آون  
وچہ جمال حسن نے پھیا پس بہتر شرفائے  
گو اس خواہش بہت دلے نامر دکتیا کواری

اک دن خدمت اندر حضرت موعے پہنچیا سائی  
نصرت تھے میان خان دونوں اس موعے ہمراہی  
داخل کرن طریق اندر نہ بلکہ ایسے رامون  
دو جے سال کر گیا بیعت دل اس اک جائے  
غرض صدیں اس بیعت کیتی چھڈتی بدکاری

## مناقب

قبر رانجھی پر بیٹھے حضرت سی ایہ حرم نکاے  
اے رانجھی کیا سچ مچ مویوں کیوں یہ جان بنایا  
اس بیری اسایہ گرسے قبر آتا ہر گا ہی  
شہر نظام آباد اندر اس گل نے شہرت پائی

اک دن حضرت فاتحہ خاطر قبر ان دیول آئے  
اوپر قبر سیاں سن ٹھاں حضرت نے فرمایا  
اوسے روز بیری دے پتر جھڑن لگے سن بھائی  
دو تن دن چہ ڈگری او تھوں بیری دور بٹائی

## مناقب

جے ہوئے ارشاد ملاں میں سنگھ سلکوٹ جو آیا  
ایسے پس جو ابوں پہلے اوہ سلکوٹ پہنچا و  
وقت غضب کے سنگھ اوہ ظالم بدن غلیبے لایا  
حضرت نافرمان تیرا بنی روم کھاواں کھلے

اک دن چوہری مانک بندہ حضرت پاس کھلایا  
منع دتا کہ حضرت اگوں سنگھ دے پاس نہ جاوے  
وچہ سلکوٹ گیا جانک سنگھاں قید کرایا  
اک دن مانک دوجی واری اک عرضہ کھلے

حضرت کیسے تھیں پھونٹے غیلے کھائے

پس تکلیف ہوئی مڑ کے جلد رہائی پائے

## مناقب

اک دن حضرت موضع جندوسن تشریف لیا  
قلعے تمام جہانے خاں نے پس مہار کر کے  
اوتھوں نہٹھ گئے جد لو کیں خطرہ سخت پیانی  
اک دن خوشی اندر سن آئے حضرت ولی بانی  
پاس جہانے خاں و جلدی رہی ان میں جاہیں  
حضرت کیا میں ہاں ضامن ضرر نہ دیو کالی  
جوں جہانے خاں میں ٹھاکھ ٹھیکم کرائی  
پھر جد آیا خدمت اندر پس حضرت فرمائے

باری خاں قلعہ تھیں ٹھاکھ دشمن اعم کھائے  
زندہ ایک نہ چھڑاں ہرگز بھی مہوں فرمائے  
بیم اتے اندر داوانہ بیجا دل و چہ بھائی  
راضی ہو فرمایا باری خاں میں تڑیں پجانی  
اوہ کسند اسپ خطرے الامائے ننگ سائیں  
طرف جہانے خاں اوہ جاوے جا ملیا ہر گاہی  
بغل اندر لے اسنوں عزت اسدی بہت مائی  
اپنی حد نہ ٹپیں ہرگز نہ کوئی دکھ پہنچائے

## مناقب

جند و اندر مرغ آجا جو کہند اس سرکاری  
نعلبندان نے کیا اسنوں مرغ دیوانہ نہیں  
اوس کیا میں چھڑاں نہیں قیمت دیوں پوری  
جد حضرت نے سنیا ساڈا مرغ فلانے کھاوا  
پیٹ اندر اس بانگ دیو لگا ساڈا مرغ کدائیں  
چند دن پھونٹے خستہ ہو یاٹ گیا کم سارا

باری خاں اٹھ کرے تعدی گل سنی اکواری  
ایسے حضرت رحمۃ اللہ دا جو سرکار سائیں  
دو تن دے روپے راضی کرساں اوس ضروری  
فرمایا خود بولے مرغاجیکرے اوہ ساڈا  
خواہ اس قیمت فتنی پر منظور اسانوں نہیں  
ایسا وقت نہ مڑ کے آیا مویا کھانم بھارا

## مناقب

مہ سنگھ اندر ماہی یعنی قید کے فرمایا  
وچیز میں دے پیریاں پیرین کیتا اس تائیں  
اک شب قیدی حضرت آگے کرے سوال تھائیں  
حضرت کیا اٹھ شبانی توڑیں بند متامی

زندگی تھیں ہوتے اسنے دکھ اجیہا پایا  
استے رات وچھاون منجی مشکاں بنہ تڑائیں  
سخت عذاب اندر میں حضرت مینوں ان چھڑائیں  
خواب اندر ایسے کچھ ہو یا اٹھیا مرد گرامی

خوابوں میں ہر سنگہ اٹھکے ڈھٹا بندہ رہ گیا کوئی  
 بھی ہمراہیاں نوں اس کیا آونال اسائیں  
 قیدی کہن جو ساڈے سرتے پیرے بتے سارے  
 اوس کہیا میں پہلے جاواں کرسی فضل الہی  
 برفنداز اتے سب راکھے چہ تماشے جانے  
 کن نگا باسا کوئی بندہ راکھا آہٹ آوے  
 کر کے شکر گئے ننھ جملوں بھی قیدی ہمراہی  
 جا کے باہر زنجیر توڑائے خوب آزادی پائی

جان لیا شاہ رحمت اللہی یہ عنایت ہوئی  
 قید خانے تھیں باہر چلو خوف اسان میں نہیں  
 کیونکر نال ہووانگے تیرے مشکل کار پیارے  
 اس پنڈاک برات آج آئی نال تماشاسائی  
 ہر سنگہ نڈل آہستہ باہر قدم زینوں پاندے  
 ایسر کل دروازے کھلے ہر اک نکجا جاسے  
 باہر ہوئے پنڈوں سارے ملدی خوب رہائی  
 حضرت دے دربار غلامی ندر نختناں آئی

## مناقب

اک دن کوئی بندہ آیا آن زیارت پائی  
 ہر اک حاجت مشکل میری استھیں حل ہو جاوے  
 حضرت کہیا میںوں کوئی حاجت اسدی نہیں  
 اوس محمدناضر تائیں تا عمل تدا نہیں  
 جد اس پڑھیا اوہ قصیدوں موئے بس چارے  
 پھر اس عرض کیتی جو حضرت ایس قصیدے تائیں  
 حضرت کہیا شاید میںوں ہو یا شرف حضور  
 ایسویںوں ایسی کاراں والی حاجت تائیں

اوہ کسنداجو عمل قصیدہ میرے سن جو پائی  
 حکم ہووے ناکل سناواں پس حضرت درناوے  
 پیرے میرے بھائی نون جو امیش اسدے تائیں  
 طور فلانے اکو ہفتہ پڑھتوں اسدے تائیں  
 ہوئی حضور پیغمبری تر گئے اوگنہاے  
 تیس پڑھو بھی افر فایده ہووے خاص تائیں  
 تده زیارت سر عالم ہوئی آج ضروری  
 ایسے دل دے نال حضور میںوں حاجت تائیں

## مناقب

اک دن تھا حاضر ہو یا عرض حضور گزاری  
 حضرت کہیا کے والے نال اگر آست نائی  
 پر جے تیرا واقف تائیں اہل مکہ ہمراہی  
 اوس کہیا نہ واقف حضرت میرا وہ ہمراہی  
 رات پچی تا اسنوں حضرت کے وچہ پہنچایا

کراں ارادہ کئے جاواں عمر ماں اتھ ساری  
 بیشک جاوین نال ایسے جے تیرا ہو ہمراہی  
 پھر کی حاجت سفر کرنی تھو گل سنائی  
 پس فرمایا رات رہو اتھ خدشہ نہ کر کائی  
 کرے طہ واقف مقاس گھر دامزہ کر است پائی

اٹھ صبح فرمایا حضرت اٹھ حاجی اس خوابوں  
عرض کرے ہن حاجت کبریٰ ہو یا سو پایا

حاجیاں نال کوس حج جا کے چھٹے جان غنہوں  
حضرت کیا بہتر جانا ہن آسٹا بنایا

## مناقب

اگر حضرت میر شاہوں ل شیخ پورہ دے آئے  
بہت فقیر جمع سن ہوئے کرن توجہ پوری  
محمد مراد نے بندار ایہ دونوں شخص عنادی  
رحمت اللہ دے پاران تائیں ہو یا وجد تھا میں  
حضرت رحمت اللہ جد سنیاں انہا نڈیاں راں  
سال آئینہ تیک انہا نتوں او ہو وجد باوے  
دو جے سال نو شہرے اندر ہو یا عرس پیارے  
حالت شوق وجد نہ ہو یا او پر کسے انتھائیں  
وقت صبح جد لکھنوال نکل کرن فقیر تیاری  
چند فقیراں عرض کیتی پر نہ ہوئی منظوری  
خاطر شوق وجد دے آون اتھ فقیر مدامی  
اگلا شوق ہو یا جے بھنناں جاواں سفر تائیں  
حضرت کے مراد نے جو دو جا اس ہمرای  
انہاں کنوں انجبا م ہو دیگی کارا جی ساری  
حضرت کیا ایہ گل ساری گی لاہوڑ بچکانوں  
نال میرے ہن روضے چلو ہواں کل سوالی  
دیکھپوں منظوری ہوئی جو عرض حضور کرانی  
جاو جد سواری کر کے نال خوشی درگا ہوں

اس دن روز چراغاں آہا نظر عنایت پائے  
وجد تمام تائیں ہو یا سوئے بیہوش ضروری  
نال عناد اتے کینہ تھیں کندی مرد فساد  
حق و عاشوق انہاں تے غالب دونوں کہن تائیں  
کرن توجہ حق انہا نڈے اوہ سید ابرار اں  
کرن فقیر تعجب ایہ گل وافر شہرت پائے  
بہت فقیر اکٹھے ہونے اک دو جے تھیں بھارے  
کرن تعجب ایہ کی ہو یا حالت دیکھے ناہیں  
تد سلطان محمد کیا نہ جاواں اس ماری  
ساڈے میاں صاحب نے کیا نفع نہ اجرت پوری  
ایہ شوق نہ ہو یا کوئی رستہ عام تنامی  
ور نہ پھر کی حاجت جائے ماں سفر کدائیں  
وس انہا نڈے پھوڑ ہتاں حج اوہ آکھن بھائی  
پر سلطان محمد نا منظور کرے ہر ماری  
داتا گنج بخش دی خدمت نہ چکی خود جانوں  
غرض گئے سب ہوئے سوالی دربار عالی  
داتا صاحب نے فرمایا کہ سواری بھائی  
اوسے وقت ہو یا انہا نتوں شوق وجد اس جاوں

شیخ پورے تک گھٹ نہ ہو یا ایہ اعجاز نرالا  
فیض اسادے حضرت سدا ہوئے کم سو کھالا



## مناقب

مسجد چہ نوشہرے اک دن بیٹھا حضرت سالی  
جڑوں افرغے ہوئے سب شتم فرمائے  
خود تشریف لجاون گھرنوں پر اوہ شخص نکلیں  
حال فقیر کھیندے ستمیں اپنا پتہ بتائیں  
اوہ کہند جو وطن قدیمی میرے اس جانی  
دن تے رات کریند خدمت اک دم نہ جدائی  
اک دن نزد ہوتے پہنچے میں حضرت دونوں  
ایساں گلان نال اُسنائے کر و اسی اوہ بھائی  
جھوٹے کہیں توں منان ناہیں حضرت پاک اسائیں  
دو جی جگہ نہ جاون حضرت مسکن چھڈ کر امیں  
کرن تعجب لوک تمامی کیونکر ایہ گل ہوئی  
اک علوں چہ دو جی حالت جگہ مکان بدل دے

اجنبی شخص اک آیا لو تھے ڈٹھا ولی الہی  
اس نے گویا نہ کچھ سُنیا کی حضرت فرمائے  
مسجد اندر حاضر ہندا غم اندوہ درائیں  
کون کوئی توں کتھوں آیوں مطلب کل سنائیں  
چھ ماہ تھیں خود پاس میے ہے ایہ حضرت ہر گائی  
قدم اوپر میں قدم رکھیند اہر دم رہاں فدائی  
بے نصیب میے جو حضرت جدا ہو جاواں اونوں  
پر اوہ کہندے کہ ان باور جو کہیا اس جانی  
بیگواں اندر رہندے دن تے رات سدا میں  
توں کہیا چھ ماہ برابر رہندے پاس تسائیں  
پر قطباں نوں مشکل ناہیں جان لوے ہر کوئی  
کئی اک جگہ ہوون اکیلے صورت ک شکل دے

## مناقب

ضعف کمال جڑوں آہوئے نتھے شاپچھاوے  
نصر اللہ شاہ لڑکا اپنا نتھے شاہ تدا میں  
نصر اللہ شاہ عرس کریند اپنیجیہ ماہ جدائے  
اندر عرس غلام اگر کوئی قدم رنجہ فرماوے  
مرضی نوں بھجوا یا حضرت حافظ اگر مٹالے  
مجلس جڑوں تیار ہو جاوے جیون شاہ اک سالی  
کس لگا جے او ایتھے مجلس جدا لگاؤ  
اس نختے تھیں اٹھے او تھوں طرف گھرانے  
حضرت کہیا جیون شاہ نے کی کچھ کہیا سالی

کڑوں مانہ وصل آویگا حضرت پتہ بتاوے  
حضرت دے اوہ کرن حوالے چھاتی نال لگائیں  
اک دن خدمت حضرت آیا عرض حضو کر اے  
بیشک قدم مبارک لوں عزت رب و دماو  
حسب کم روانہ ہوئے داہ واکم سوکھالے  
سخن اولے پیانسا وے بحق وڈا سالی  
اندر ساڈی مجلس اپنا قدم دخل نہ پاؤ  
حضرت پاس جڑوں اوہ اوں سارے سخن سناے  
ملنا پیا اسانوں شخص سچی گل سنائی

اس شب پھر تن بندے ڈٹھے صورتیں ہوں  
دن نوں دیکھ لیا ایہ سبحان کج حاسد دے تائیں  
اگلے سال جدوں اوہ مجلس کیتی گئی تیاری

شیر زبان تن حضرت ہو یا قدرت ربدی ہوں  
گنگے بان نہ یوں جو گا ہوں شرم وراثیں  
خادم بہت گھلائے حضرت دیکھن حالت ساری

## مناقب

ماچھی مل نے شاہ حسین نوں اندر قید پوایا  
حافظ اکرم اس گلوں تنگے بہت اتھائیں  
اسیں بنایا خاص تسانوں میں صاحب گرامی  
حضرت کرے توجہ پوری تپ ہند نوں آیا  
حافظ اکرم نے جد سنیا مراد ہے اوہ پاری  
جے بیہوش رہیگا ہند دیوے کون رہائی  
وقت صبح دے اہ کرم تھیں حضرت قدم رکھانے  
آیا بدن پسینہ اسنوں دور بخار ہو جانے  
اوہ ہند و چہ ہوش آیا جدے اس ہمراہی  
کس لگا درویش لیا و گئے فقیر تہائیں  
کس لگے درویش لیا و کسبل پوش اتھائیں  
غرض گئے جد حضرت صاحب کرن او تہائیں  
صدق یقین لوں میں جوار شاد ہو جاوے  
عرض کرینا اطلب کرو اس نال اپنے لیجانا

گئے فقیر رہائی خاطر اس نے نہ بلایا  
پس کہندے سب حضرت تائیں عزت گئی سائیں  
کرو توجہ عزت لیکے جاواں سیں تمامی  
دچہ بیہوشی واویلا اوہ کردا بہت سوایا  
عرض کرینا حضرت اگے اکرم نال نیازی  
اندر ہوش لیا و موزی حل ہو مطلب کائی  
یعنے اندر آئے اسدے چنگا اس فرماندے  
او تھوں طرفے بستر اپنے نال خوشی دے آدے  
نال انہان دے گلاں کر دیا بھی کہندا بید راہی  
وار و وار گئے پر ہند و گوں دیون نائیں  
رحمت اللہ شاہ نام مبارک چہاں قدم اتھائیں  
چمن پیر اتے اوہ کہندا کی ہے حکم اسائیں  
صاحبزادہ نوں اضی کر پوس حضرت فرناوے  
قیدوں کدھ حسین لیا یا اوہ محبوب رہانا

## مناقب

اکدن حضرت ہوئے روانہ مصطفیٰ دے گھر  
حضرت جدوں گئے سن ٹریے یعنی پاس اتھائیں  
حضرت کہیا چناب کنارے عجب مکان اسائیں  
حضرت کہیا غریب نواز اس ہم مبارک آیا

سن دربان کھڑے دروازے اندر کوئی نہ جائے  
مصطفیٰ کہندا کہری جاگہ مسکن خاص تھائیں  
اوس کہیا دوس کہرا مرشد نیز مکان اتھائیں  
اوتے کچھے کی شغل تسادا کی کچھ درو پکایا

حضرت کی باخلوت کر پوتا پاؤ آگاہی +  
پس نامحرم سارے کٹھے رہے اگلے دونوں  
درجہ منتہی ہے خود ایسے جو تیس ڈٹھا بھائی  
مصطفیٰ صاحب نے فرمایا پڑھو کتاب کیائی  
حضرت کیسا جو چہ کتاباں کی ہووے بتلائیں  
اوس کیسا جو چہ کتاباں سب کچھ ہووے بھائی  
دل تھیں رفع حجاب ہو یا جو شک کتاباں جاوے  
میاں مصطفیٰ دیاں گلاں تھیں تیرا جی ہوئی  
استحیاء پھول رجوع کرئیے طرف علم ظاہرے

شغل میرا خود ظاہر ہووے جو کچھ ذکر الہی  
ظاہر کرن طریق اپنا پھر حضرت صاحب اونوں  
اسدے نیرے منزل تیری سمجھ اسال یہ آئی  
جس دے پڑھیاں فیض اٹھایا اچھی منزل پائی  
پڑھے اسنوں فایده کھرا ہووے دس سائیں  
دل حضرت پس پکا ہو یا طرف کتاب الہی  
اندر منجھ کتاباں رکھن مزہ سخن دا اووے  
دل اوپر مضبوط گرہ ایہ حضرت تائیں ہوئی  
حضرت صاحب شغل زیادہ علم کتاباں پڑھے

## مناقب

شیخ محمد طرف چنا ہے جد کہ جاندا سانی  
پاس اوب ذراوے اتنا جھاڑے پھر دانا ہیں  
استحیاء شیخ احیا تعجب کردا بت ورا ہیں  
یا حضرت ہے بہت تعجب حضرت شیخ پیارا  
حضرت کیسا کیانوں چاہیں اوسے طرح ہو جانا  
اوس کیسا ناں خواہش میری مشکل کار ہٹاؤ  
حضرت کیسا ایویں ہو سی بھی بو آوے ناہیں  
حاجت بول براز کسی دن سہوں ہوئی ناہیں  
شیخ احیا نسلی کنتی رحمت دی ارزانی

بول براز نہ کردا آسا طرفے لے بھائی  
ضبط کریندا دن تے راتیں شب اسدے تائیں  
اک دن حضرت پاس ایہ گلان ہو یاں تھائیں  
بول براز نہ کردا مدت رات اتے دن سارا  
شکم تیرے تھیں جدانہ ہووے غاکر روز شبانہ  
مفت اندر بیچ محنت بدنی اوس خلاص کراؤ  
بیچ چھ دن تک ایویں ہو سی احیا تیرے تائیں  
شکم اندر تکلیف نہ کوئی ہوئی اسدے تائیں  
خود از مائی حالت دوجی ہوئی کار آسانی

## مناقب

حافظ اکرم خدمت اندر اک دن عرض گزاری  
کیوں درویش لیا پھر مرشد فایده ہووے ناہیں  
حکم ہووے میں لیا وال سہوں حضرت تیرے ذراوے

حافظ مینوں طہنہ مارے عمر گوانی ساری  
مینوں جلدی مرشد اپنا حافظ پکڑا تھائیں  
حافظ اسنوں نال لیا یا خوشی خوشی آجاوے

بے ادب باز لگے ہو کے خوب نشست لگاؤ  
حضرت کیا کون کوئی توں کیوں بیٹھوں سجائی  
سکے حضرت نے فرمایا پڑھ قرآن اک جاؤں  
بھل گیا قرآن تمامی یاد نہ رہ گیا کوئی  
کر کے نجل نکالیا باہر اس احمق سے تائیں  
بہت کریندا اگر یہ زاری اے افسوس سائیں  
کر و معاف خطا میری لاف نہ مڑ کے ماراں

کبر و گھمڈ علم و اچار پائی پر آوے  
حافظ اسیں کلام اللہ سے کہندا کر چپترائی  
پیراک حرف زبانوں یاہر نہ آیا ہر رہا ہوں  
ہر چند سعی کر سے نہ آیا واہ و استغری ہوئی  
حرف قرآن اک یاد نہ رہیا ناظرہ بھی استائیں  
اندر خدمت حاضر ہو یا منت کرے درائیں  
ناظرہ پڑھیں لگا ہن مٹکے رحم کیتا سر کاہاں

## مناقب

(اشعار گنگ)

اک مدار و نامی بندہ پیشہ در بتلا و ن  
مرنے صاحب دے گھر آہ ایہ مدار و نامی  
اک دن و چوں باری دیکھے نالے نظر ڈراوے  
خبر ہوئی جد مرنے تائیں کچھ اوہ چند ڈاری  
مرنے حکم دتا جو روغن گرم کرا یا جاوے  
جے کر پاک گناہوں موشی اس آگ جلاوے  
ظاہر اتوں ہاں کریندا پر و چوں دل ڈردا  
حضرت مشکل بنگی مینوں گل بتائی ساری  
اسیں گھلاواں پاس تیرے جو تسبیح اک لیاوے  
پھر تسبیح و چہ روغن کھین اپنا بہتہ تداہیں  
ایسے طرح مدار و کیتا بہتہ نہ جلیا کوئی +  
دو جے روز خدمت حضرت آن نذر گذرالی  
کے مدار و بلا خطا جو اس نوں ضرر کیائی  
دامن پاک گناہوں آہا پھر کی خوف سائیں  
جے توں سچا نکل اپنی دیوے پر رکھواہیں  
دیوارات جو ٹھنڈا آہا پر سرد الہی

سو ہر دافو جدار اک آہا قوموں مغل سداوے  
مرزا اس نگہبانی کردانہ ہووے بدنامی  
اندر رحم تکیندا اسدے ایہ پر خبر ہو جاوے  
پر انکار مدار و کیتا قسم اٹھائی بھاری  
اسدے اندر بہتہ مدار و اپنا بیشک پاسے  
پسے عاصی بہتہ سڑیگا اوہ منظور کراوے  
رات پی آعرض گزارے پیر ولی دے پھر دا  
حضرت کیا وقت صبح اک بندہ نیکو کاری  
اوہ تسبیح خود ساڈے والی بہتہ تیرے پکڑاوے  
نہ ساڈے بہتہ تیرا آتش نہ پرواہ رکھائیں  
بلکہ بہتہ دے وال سڑے نہ رحمت ربی ہوئی  
حضرت پھیا کیوس گذریا حال سنا سجائی  
میری اگر خطا کجھ ہندی بہتہ سڑ جاندا سائی  
حضرت کیا نام عقول الافاں مالا تھ تاہیں  
جد کھی سڑ جاوے فوراً پائیاں سخت ایڈائیں  
صاحب قوت سیف بانی شک نہ ہووے کائی

## مناقب

حضرت دہلی گئے جدوں سی نکا تدمہ سہرا ہی  
 پنج روپے ہوئی مقرر اس تنخواہ ضروری  
 طاق ہو یا وچہ نوکری واہ اک مصیبت آئی  
 اک نظر تھیں ہو سودا کی ہوش جو اس گوانی  
 مٹری خبر نہ رہی پگڑی کیتی عشق کسان  
 جنہاں کنوں اوہ پتھر سٹھے کھانڈا سی ہراری  
 اک دن عرض کرینڈا حضرت بندہ بیگ کوئی  
 حضرت کبیا روز جمعہ میں اچ پورے فل آواں  
 روز جمعہ اس خادم نے سب پتہ نشان بتایا  
 گھر اسے جد قدم رکھایا نکاسی ہسرا ہی  
 اٹھ کرن تھیں ماں سجھے سودا بے پروا ہی  
 مال اسے کیوں گل کرے اسدی جد کیائی  
 عرض کرن منظور اسانوں خفا کران اس زباہیں  
 عورت کتے تڈلے نکا پتہ نشان بتائیں  
 بن ڈٹھے آرام نہ مینوں بے چینی دل ہوئی  
 نکا کے جو روز جمعہ داس جاگہ خود آون  
 پس بڑی سب لوکیں سڈے جنہاں تعلق سائی  
 راہ خدا داساں قبولیا جنوں خوش کائی  
 میں یواں سب نقدی ہنوں پر میں تائب ہوئی  
 ترک کرے دو عالم آکے ہو میرا ہسرا ہی  
 پس اوہ عورت حاضر ہوئی حضرت نے دیکھے  
 دنیا داراں دولت لیکے کرے کسب کمانی  
 رحم خدا اوپر انہانڈے ہوئے بہت عطا ہیں

دل وچہ خواہش اس نوکری آہی ہونہ مطلب کائی  
 جیوں جیوں کار گزار ہی جنگی ملے تسوق پوری  
 اک بڑی بازاری اوپر عاشق ہو گیا  
 مجنوں انکے خبر اس کوئی تن من چیز کیائی  
 جد بے دروازے اسڈے پتھر منڈے سائی  
 مڑ مڑ جاے طرف انہانڈی ایدی ہوئی خواری  
 دین اتے دل میرا کھڑا واہ واسٹھری ہوئی  
 اپنا اوہ معشوق دکھاوین تادار و فرماواں  
 حضرت گھر اس عورت جانے مزہ سخن دایا  
 رخ انور جد ٹھا انہاں کھڑے ہوئے سب بھائی  
 حضرت کیائیوں کچھو حال میرے ہسرا ہی  
 اسدا کردار ہر دم خدمت مال صفائی  
 ایگل کیلے تر گئے حضرت نکا رہیا اتھائیں  
 حضرت صلح کئے کدیں کھیاں جا انہائیں  
 پتہ بتا کتھ جاون حضرت لے اگر میں صوئی  
 ہو ر جگہ میں حضرت خود شریف لیاون  
 اک اک نوں فرمایا اس نے میں توبہ فرمائی  
 مال اتے زردوات دوے سرج لواج بھائی  
 پھر جو طالب مولی ہووے ان کرے دل جوئی  
 دولت مال اتے زرتینا اکثر اتھ لو کائی  
 انکا مال لیائی اپنے حال سناے سارے  
 بھی اکثر جو چھڈن دنیا اوہ ہون ہسرا ہی  
 دولت مال ایشیا کرینڈے ریدے راہ تدا ہیں

یاد خداوی خلوت اندراوہ سارے فرماون  
 حرص ہو ادازتنگ دلائل تقصیر تو بنال مصلایا  
 سلسلہ اسداوچہ فقیری شروع تدروں ہو جاو  
 فیض وصالی پاوون استخیں اوہ وامرشد ہوئی

وقتے چھڈ علاقے دنیا رب راضی فرماون  
 پروکھو وزن فاحشہ کی کچھ سنوں رب بنایا  
 زناں ہزاراں بیعت کر دیاں مزہ سخن آوے  
 ہن تک اسدا سلسلہ جاری فیض لہے ہر کوئی

## مناقب

اکدن سوز چو اغان ہو یا قصد زیارت سائی  
 فکر کرن نذرانے خاطر پچھن حال کیائی  
 ہان بازاروں نقد منگاواں خاطر تسان اتھائیں  
 میں دریائے سیر کرن نون وانگا ہر گاہی  
 دارانان اندر جا پینچے شہر اندر ملتانے  
 چم قدم اوہ عرض کریندا حضرت و دربارے  
 اج دی رات اندر نوشہرے میلہ ہوگ چلغان  
 کیونکہ راج نوشہرے جاو جلدی نال اتھائیں  
 حضرت کیا شہر کٹر ایہ جس اندر میں آیا +  
 ایہ بلتان شریف بلاون اوہ داشہر پڑانا  
 حضرت کیا کٹر ارستہ طرف نوشہرے جاوے  
 راہ اندر کھوہ آیا گے بیٹھ طہارت کرے  
 چہرہ دیکھ کھڑی ہو جاوے بھلگیا اس پانی  
 ہنتہ بنہ عرض کریندی عورت شخص مسافر واری  
 دوجے گھرنہ جانا ہرگز میری خواہش ایہائی  
 پر حضرت نہ مندی او تھے بلکہ شام جو آئی  
 اک عورت نے کیا جواج طرف نوشہرے جاوون  
 ایہ پیریں بناو مینوں کھڑی طرفے جانا  
 حضرت پچھن کی اس پنڈرا مینوں نام بتانا

گئے نوشہرے حضرت صاحب گھنڈر اس حائی  
 کسنگوں گھر چیز نہ کوئی گھڑیاں گل سٹائی  
 پس شہر یا جلد منگا او دیر نگا و بنا پس  
 حضرت گئے اندر دریائے لمان سفر سیائی  
 اک کلال کریندا سو دا او پر اک دکا نے  
 اس کارول یا حضرت مینوں خوف ہو یا سیار  
 پھل کھلے ہر قسم لولے بدل اندر بانغاں  
 کیوں کر زیارت جاسکے دیکھو روضے تائیں  
 ایسے سخن بناو مینوں پس اس عرض کرایا  
 دور نوشہرے جس جگہ تھیں مرضی دس شہانا  
 پس اوہ بندہ راہ بتانے حضرت او دہر جاو  
 اک عورت اس جاگہ آئی خاطر پانی سرے  
 عصر ہوئی پس حضرت دیکھے طرفے اوس نہانی  
 اج مہمان اسٹے گھر دا ہو جا اک درباری  
 حضرت کیا جے اتھ رہیاں میں انکار نہ کوئی  
 دوجے پنڈا اندر جاو دیر اگر دے مرد الہی  
 بہت فقیر کئی اک جاووں ایسے رستے آون  
 کیوں محروم زیارت ہوو مینوں حال بتانا  
 کرے عرض چپالہ جموں خاص پہاڑ لگانا

پس اوتھوں نو شہرے حضرت جلدی کر کے آئے | کرن زیارت روضہ کے واہ و اشنان کھائے

## مناقب

مرضیٰ اک حکایت کیتی سنو سنو اس جانی | عرض کیتی میں حضرت اگے دسو حال کیانی  
ہندو عابد زاہد انجسام بتا کیانی | حضرت کہیا کل بتاواں اصلیت جو آئی  
پرہن گھر جائے سو نویں خواب آرام کر لیں | دروہیفہ نقل وغیرہ مینوں دسیا ناہیں  
رات پئی تا خواب اندر ایہ مینوں حال و کھایا | اندر خدمت غوث الاعظم مینوں پیش کرایا  
غوث اعظم بتلایا سارا ہندو عابد والا | جو انجام کریگا اسدا اک دن حق تعالیٰ

## مناقب

مرضیٰ دوجی کرے حکایت اک دن میر تائیں | ذما حکم جو موڈ ہے ساڈے مالش کرو اتھائیں  
پس میں اٹھیا مالش خاطر مالش شروع کرائی | پچھے پشت مبارک بیکے مالش شروع کرائی  
حضرت میرے سینے اوپر پس اونوں سو تھاندے | کھئے ہتھوں مالش کروالطف نیار پاندے  
جس موڈ ہے نون مالش ہوئی اس قدرت مال الہی | رات گذری تیج چھ گھنٹاں سنیا ذکر الہی  
ہو دا ذکر اوہ موڈا کروا فرق مبارک نالے | پھر ہر والوں کر الہی جاری سی ہر حالے  
بعد کلام زبانوں جاری ہوئی قدرت پاروں | خوابوں اٹھے حکم ہو یا میں حضرت ددر برد  
کی کچھ سنیا میرے کوہوں مینوں دس تھائیں | عرض کیتی میں سنیا حضرت ایہ سجھیا ناہیں  
پس فرمایا جو نون سنیا ذکر کتے نہ کرنا | اس نکتے نون ظاہر نہ کرنا خوف خدا تھیں نہرنا  
میں ایہ از چھپا پورا ظاہر کیستاناہیں | حکم ولی دانیا پورا مخفی رکھ سداہیں

## منقول

مرضیٰ کو لوہوں ہو حکایت وچہ کتاب لکھائی | پنختہ کر کے دل چہ رکھو اسنوں یاد لے بھائی  
اک دن حضرت موضع چند وچہ شریف لیاہوں | مانک جٹ آہا اک دوست میں انہاندرے جان  
اسدن میں بھی نال ملی و جانوں ساں ہمراہی | مانک حاضر کرے پرانٹھے خوب مرغن سائی  
چھ سیر آٹا ادھ سیر روغن ادھ سیر کھنڈ تھائیں | بہت لطیف طعام آہا بھی لذت دار ورائیں

نصف طعام گئے کھا حضرت باقی نصف تدبیر  
پراس مچوں ہو کر کسے نوں ہر گرو دنیا تائیں  
عرض کیتی میں اتنی طاقت حضرت کتھوں پائی  
سر میرے پر ہنہ رکھا کے حضرت نے فرمایا  
پس میں کھا داسارا کھانا اپیر جھک نہ جاوے

میںوں بختیا بھی فرمایا سارا رجب کے کھائیں  
ایہ سب تیری قسمت والا کندا ولی الہی  
اکو وقت لو اوں کھا سارا ہمت اسان نہ آئی  
کھا جا ایہ سب تیری خاطر حصہ غیر نہ آیا  
جوٹھا کھڑا اپنا دینے جھکے تمام جاوے

## منقول

مرضی کو لوں ہو رکھا میت چہ کتاب لکھائی  
صدق صفاؤں میں بھی اسدن حضرت امیری  
حضرت پچھے کیوں اسجا کہ ہوئی جمع لو کائی  
دلا اک برہمن مفسد واکو ہیگا بھارا  
شہر نظام آباد اندر تاجا کے کرے لڑائی  
حضرت کرو عنایت پوری اوپر حال اسائیں  
حضرت کیا دولت خانہ افتھے خاص اسائیں  
کیوں نماکراں میں شخصاندر حق تسائیں  
عرض کرینا میں خود خادم آپ کراں نگہبانی  
حضرت کیا رب میرا نہ تینوں اتھہ پنچاوے  
دلا ایہ کل سسنگے نادم ہوا کوں بتلاوے  
حضرت میںوں کرے روانہ بھی تاکید کرے  
سارے لوک تیار رہو جو ہوئے سخت لڑائی  
پس میں تدبیر روانہ ہویا اندر زاہ تمامی  
اوس کیانتوں کتھے جاویں دس فقیر اسائیں  
راہوں موڑ کھڑے اوہ میںوں چہ کھرج ترائیں  
دولت نال لو انکے استھیں ظاہر اس فرمایا  
اوس کہیا ہے کون اتھائیں جو کوئی اسدے تائیں

ویر کے اک موضع اندر جانے ولی الہی  
بسی شخص اک آن زیارت کردا ولی الہی  
بسی عرض کرینا اکو اسدی وجہ بیانی  
جمع کرینا لوکان تائیں ایہ مفسدنا کارا  
پھراوہ دلا حاضر ہویا ہتہ بنہ عرض ستائی  
فتح ہووے راج سانوں حضرت ملے ہر میت تائیں  
مال اولاد سننے ن بچے ساڈے جان اتھائیں  
فتح ہووے گی وجہ لڑائی خاص تسائے تائیں  
مال اسباب اتے گھر سارا میں محفوظ کھائی  
ساڈے گھر تھیں تینوں اسدے بیشک دور کھاوے  
میں چھڑاں اوہ جاگنا میں سارا شہر لٹاوے  
جاگنا سب یاراں تائیں دشمن اکو اوے  
فتح تسادی ہووے کامل مدد رب فرمائی  
اسپ اسوار اک ملیا راہ وچہ میںوں مالی نامی  
شہر نظام آباد ارادہ دیا اسدے تائیں  
کن لگائیں قیدی اندا خاطر مال ورائیں  
بسی نام اک پوربی نوکر گھر تھیں باہر آیا  
قیدی لکھے خاطر دولت چھڑاں اسنوں تائیں



لئے ظالم توں کون ہوویں جو ایسا سخن سنایا  
 اوہ اسوار ہو یا شرمندہ نادم ہو تر جائے  
 پس میں تر یا جلدی جلدی گھر اپنے جدا آیا  
 ست بندے تیاری کر کے پھر آون سارے  
 ایسا جنگ کریندے مومن نال بہمن پازی  
 جس اسوار بیوں سی پھر یا مڑا ندر رہے  
 تیرا شخص علاوہ استھیں دوزخ جاون مارے  
 سخت شکست کفاراں ہوئی بہمن نسیا جاوے  
 عرض کرے من کرو توجہ فتح ملے میں تائیں

مرفضی تیرا قیدی نہیں توں کتھوں پکڑایا  
 توں من جاویں جلدی ایتھوں پھر بیسی فریادے  
 مرنے تائیں حال حقیقت سارا کھول سنایا  
 خاطر جنگ برہمن کافر اسلحہ لاون سارے  
 خون و گے پر نالے وانگوں چھیدانے بازی  
 اوہو اندر ایس لڑائی پہلے دوزخ جائے  
 بھی پنجاہ کس زخمی ہوئے کافر او گنہارے  
 حضرت اگے رو رو اپنا حال تمام سناوے  
 پر حضرت منظور نہ کیتا ہوئے رو تدا میں

## مناقب

اکدن حضرت گھر چہ آپے دو ہندوسن آئے  
 کون کوئی ہو کتھوں آئے اندر اس وریاے  
 عرض کرن جٹ وارث نامی توں تنگ کریا  
 کرو عنایت جیکر حضرت پاوے اوہ رہائی  
 اندر راہ دے لبیا گوں اوہو وارث نامی  
 حضرت کیا تیری طرفے لے وارث ہاں آئے  
 عرض کریندیا حضرت ایہ کارنساوی تائیں  
 اسنوں چھڈاں نہ میں ہرگز دیاں نہائی تائیں  
 تیس بھی اپنا زور لگاؤ کرو رعایت تائیں  
 اوہ ہندو یا یوس ہو جاون اسنگہ چھٹے تائیں  
 نال کسے دے گل نہ کر پور شوت دینا تائیں  
 چوتھے روز خدائے حکموں داس ملے لائی  
 تن دن گنیرے رات پئی جدی پئی چور استائیں  
 مال اسبابے سب لٹ لٹ دی لٹ کھر دے

ادب نیاز سلام کریندے حضرت تڈن سچھائے  
 کیوں عنناک پریشیاں ہوئے غم رکھو بسیار  
 رائے سنگھوں اس قید کیتا خواہ زور اسان لایا  
 حضرت نال توجہ ہوون انہاندے ہمراہی  
 پچھن لگایا حضرت اج کد ہر قدم گرامی  
 راستگہ نوں بہن بخش رہائی حضرت سخن سنائے  
 ایسے کم فقیر نہ کر دے جو لائق ایذا میں  
 قید اندر میں رکھاں سنوں حضرت تمام صبا میں  
 پس حضرت مڑاؤن اپس کر تکر از تدا میں  
 حضرت کیا گھر جا بیٹھو نال آرام سدا میں  
 نہ زرفدیہ عوض کسے نوں دینا درم کدا میں  
 انشاء اللہ پاس تہا ہے راستگہ آوے بھائی  
 وارث مار یا جانوں انہاں لٹن مال تدا میں  
 راستگہ تائیں دین رہائی جاندا طرفے کھر دے

## مناقب

بیٹھے آپے نال خوشی دے اندر یاد عقلمائے  
حضرت ایسے بزرگ کامل عادت نیک پیاری  
پرواہ تارک بیخ نمازاں کد ملیسی مزدوری  
میر بہادر بلیا گوں ہتھ پھڑکے کتڑون  
جان کھو جو پڑھاں نمازاں تارک اکوائے  
گلہ کیتوئی ناتق ساڈا واہ واسٹھری ہوئی  
عرض کریندا بخشو حضرت غلطی میں فی الحال  
تساں کنوں کوئی گل نہ بھلی میں ہاں وگہاری  
حضرت صاحب دے حق اسنوں منع اکوائے  
بھی سدا سب گلاں دیاں جو کجھ کراں زبانی

اکدن اندر بیگو والے حضرت وچہ بازار سے  
میر بہادر مسجد اندر کرے شکایت جاری  
سنت اہل جماعت مذہبی پابندی پوری  
حضرت اٹھ دکانون جلد مسجد طرے آون  
مسجد چہ کیا کجھ گلاں کیتیاں ساڈے باسے  
پڑھاں نماز شریعت والی ترک کراں کوئی  
پرواہ پر سرے اپنا میر بہادر تالے  
استغیث بعد نہ کراں شکایت بھل گیا کواری  
میر بہادر پاس اگر کوئی شکوہ آن سنا دے  
نہ کر گلا حضور دلی دے ہماوہ مرد زبانی

## مناقب

سوہرے قاضیاں دے گھر رہند اسی اوہ مرد والی  
طالب بہت ہو جاوے اسدے سوہرے اندر یارا  
شیخ احیا بھتیجا حضرت پھڑوا چال نیاری  
دن تے رات کریندا خدمت بھی ہر دم ہمراہی  
گذرے ساڈے حضرت پاسوں کس سلام اوہ نہیں  
شیخ احیا برادر زادہ اکوائے بولیاں نہیں  
دتی لساں آواز نہ بولیوں اس اکوائے فرمایا  
رات پئی جد کنوں بھتیجے کچھ لئی اولیائی  
لو کو میر سکولوں حضرت کچھ لئی اولیائی  
نعمت ہو ز زیادہ دیواں بیشک تیرے تائیں  
پر حضرت شب کچھ استغیث نعمت اوس ورائیں

میاں حاجی ورویش اک دہلی لوں آبیاسائی  
خود لوں اوہ اویسی کہندا نیک اُس دا ورتارا  
راہ عرفان سکھاوے سبھناں سونو حکایت ساری  
مرشد پھڑے اویسی تائیں اندر صدق صفائی  
اکدن مرشد بالکادونویں اندر گلی کدائیں  
کرن آواز بھتیجے تائیں حضرت پاک تداہیں  
دو جے روز جدوں اوہ ملیا حضرت پھیر کچھ پایا  
میں مرشد دے نال ہاں تدر و اجواب سائی  
شیخ احیا اٹھ فجرے لوکاں اندر کسے دہائی  
کہے اویسی غم کرتوں نہ پرواہ رکھائیں  
پس مرشد اوہ دیوے نعمت شیخ احیا تے تائیں

دن نغمہ مرشد دیوے شیخ احیاء نے تائیں  
 لکن احیاء بی بی تائیں دیوے پک صلا حیں  
 بی بی کنڈی حضرت صاحب حدیث کے تھے ناہیں  
 بی بی صاحب حضرت کو لوں منگے اذن تدا میں  
 پر نہ رات پکاؤ دعوت دن نغمہ کر دتیا ری  
 حکم دتا جو شیخ اویسی گھر اندر لے آنا  
 کہ تعظیم اداب اویسی تائیں پاس بٹھایا  
 ہر دو صاحب کھانے کھانا پر گل کسے نہ کوئی  
 بھی حضرت نے پکھا پھر یا جھلن اسنے تائیں  
 کھانے لوں فارغ ہو کے حضرت نے فرمایا  
 جد پیا اوہ لماں تاں پھر سخن کر نیے جاری  
 قدر ریافت تھیں حاجی کرے تین تدا میں  
 دو گھڑیاں جد گااں کر دیاں سجا کہ ہو جاوون  
 شیخ احیاءوں حضرت کندے ہو جاوے ہر اسی  
 جڈں گے اوہ گئے اندر حضرت بر چار پائی  
 آن نصیر الحق تروں چہ خدمت عرض گزارے  
 حاجی کیا جو حال فقیران بچھن بچھوں سارے  
 جسے میرا حال بچھنیے نہ ظاہر میں کر دیا  
 جد احیا گھر آیا اپنے حضرت تروں بچھا لے  
 تکیہ جا کے شیخ اویسی کی گلاں منڈیاں  
 پراچیا گیا ہوسا کر دسی گل نہ کوئی  
 جڈں نصیر الحق آپ بچھیا کی آگوں منڈیا  
 شیخ کیا جو حضرت حاجی موہوں ایسے ریا  
 میں دسیا احوال فقیران ہند ولایت والا  
 میری نیت ہے بچھنے دسد حال نکوئی

ہر شب استھیں سلب کر نیے حضرت جان سدا میں  
 مرشد میرے فی الحج دعوت کھانا خوب بکائیں  
 دعوت نہ پکاواں ہرگز بچھاں حج صلا میں  
 حضرت کیا عرج نہ کوئی پس دعوت فرمائیں  
 دو جسے روز پکائی دعوت حضرت دو گھر ساری  
 جدا وہ آئے گھر سے اندر اٹھیا ولی ربانا  
 یعنی اوپر چار پائی دے کھانا پیش لکایا  
 حضرت اٹھکے چونکی اوپر بندے شفقت ہوئی  
 اوہ کھانے مغزوں دانگوں تازہ نان تدا میں  
 کرو آرام اس چار پائی پر اسوں لماں پایا  
 ہندوئی مرواں اوہ حال بچھن اک داری  
 جو معلوم بیان کر نیے حضرت سنن تدا میں  
 حضرت کیا دئے جاوا اٹھ آرام کر اون  
 بشرحک لیجاوے نالے خاطر شیخ اسجا لی  
 اٹھ آرام کر نیے بچھوں حضرت ولی الہی  
 حضرت نال گلاں کی ہو یاں نال نساں ہر وارے  
 اندر ہند ولایت جہڑے ولی خداوے پیارے  
 جو اسرار ساں چہ سینے ناساں گے دہروا  
 دس سوال جواب کی ہو یا حاجی نال بتا لے  
 دہوتا کیوں غبار اس نال گلاں نال پرایاں  
 پھر حضرت نے سب کچھ دسیا گل جو میں سمجھوئی  
 شیخ اویسی حاجی صاحب کی کچھ سخن سنایا  
 حضرت حال فقیران آلامیرے کنوں بچھایا  
 ایسے حال پوشیدہ اپنا رکھیا سی ہر حال  
 منگے حضرت کیا آگوں خوب ہوئی دل جوئی

پچھن دین کی حاجت لوڑ اسانوں ہوئی  
 پر دیکھے جو چشموں دیکھے اوہو دست آوے  
 جد تک ظاہر نہ فرماون ہو معلوم کدائیں  
 شیخ کیا جو مرشد میرا کھنڈا مال صفائی  
 اندر خواب بھی ڈھکھانا نہیں یعنی تسان بتاوے  
 بھی فرمایا حق کیا اس شیخ تیرے پیاری  
 پر افسوس اسانوں استخیں فرزندوں ہو یا بی  
 پر جد تیرا مرشد حاجی گھر تھیں باہر آوے  
 دوڑن روز اندر اس طالب بد اعتقاد ہو یا بی  
 دشمن ہوئے محب انہاندے گئی ارادت ساری  
 یا سر گیا بیچارا اچھا پیش نہ کوئی جاوے  
 آتش غیرت اوس جلاوے کتے نہ پاوے ڈھوئی  
 خاصان نال برابر کیونکر ہون عام کدائیں  
 امن امان حیاتی اندر رہی شام صبا میں

سارا حال ہو یا میں ظاہر مخفی رہیا نہ کوئی  
 اچھا دی بے سمجھی آہی کہے سب آوازے  
 ماشانوں ظاہر ہووے ہرگز نہ تک نہیں  
 حضرت کیا اسد حالوں میں ہے آگاہی  
 جو کچھ میری طرفوں اوپر متبندی فیض ہو جاوے  
 حضرت اوپر ایس سخن تھیں وقت ہوئی طاری  
 نال اکھاندے قطب نہ مانے میں خود ڈھکھاسائی  
 جو کوئی گھر تھیں باہر آوے دولت آپ دو دیکھے  
 بہت کتنا نقصان اس اپنا وقت مفت گوانی  
 طالب سارے گئے سلاموں چھڈن تا بعد ری  
 پس برگشتہ حال اتنے پریشان گھر میں تر جاوے  
 دعوائے کرے برابر ہی اولیا نال جو کوئی  
 لوٹری شیرا نال برابر ہووے ہرگز نہ نہیں  
 ایہو بہتر قدر ماں پر دلیا ندے رکھو آئیں

## منافق

بھائی خان حضرت دی خدمت آیا جان کدائیں  
 خون میڈر تیرے چڑھیا ہے معلوم اسائیں  
 نال تکیر جاندا او تھوں استکبار دورائیں  
 دو جی اری اوس دکانے بھائی خان پھر آون  
 جد تک سخن پیواں اوٹی ہوئی حرام اسائیں  
 سارا راز کریندا ظاہر جو موذی فرماوے  
 باہر جو بی وچوں شب نفس قدم رکھانا نہیں  
 جینا مرنا ہنہ خدا دے ہو رکے دے نا نہیں  
 انشاء اللہ اوسے جاگہ خود اس موت گواوے

چوراں تھوں ملی شہادت جد میدرود تائیں  
 حضرت کیا پاس اسادے ہرگز آوین نا ہیں  
 اوس کیا میں آواں بیشک ہرگز ٹلساں نا ہیں  
 حضرت سن کان آو دی گھر اپنے نون جاون  
 کہ رضالت تھیں اوہ بھر یا شکوہ کہے تائیں  
 آوٹنے حاضر ہو یا سارا حال سناوے  
 یا حضرت ہن چہ جو بی کر وہ مقام سدا میں  
 حضرت کیا گردن میری مار کے اوہ نا ہیں  
 خاطر جمع رکھو اے آو کو کوئی مارن آوے

وقت صبح گوجرات گئے تا سیر شہر سراون  
نال یقین صداقت او خدمت اندر آیا  
اوس کیساتھ تلوار عجیبہ تیزی و چہ برانی  
دوے روز صبح نول حضرت اوس دکانے آون  
خبر لیا یہ شور آوازہ نیڑے سنان کیانی  
بھائی خاں دے اوہ بھتیجے مرنیوالے و نول  
حضرت کیا مڑ کے جائیں دیکھ اوہ زخم کیانی  
کہے غلام اوہ موت اڈیئے زخم لگے اس کاری  
حضرت کیا او ہو پوئے بوتول کہیا زبانون  
اوسے وقت تمامی گھر دے ن مڑاں مر خانے

اک تلوار غلام قاضی تھیں لیکے پاس کھاون  
دیکھو تھلے فرش اساتے حضرت نے فرمایا  
دشمن نول ایہ مکرٹے کرسی بدلے نافرمانی  
شور آواز سنن خود وافر خادم نول فرماون  
عرض غلام کنتی امر کے دکنسٹل ہو یا  
بھائی خاں خود زخمی ہو یا کیا غلام آون  
ڈونگھے چوڑے کاری لگے یا کچھ کسے کھانی  
زندہ رہنا بہت تعجب جانے رب تمہاری  
پوری کرے زبان تیری بت حق الامم کھانوں  
خاک آلودہ دے سارے کرم انہانوں کھانے

## مناقب

اک دن کوزچراغاں سا ہو حضرت اگے آیا  
سب یاراں نول سا ہو کیا دیو کر امت کوئی  
ہاں جے پاس کیے سب کوئی دس کھانے  
تند ہو اس جاری کنتی ہوئے روشن ناپیں  
ہر اک شخص توجہ کنتی پر اوہ ہندی ناپیں  
ہو لاچار تمامی یاراں کہن تروں دینداریے  
ہند ولایت تھیں اوہ آیادت بہت نہ ہوئی  
مخفی دولت ہلے اس رکھی فیض کے نہ پایا  
سحضاں یاراں دینداریوں انہاں پاس گھلایا  
اک فقیر ہوا جیسی منتر نال چسلائی  
جیکر جابہ کار نہ ہوئی جاوے و گرد لو کائی  
حافظ کیا تیس و فیسے سارے پیرے بالوں  
کس لگے ہتھکل ساتھوں درساں خولایا

سارے یار جمع سن ہوئے ہر نوع سخن چلایا  
یار تمام کہن اس لائق حالت اسان نہ ہوئی  
وچہ ہوا وہ سا ہو منتر رواں کسے اجائی  
اندراوس ہوئے دیوا ہرگز بلدا نہ پوئے  
بند ہوا نہ ہوئی سب تھیں لایا زور و زبیں  
حافظ صغیر کمالیت وچہ کامل بے کارے  
طالبتے مرید اپنا اس پھر یا بے نہ کوئی  
یار کہن و کسبل ستا چاہے جلد جگایا  
حضرت اٹھ نہ سون ویلا دینداریے فرمایا  
دیوار روشن ہون نہ دیوے گو کوشش فرمائی  
خلقت سادری طرفوں حضرت ہو جاو ہلایا  
تسیر کہ ہتھکل ساتھوں درساں خولایا  
کس لگے ہتھکل ساتھوں درساں خولایا

پس اوہ حضرت اٹھشتابی ہندو دول آئے  
 اوکا فریتلا اسانوں مطلب تدھ کبائی  
 نہیں اوپر اوہ ڈگا ہند بندہ ہوا ہو جاوے  
 لکھنوال تیں سواری جادو والی سائی  
 شیخ پورے آ رہندے مجھے سارے باہر جاوے  
 رخصت لے لے جاوے لگے کل فقیر اتھتائیں  
 حضرت کبیا خون ہندو دا ذمہ کون اٹھاوے  
 خالک پر اوہیٹنگا پھڑسوں سہرا ہی  
 صاحبزادہ فرزند حضرت دا پھر نو شہر سے آیا  
 ہوش آئی آپیریں ڈگا حضرت میرے تائیں  
 کرو غلام ہمیشہ اپنا پر حضرت جھڑکایا  
 لے موزی جتھے مرنی تیری ساڈا پاسوں میں

ویکھ اسنوں خربا یا حضرت مطلب آکھ سنائے  
 حضرت صاحب اس کا فریر کو نظر اٹھائی  
 روشن ہوئے چراغ تمام فی فضل خدا فرماوے  
 اکدن رہے اتھتائیں دو جے روز اوہ مرد الہی  
 رخصت کرن فقیر اتھتائیں خود تشریف لیاوے  
 حضرت پاسوں نال اداوت جاوے لوک تلبیں  
 تک نہ پوچوں ہندو دے تدجاری خون ہو جاوے  
 نال اسادے چہ نو شہر سے کرن دانہ بھالی  
 اک دواری مند ہندو دے اس پانی جھڑکایا  
 وچہ سلام لیا اوہیوں خادم کروا سائیں  
 نہ اسد اسلام قبولن نہ اس بلایق آیا  
 مسلمان فقیر اتھے جا مرشد ہو رہتائیں

## مناقشہ

سید نام فقیر آجور ہند اسی جنڈیا لے  
 ربی نظر عنایت ہوئی خدمت اندر آیا  
 رجوع کرنے ل اسدے خلقت ربی مہرانی  
 اس نے ساری خلقت اوہتھوں اپنی طرف کھائی  
 شخص فلا نا آیا ساڈے کل مرید کچا جسے  
 جاتوں واپس اسنوں جاکے دیکھ لوں اکواری  
 پس سید جادو اٹھا اسول نظر اکوسی پائی  
 حال تباہ ہو یا جبر اسد اور ہوئی بیانی  
 سید کھے نہ طاقت عینوں پر ای نعمت بھاری  
 پس اوہ نال خلوص نیازان حضرت آگے آوے  
 آگے نالوں وئی نعمت اللہ لوں پائی +

یا چھی قوم بلا شک اسدی صاحب نعمت نالے  
 خاص مرید ہو یا بھی اسنوں اللہ نے ڈرایا  
 ہووے فقیر اک اتھے جاندا صاحب جنڈیا کھانی  
 سید اعرض کر سیدا آکے حضرت آگے سائی  
 گھر جا کے آرام کریں توں اس حضرت فرماوے  
 چہرہ دیکھ اس اپنے گھر نہ جان لوں مرد عھاری  
 ساری دولت کھی اسدی ایڈ توجہ پائی  
 عفو قصور کر اوں خاطر حاضر ہو گیا لی  
 میرے مرشدنوں توفیقان اسجا اکواری  
 پس حضرت متوجہ ہوئے بھی شفقت فرماوے  
 قدر بلند تیا اکو اسنوں نہسیا مرد الہی

# مناقب

میاں صلح تے حضرت اکرم دونوں سن ہمراہی  
 دو تن روز اٹھ دعوت ہوئی جدا جدا سب نے  
 اکٹھے سن برتن مسی دوجے ہو لیا دے  
 چینی روئیں چاندی والے بھی برتن سن آئے  
 بخت جمال اہداسی سدھی مدعی سچھانی  
 دل وچہ کرے اندیشہ وافر شاہ شریف اٹھائیں  
 میں ہاں بہت غریب لیاواں کتھوں کھانے  
 گھر تشریف لیاون میرے حضرت اکرم سائیں  
 دیکھ اسنوں غمناک اساتے حضرت نے فرمایا  
 بندوبست ہوویگا سارا ہرگز نہ گھبراہیں  
 روغن کھنڈا تے کچھ گندم بھیدیاں بھی سن را  
 حضرت کیا غم پھرتیوں شاہ شریف کیانی  
 جاہن بیٹھ سلی کر کے ایسے تیرے ہمراہی  
 ایٹھوں تیک جو مرد کنگے آفیر چنابوں  
 شاہ شریف لیر جو جاتے سن فرمان اٹھائیں  
 بخت جمال کہے یا حضرت سدھی وجہ کیانی  
 حضرت کیا حافظ صاحب نے کوئی گل سنائی  
 پھر حضرت گھر آسے جاون شاہ شریف تداہیں  
 جو کچھ چیز آہی گھر آسے کرے حوالے ساری  
 کھنڈا تے جو گھی تمناہی چیزاں پیش کرایاں  
 خرچ کرن ادہ ویکھ مناسب جو کرم فرمائی  
 کھاواتے اجاڑوا سنوں فرق کرنا ناہیں  
 دو تن روز رہے سب اوتھے ہر چند زور لگایا

جنگی بخت جمال گئے سن اک دن مرد الہی  
 طرح دے برتن آہے سارے کم شہانے  
 نیچے ویلے قسم عجائب دوجی قسم رکھانے  
 شاہ شریف جدوں ایہ ٹھاوہ وافر غم کھانے  
 دیکھ نہ سکے اسنوں ہرگز بخت جمال ہر آئی  
 اتنے برتن کھانے آئے رکھے پیش انہاں  
 بخت جمال ہے سد میرا بھی بدخواہ دسگانے  
 اللہ عزت رکھے میری پاس اں کچھ ناہیں  
 پاس اگر کچھ ہووے تیرے تھوڑا بھی سر پایا  
 عرض کریندا جو چاہوں کچھ سسے پاس  
 بھی نقدی کچھ پاس اساتے پر نہ وجہ شماراں  
 سینہ دشمن اہن چھن ناخن تھیں ہر گناہی  
 ہمت دی تلوار پھر اٹنگے دشمن حق ناہی  
 ایڈ لیری ہمت کیتی رتبہ ملے جنتا یوں  
 پھر جاندا تر اپنے گھروں لیکے اذان انہاں  
 شاہ شریف گیا خوش تھکے کہڑی گل سنائی  
 جس سے نال خوشی ہو جاندا اوہ تیرا ہمراہی  
 استقبال مناسب کروا بھی اداب انہاں  
 بھی دروازہ کوٹھی کھولیا کھولی کنکٹاری  
 بخت جمال ہورائے تھیں حضرت نے فرمایاں  
 درویشاں نوں کیا اہں لے خالی ہنہ توئی  
 ہر شے کھاوون تیر گواوون سارے شلم صباہیں  
 ختم ذخیرہ ہیرا ناہیں بعضاں حسد کھایا

نال توجہ حضرت صاحب کو بھی کنک اوچھالے  
حضرت جڈوں وانہ ہونے شاہ شریف تداہیں  
ایہ سب چیزاں خاص ڈیاں اسان تعلق ناہیں +  
حافظا گے عرض کریندے حضرت پاک اسائیں  
سب شے اسنے تذکرگذاری نال اخلص پیاروں  
سوئے چاندی تانبے دے جن بتن جمع کرانے

ہر شے دودھی جاوے ہر دم برکت ولی مکالمے  
عرض کریندے ایہ سب چیزاں ہرگز میراں ناہیں  
ایہ سب نذر تسادھی حضرت اپنے نال لیجاہیں  
شاہ شریف ہر مخلص دوست کھوٹ ڈرہ پھیرا  
پر نہ بخت جمال اچھا جو پراستکب اروں  
نال مگر اٹھد اہند سب شے بند رکھانے

## منافق

نال خلوص اسانے حضرت اکدن باہر جانے  
وقت صبح پھر رخصت منگی رقدماں پر ہونے  
اج رہو خود ایس مکانے خواہش اسان اہیائی  
حضرت اکرم نے فرمایا ایہ گل جنگی ناہیں  
شاہ حسین لڑائی خاطر چور جمع فرمائے  
حضرت کیا جد تسادھی ہر دم نال اسائیں  
حضرت سفر و چہ سائے ناصر کرن حمایت پوری  
شاہ اکرم پھر رخصت دتی جاوے رب حوالے  
ایہ پور اندر راہ بیٹھے سائے گھات لگائی  
پئے اڈیکن حضرت ناہیں پس حضرت آجانے  
حضرت کیا جس کم خاطر آئے تیس اتھائیں  
عرض کریندے سائے اندر حضرت طاقت ناہیں  
ونگی نظر تسان دل باواں طاقت اسان کیائی  
چور گئے پھر گھر نوں نام ہو کے نال خواری  
پر جد ہو یاوس گئے اوہ ملدے اسنے ناہیں  
کس نکالی کر کے آنے کر تفصیل سنانا  
جان اسادی باری تو نے ایہ پر بھپائی

وچہ شریف نو شہرے حضرت قدم رنجہ فرمائے  
حضرت اکرم حضرت آگے پر ایہ خواہش کرے  
حضرت کندے رخصت کرے عذر نہ میرا کائی  
اتنی جلدی لور نہ کوئی رخصت دیواں ناہیں  
اج اتھائیں ہو مناسب نظر اسانوں آنے  
ہر اک جاگہ ناصر حامی سائے شام صبا جس  
پھر کی لور تباؤ میری خادم اسیں ضروری  
خیر سلامت گھر پہنچو جد خبر دیو ہر حالے  
تیج کمان ہتھیار لگانے جگل وچہ اخفائی  
ایہ پرتہ بند خدمت اندر اوہ سلام کرانے  
جٹری کار سپرد تسادھے کرے اوہ کیوں ناہیں  
اس کم اندر حرج اساد ابھی وافر ایڈائیں  
پس حضرت اٹھ ہونے روانہ اوہ ہندے سجائی  
شاہ حسین کھڑا وچہ راہ دے غازی دن بھاری  
جان گیا اوہ کار نہ ہوئی ملی مراد اج ناہیں  
کس لگے وچہ غصے بھر کے تیرا قدر شنانا  
شیر گئے توں پایا سانوں کی تیری دانائی



چاروں طرف اسان خود ڈٹھا لشکر نظریں آئے  
سانوں تال انہاں کی طاقت کرے خوب لڑائی  
اپنی جگہ کھڑے ساں سارے ہتہ بہتہ جان بچائی  
تال خیریت گھرنوں جانے حضرت ولی بانی  
دنیا ساری پھر تلواراں وار اگر فرماے

تیر تفنگ اتنے تلواراں ہتہ اندر پکڑے  
اپنی جان عزیز بچائی واہ تیری دانائی  
شاہ حسین ہو یا شرمندہ پیش نہ جاوے کوئی  
دشمنان تھیں محفوظ رکھیا حضرت رب جہانی  
حکم خدا بن ال نہ کٹن حکم قرآن بتاے

## مناقب

لاوی کرن روایت اک دن گنج بخش لاہوری  
بعد حضور بھلا ہو کہ انا نب خاص ضروری  
اک اوہ جس دیاں موڈیاں اوپر ہوگ نشانی گائی  
اک ڈوگر سلطان اتے اک شاہ شریف پچھانوں  
چوتھا حضرت رحمتہ اللہ شاہ بیگو والیہ جانی  
براک شخص انہان دے چوں خواہش رکھد سائی  
ایسے تین بزرگ جہانوں جانے طرف الھی  
ہر دو موڈیاں اندر اسدے دو نشان پچھانی  
جو نعمت اس حاصل ہوئی ضلع نہ فرمائی  
سینے وچہ اسرار نہانی اس مخفی رکھو آئے  
اس خاطر جو یاہ تمامی گلاں رہندے کر دے  
پچھوں ایساں گلاں کرے رو برو کرے نہیں

پاس انہان دے یار کر سیدے یعنی عرض ضروری  
فرمایا چونہ وچوں ہوئے نائب اک ضروری  
دو ہلالاں والا نقشہ ہووے گا ہر گاہی  
شاہ فرید لاہور جو رہندے موتی بحر عرفانوں  
انہاں چوں اک خلیفہ چارے مرد دربانی  
بنے خلیفہ گنج بخش دا صاحب نیک کمائی  
رحمتہ اللہ شاہ باقی رہندے صاحب نیک صفائی  
مثل ہلال ہویدا ہے کامل ہوئی نشانی  
کمی بیشی نہ کیتی اس وچ واہ و امر والی  
اوس شمع تھیں نور ہویدا نہ حضرت فرمائے  
حافظ نوں کل نعمت بخشی سینہ اسد بھر دے  
اس خاطر محروم رہے واہ فیض اٹھاون ناپیں

## مناقب

اک دن حضرت کار کے نوں مستے اندر جانے  
وچہ قلوب اسدے بیاں ایہ گل نوسانی  
پس بہتر زماناں سا جو گلاں مندر ماون  
طرف درخت اک نظر کیتی جو اوپر اوش پچھانی

پنڈ کے نوں جانا آنا ایہ قیاس کراندے  
پچھوں کر دے ایہ پتہ ظاہر نہ کرے رحمانی  
سچیاں میں یا جھوٹھے انہاں چسپ لازم زمانوں  
بہت جناور بیٹھے آہے ڈٹھے ولی ربانی

چوہیاں نہیں فرمایا حضرت نال توجہ پوری  
 سب چوہیاں جھڑھلے پیاں زندہ ہی نہ کوئی  
 اکھو زندہ ہو کے سارے اُدور ختے جانا  
 حضرت جاتا نعمت ساری ہوئی پاس سائیس  
 پراک روز ساڈی قسمت دا اظہار کرایا  
 بے موقعہ اوہ گلاں کر داپس حضرت اس پاروں  
 ورنہ ہندوستان تمامی ہو یا انہاں حوالے  
 اندر ایس ملکے جنہاں کیتی تابعداری  
 مجل شان بیان اُنہاں اندا کرنا لازم آیا  
 روز عطار دہدھ آیا جو حضرت ایس جہانوں  
 گھر گھر تا تم سوگ آیا جو گزرے شاہ جسانی  
 بیگو والے وچہ اُنہاں دامر قلوک بناون  
 اصل اندر نہ مرے سارے جو جو مرد الہی

صفت قہاری غالب ہوئی مرہو اتھ ضروری  
 صفت حیثی ہر کیتی پھر کرے دل جوئی  
 پس اوہ سب جناور اٹے ہو یا حکم ربانا  
 مخفی رکھن سینے اندر ظاہر کر سیدے ناپس  
 جیون شاہ تھیں گلاں کتیاں جیون اگے لکھویا  
 چند کس اندر بیعت لیاون نعمت بخش پیاروں  
 باہر نہ رہند بیعت لولوں جو زندہ فی الحالے  
 کرن غلامی حضرت اگے بھی فرماں برداری  
 شاہ صاحب نفل حکم وصال اللہ جوں گھلایا  
 رخت کرامت بدیا حضرت حکم جیوں حمانوں  
 ایس مکان قہارے وچوں جانے مرہو بانی  
 خلقت اکثر کرن یارت دوروں دوروں  
 نقل مکان بلا شک کرے موت نہ انہاں کالی

## مناقب

ایکن حضرت بی بی انی وقت نکالاں آئی  
 کی دیکھے جو حضرت صاحب پین لباس لولنی  
 بیٹھا دیکھ ولی نول بی بی بیبت اندرائی  
 سوم شوال مہینے اوپر مر قداک اُنہاں ایس  
 دین اندر اوہ سوچ روشن اس خاطر فرمایا  
 شاہ صابراک لڑکا آنا چھوٹی عمرے مویا  
 ہر دو چشم چراغ ولی دے رحمت ربی طاری

لیں چراغ مزاراتوں اوہ حضرت بی بی مائی  
 نال اوسے وج جسم مقدس اوپر قبر چھپانی  
 لڑہ بدن پیاتا واپس گھر شریف لیائی  
 روشن کرن چراغ بلا شک ایہ معتاد سائیس  
 اوہ نور شید دین آما حق اس تاریخ ستایا  
 شاہ صاحب بھی وچہ جیاتی مویا جنت ڈھویا  
 وچہ دربار رحمت دے شمال ہون مرد غفاری

صاحب شاہ یونہی نہ صاحبزادہ کی

ذکر مناقب کرن انہاں مجل حال سجائی

علم نبی عالم آہ صابر شاہ ربانی

صاحب حکم آیات نبی اوہ کامل رحمانی

ضامن روزِ حشر دا ہو یا حق و چہ تا بعد ازاں  
راحت جان آہا بیماراں خستہ دلی گواہے  
وچہ میدانِ عشق دے حملہ اس حضرت فرمایا  
رات اندھیری ہجرت والی دی اوہ صبح نورانی  
سوج وانگہ خشاں آہی اُسدی ات نورانی  
لازم اسان جو پیراں تھلے سر اپنا رکھو اہیں  
وچہ درگاہ انہا دے حاضر ہونا غرض سہائیں  
قد بوسمی اشوق ہمیشہ اندر قلب سما دے  
کرم فضل تھیں جیکر حضرت شرف بیارت پاواں

ساتی جامِ قرب درگاہ دا وچہ ٹولے ابراہاں  
گھر تار یک لانا دا دیوار روشن رب کر دے  
دوہاں جہانناں داسر نامہ اندر عشق ہر پایا  
راہ خدا بھلاون الیاں دی اوہ شام کچھ پانی  
اندر صادق لوکاں آہا صادق مردربانی  
خدمت وچہ دوام انہا دے اپنی کمر جھکائیں  
حاجت رواہے ات انہا ندی و زقیامت تھیں  
ایہو شوق زیارت سانوں پس بچیں رکھاوے  
پس مقصود جود الیہو حاصل کل کر اواں

## مناقب

حضرت صابر قرب خدا تھیں سچی منزل پائی  
عام عمل وچہ ثانی اُسد ہور نہ دو حبا کوئی  
رات دے وچہ یاد خدا دے رہ بند امر دالی  
اک دن مسجد اندر بہنے کر دایا دالی  
جبس س فاشغل آہا جو نال توجہ پوری  
حال مفصل عرض کریندا کر دل تھیں آرزوئی  
دیکھیا حضرت حال جیہا نیش اک نظریں آئی  
حضرت کیا سد و جلدی آون اتھ قوالی  
توں قوال حکم ولی آپہ بھتے سارے  
تا پانی مرجاری ہووے نہر اندر کواری  
مخفی راز کنوں ناواقف ہن لوکین سارے  
چنگ باب اتھ دف بریطکی ہون تر تھیں  
اک دن ات گزریا ایویں مہرے پئی قوالی  
جینش ہونے اندر اس مرے سودا بے پڑی

پہلیاں اندر سابق ہو یا فتح بازی فرمائی  
وچہ میدان سعادت استوں حال سبقت ہوئی  
حرص ہو ادنیادی دی امید تمام گوائی  
پاس آہا اُسے کوئی اندر اس تنہائی  
شخص اک آیا خدمت اندر خاطر غرض ضروری  
طرف مکان اس جانے حضرت نال توجہ پوری  
وچہ دروازے رکھی ہوئی سودا بے پردا ہی  
نال آواز سیریلی غزلاں آکھن نیک سوالی  
چنگ باب و جاوون آکے پون لطف سارے  
کرن تعجب ہن لوکین ناواقف اسرارے  
کہن لگے جو او پر مرے گیت شانوں کھارے  
دیکھ تعجب کرے وافر ایسپر جھن ناہیں  
رحمت داد رکھلیا آخر ہو یا لطف کمالی  
اتھ بیجا اوہ مردہ آخر برکت ولی الی

منع کرنیے حضرت مرٹ کے کار نہ ایسی کرنا

ایسا شغل نہ ہووے مرٹ کے خوف خدمتیں ڈرنا

## مناقب

اکدن پنڈ کے تھیں گزرے حضرت سن اکواری  
اس خاطر اس کھانا پکا رنگ برنگ تداہیں  
کہن مسافر لوکان تہیں ساڈی خواہش ایہائی  
خوشی سانوں ہووے وافر دم رنجہ فراو  
ایسے طرح اساڈے حضرت جدس طرفوں جاو  
گو حضرت انکاری آپے پراوہ چھدن نہاہیں  
گھر جا کے فرمایا حضرت اول اسان کھلانا  
پس گھر والے نال ادبے حضرت نون بھلاو  
حضرت کھانا کھانندے سارا گوشت سوٹی ساری  
ہو حیران کھڑے سب ہن کی کریمے کاراں  
حضرت صاحب نے فرمایا لوک بلاو سارے  
اوپر کھانے حضرت صاحب بل اپنا پایا  
بھر کے پیٹ لوہ کھاو سارے کسٹر چھڈی کوئی  
جد سب بندے رچ رچ ہٹدے پکار ہیانا نہ کوئی  
پہلے جتنا کھانا آگھٹ وودھ ہو یا ناہیں  
سب لوکیں آداب نیازوں فرقیال پر ہرے

شخص کے نے کار خوشی ہی کیتی اوس دہاری  
کھانے خاطر پھر کے لیاو نہ گزرو تہیں  
ساڈے گھر چل کھانا کھاو برکت ولی الہی  
اسیں غریب اساڈے گھر تھیں جیکہ کھانا کھاو  
لوک نہانوں عرض کریندے تاکھانا جا کھاو  
آخر خوش ہو جاو نہ گھرنوں حضرت نال انہاہیں  
سب لوکان تھیں پہلے پھولوں کھاو لوکیں کھانا  
نال خوشی دے رنگ برنگی کھانے پیش نکاو  
ختم ہو جاوے سارا کھانا کرن تعجب بھاری  
پر تھوڑا سی کھانا باقی پر نہ وچہ شماراں  
پر پڑھ بسم اللہ کھاو نہ بیکے سنیو سخن ہمارے  
میل اتے سب بندے بندے آن تماشا لایا  
دو دو تین تین ہاری یون اہ وایری ہوئی  
کنبل حکن حضرت صاحب بہت حیرانی ہوئی  
شکر سپاس حضور خداتے کرے لوک تہاہیں  
نال خلوص صداقت دل سے خوب غلامی کرے

## مناقب

کرے ذکر جو اکواری جد حضرت وچہ جوانی  
اندر بیت لیاے خلقت حضرت باجہہ شماروں  
اوہ سب لوکیں واپس خدمت وچہ انہاہیں  
کون کوئی ایسے سانوں سانجھی سخن سناوے

پنڈ کے چند روزہ جا کے رہندے ولی ربانی  
پھر جد مرٹ کے گھرنوں آو نہ حضرت نال سپاویں  
را بھئی آہا جو مقدس بچھن ولی تداہیں  
ایہ لولہ فقرا جو خدمت اندر حاضر آوے

حضرت پچھے کون جگہ تھیں آئے بہتے سارے  
 اُنہ حضرت تشریف لیاے بیعت اسان فرمائی  
 رسوا کرو اسانوں گویا لائق ایگل ناہیں  
 خلقت دی سوائی کرنا نہ مقصود اسائیں  
 گھر لیجاون چک انہانوں قدرت دیکھ الہی  
 کھول اکھال فرمایا رونافیدہ دیونے ناہیں  
 انہاں گلان چہ فایده ناہیں بلکہ ضرورائیں  
 راہبر ہے گمراہاں مسند ربی می مہربانی  
 دوجی ہو رکتا بنے جے لکھان مناقب سارے  
 سو دہرہ چہ انہاندا مرقد رحمت دی از رانی

عرض کر نیے جگہ فلانی مسکن اسان سارے  
 حضرت کیا بیعت اسان کیتی ہرگز سائی  
 دوجی وار اتھائیں ہنا خوب نہ ساڈے تائیں  
 سخت آزار اک پیدا ہویا لے وقت اتھائیں  
 سر تے آن کھلوتی اونویں فوراً حضرت مائی  
 حضرت سن کے ایہ سب گلان کتیا حکم تداہیں  
 مرتضیٰ سی فرزند انہاندا صاحب شان عطاہیں  
 لکھان مناقب سارے جیکر ختم نہ ہوون جانی  
 لکھے مناقب گویا کوو چوں اک ہزار سے  
 جگہ مبارک برکت والی اوہ مرقد نورانی

مرتضیٰ نامی شاہ صاحب فرزند بگانی

نظام آباد انہاندا مسکن خوب بگانی

لے دل خواہش ہر دم ایہا رہو غلام سدائیں  
 سرمہ خاک انہاندا پیراں الی دلا بتائیں  
 اسدے دردی خاک او پرتوں ہر دم کھ پچانی  
 وچہ محراب اپنے ابرو دے توں سجد فرمائیں  
 صدق صفائے دستے جیکر کھیں قدم سدائیں  
 جان غریب نواز بلا شک ہے دربار انہائیں  
 اشرف خاک انہاندا پیراں جے سرمہ فرماو

او پر در شاہ مرتضیٰ والے خادم وار تباہیں  
 نورالاہوں لدریاں اکھال پس روشن فرمائیں  
 سوچ وانگوں چمکے چہرہ منہ ہوئے نورانی  
 راہ خدا دابقبلہ کعبہ کھلائے تیں تباہیں  
 شاہد غیبی ارنج وکھیں پاویں لطف عطاہیں  
 حق الامر سنایا تینوں جھوٹھ اہد یو چہ ناہیں  
 بدن اہداز سونا ہوئے جے اکیر ایہ پاو

## مناقب

نور قمریے اتنگ پچانی اسدی ذات نورانی  
 مجمع اوہ فیوض الہی اس چہ شک نہ کوئی  
 جان کلید کتابش غرضاں پاک بان انہائیں  
 علم علم تے فخر سخاوت کامل وچہ انہائیں

چودہویں دا چند جیویں چمکے وچہ پوری تابانی  
 او پر عرش کند انہاندا میواہ وار حمت ہوئی  
 ہوئی کلام سبح دلاندا خاص عولان تائیں  
 دوہیں جہانیں مثل انہاندا بیستی تداہیں

جامِ قدم اس مخفی کیست تامل نظر رحمانی  
 دن تے رات خدادیے کرس فرصت پچھانی  
 ہندا ہے بلا شک لوگو خلقت سے دوالے  
 نال خوشی مطلب پاؤں لاقف ہوں انزاں  
 غم دنیا نہ دیکھن اتم اندر خوش آبادی  
 مشعل تاب لیاوے کیونکر باسورج نورانی  
 ایسا مرشد ایسا رہبر ہوئی پشت پناہی  
 خاک پیراندی جان تیری نول مشعل نور صفائی  
 خاک انہاندے پیراندی میں سر ہووے سوئی  
 دوہاں جہان دا غم جاوے ہوں دور ایزدائیں

چنگے خلق سمندر بخشش ماہر سخن نہسانی  
 غیر خدا تھیں دل پڑ مردہ آلام درد بانی  
 سال اندر دو وار چراغاں اندر بیگو والے  
 ہر اک طرفوں خام آون خاطر ادب نیازاں  
 خضری عمر انہاندی ہووے رہے ہمیشہ شادی  
 وصف انہاندے لکھتے جاوے رحمت می زانی  
 اشرف شکر سجایا وین نعمت وافر پائی  
 دوہاں جہان اندر تینوں غم بتلا کیائی  
 اے ساتی دے جام سنہری فکر ہے نہ کوئی  
 حضرت مرقی دے پیراں اشرف سر کھواییں

حضرت شاہ ضیاء اللہ دی جو میرزا الہی

دوہاں جہان اندر اشرف تاملت نہا ہی

شاہ ضیاء اللہ داتا تاج ہو سی نال صفائی  
 اک نظر تھیں کرے رہائی وچہ درگاہ الہی  
 ہر کوئی مست شراب نوش تھیں عالم چہ ضروری  
 تابش سورج کولوں سنوں خوف نہ بھی تہیں  
 سگ رہانی والار تہہ حال ہواک داسے

جن بندے نول حال ہوئی معقل اتمے دانائی  
 جن بر شفقت شاہ صاحب دی سدا حال الہائی  
 اسے ساغر لطف کنوں عسب الم نول مخموری  
 چہ سایہ نوشہ والا اندر روز جزائیں  
 اشرف نول امید ہو جو وچہ اسے دربارے

## منافق

خودی تیکر والے بازو دور کریں اس کاری  
 حاجت روا ہووے تا تیری نالے کم سو کھالا  
 یاد خدا تھیں بد بیضا اول وچہ صلیب پوئی  
 شرع اندر ممتاز اجہا مثل اہے نہ جانی  
 ذات خدا تھیں اولنگائی چھڈی دنیا فانی  
 اوپر دار چرٹ لایا جاوے خوب سبب ملن دے

بیل سخن رخت زبان دی کھول زبان کواری  
 کھول دیوں دروازہ مدحت میسے مرشد والا  
 مطلع شمس انوار غیبی جان ضیاء اللہ  
 فقر وری تے علم حلم وچہ اسد کوئی نہ ثانی  
 وچہ دریائے عشق الہی اودہ تیراک پچھانی  
 نہ منصور وانگول کم ظرفی خاطر اک سخن دے

عشق ازل تھیں بھر بھرتے آسنے لال پیالے  
 بتے سال ہے وچہ ہلی صاحب شبن نیارے  
 نظر عطاؤں حضرت جنہاں اللہ تیک پہنچایا  
 ویلی وچہ تسلی ایپر حضرت دی نہ ہوئی  
 بائی سال تلاش اندراوہ ہندے سن گاہی  
 اندر بیگو والا آئے میسے کس پر گرامی  
 قدم رکھیا راہ عرفانی واہ و امرور بانی  
 غیر خدا تھیں موڑ یاد لوں دیکھن حق دتائیں  
 پنڈ سدا اس وطن مبارک واہ و انور الہی  
 آخر چکیا دانہ پانی جا کے اندر آون  
 مدت تیک ہے اسجاگہ رب دی مہربانی  
 گوشے دیکھن مغرب ہو یا مدفن پاک اُنہائیں  
 صدق صفاؤں جو کوئی بندہ طرف اُنہاندے جاو  
 لطف کرم تھیں مطلب اُسدا پس فوراً ہو جاو  
 پنج فرزند اُنہاندے کامل اندر عشق الہی  
 ایک فرزند نہ بلیا کہ ہرے گم خد افرامے  
 ایسے تین فرزند لگانے مانن پیسے جوانی  
 عمر خردی پاون شالا غم دیکھن نہ کوئی

پراک ساہ نہ باہر آنداجیوں منصور خیالے  
 بہتے باطن صاف اجیسے جواز ماون ہارے  
 صافی صوفی مرداں او پر شاہ صلح داسایا  
 آخر وطن پنجاب اندر آجاون حضرت سوئی  
 آخر اختر طالع ساڈا کرے طلوع اے بھائی  
 اک نظر سے اندر عقدہ کرے صل تمامی  
 درجہ خاص فناہ ا حاصل کیتا فرد حقانی  
 چشم یقینوں دیکھن اللہ پر وہ رنگیا ناپیں  
 کچھ مدت اسجاگہ رہے ربی پشت پناہی  
 سیالکوٹوں دل دیکھن جلے دوفرنگ تیاون  
 مرقد پاک مزار اُنہاندے ایسے جگہ پچھانی  
 زائر لوکاں ماوہ قبلہ شک ایدے چرناہیں  
 مطلب حاجت خاطر حاضر جو کوئی اٹھ آوے  
 حاجت منداں ہی کوئی حاجت نہ اٹگی رہ جاوے  
 اک فرزند حیاتی اندر بیتیا جام فسانی  
 دنیا و چہ حیاتی والا نہ کوئی ثمرہ کھاوے  
 سیر کریندے عاشق ربیے اندر راہ عرفانی  
 شکر خدا میں خاوم بردہ رحمت ربی ہوئی

## مناقب

خاک اُنہاندے جوڑے والی گویا فیض روحانی  
 روح مبارک جدا ہو یا جد تن خاکی رہ جاوے  
 سال وفات اُنہاندے مینوں ہاتھ غیب سناوے  
 اے ساتی بھر جام شرابوں مینوں نوش کر ایسے  
 عرض کران رہا اُنہاندے نال خلوص صفائی

ایسے خاک اندر رب رکھے میں چاکر در بانی  
 حلہ کفن بہشتوں آیا فضل خدا فرامے  
 اوہ دریائے فیض من اشرف ہے ہنہ آوے  
 نال صفائی صدق خا و صول حلق اندر الطائیں  
 ہر اک حاجت دل اپنے دی تاہو پوری بھائی

میں میں پر اپنے دی ایہ مناجات سنائیں

تاجا قراون پوری حمت نال سدائیں

## مناجات مؤلف

میاں صاحب آو کھو میری حالت زار کدیں  
ذات تیری بن دو جا کوئی لائق پشت پناہی  
روزِ حشر جو بعثت نشر و اخطرہ اسان کیائی  
جس اٹھاں میں قبریں حضرت کران سارت بھی  
کرم فضل تھیں بنوں حضرت در تھیں دی پناہی  
غیراں دا محتاج نہ کرنا لطف کمال پیارو  
وانگوں موزندامت وافر بنوں حضرت پوری  
کھول دیو در رزق اسان بگر کے کرم ضروری  
خواہ اشرفے عاصی حضرت ایپر لاج رکھانا

کار میری سر انجام کروا کر کے لطف و رانیس  
یا حضرت چوہ و ماں جہاناں آوے نظر نہ کالی  
میرے عیبیں بخشاؤ کر کر شیت پناہی  
نال جمال کمال ہو جائے مینوں پوری سیری  
میں کتا در گاہ تیری دا دیکھ نشان اسلیس  
یا حضرت میں خادم شاہی سندلی سرکاروں  
بخش گناہ میں لطف کرم تھیں مہو کر و ضروری  
توں عنخوار نہ دو جا کوئی آس کرو میں پوری  
اپنا شوق زیارت والا برہم اسان و دانا

## پتہ مؤلف

وطن قدیم اساڈا پانڈوکا جد قدیم اٹھایس  
منچرو چہ اساڈی قسمت تربیت فرمائی  
دردائے غم نہ کوئی ڈٹھایس اندر اس جائے  
پر جد و اخزاں دی جھلی نال قضا الہی  
سی سرار غلام محمد بنیا چھڈ سداوے  
درخشش حق کھولے اس پرواہ واہ مرالی  
شکر خدا ایہ نسخہ عالی آخستیک پنچایا  
ایہ طغراء ہے دینی بیشک ہاتھ غیب سنایا  
یا خدا انجام پلاویں لے ساقی میں تائیں

پیو دا در تھیں دسدے اوتھے آہے اسیں سدائیں  
اٹھ قبائندوہ غماں دی ٹکڑے کر دکھلائی  
بلبل و انگ رہیا خوش دم اللہ فضل کماے  
خوشبوئی دے ورق تمامی اڈن چہ ہوائی  
محل چاکہشتیں جاوے فضل خدا فرماے  
شاہ جیلانی دے دروازے دا وہ خادم سانی  
سر بنجیہ اس دامن تیکر اللہ نے پنچایا  
پس طغراءے تاریخ مبارک اشرف خوب سنایا  
تائیں راہ شریعت اوپر رکھاں قدم سدائیں

اشرف سر تھیں تھکے حاضر ہو دیگا ہر حال  
وچہ دروازے پر جہانزی درگاہ وڈی عالی



# شرح شجرہ عالیہ حضرت اقا دریہ شاہیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین از

## کنز الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رب دا ایہ اسم ذاتی	ورد کہاں دینہ راتی	اکم غافل نہ تھیواں	رہاں زنت چنار دا
نبی احمد پاک نوری	رب دا ہر دم حضوری	ہو یا سوار براق آتے	شب معراج سدنا ردا
نبی کے اوہ یار چائے	چن دے جیوں پاس تار	شرع او پر رہن قائم	نور شمع انوار دا
سر بسر ذات الہی	سلسلہ رحمان شاہی	میرت الرحمان دے	نور پروردگار دا
حضرت نوشاہ حاجی	غیر سے بے احتیاجی	معرفت دا بحر ڈونگھا	باہوں پھڑکے تار دا
حضرت شاہ سلیمان	غنیچہ گلزار ایسان	راہ بسراہ الہی	واقف کے اسرار دا
حضرت معروف سچا	دور کیتا کفر کچا	ہو رہیا مشہو جگ میں	نام بزرگ وار دا
حضرت شاہ مبارک	ماسوئے اللہ کا تے تارک	جانشین لی مع اللہ	دیکھ تے تے یار دا
شاہ محمد غوث دولا	عشق دا گلزار پھولا	لطف کے آسان کرانے	کار جو دشوار دا
سیدس الدین جانوں	جان دل سے صدق انوں	فضل سے پیرا اتارے	پارہیں بدکار دا
حضرت شاہ میر میراں	عاجزاں دہراں میراں	حل کرسی مشکلاں سب	کار جو دشوار دا
ورد بے سید علی کا	خطبہ نادعلی کا	لافتا کا یار خاصہ	حائے سرکار دا
سید مسعود غازی	عشق دی لی جنت بازی	مردی جس نظر دیکھے	پھر نہیں اوہ ہار دا
سید احمد ولی ظاہر	ذات جسدی پاک ظاہر	برس دہر دم تجھے	چاند جیوں چمکار دا
سید صوفی کی صفائی	میل عصیاں کی گوانی	زنگ غفلت کل دلاں تھیں	صیقل کر اتار دا
بو نصر جد نظر کرسی	عبید اجد چند چڑھسی	رہنے نہیں غمی کائی	ہوگ کرم ستار دا
سلسلہ عبدالوہابی	محدث سے شرابی	مست بادہ جام عرفاں	ساقی ہے سرشار دا
غوث اعظم پیر پیراں	حائے شاہ و قیقاں	نائب خاص محمد	قطب کوٹ چہار دا

دارو ہر بیماریا روا	طائر سدرہ معانی	باوہ وحدت ساقی	بوسعید ہے اشتیاقی
رنگ جیوں گلزار روا	کھڑے گلشن آرزو کا	درد و غم ہو دور جاوے	حضرت ابو الحسن آوے
پیردہ اغیار روا	دور کیتا ذات حق میں	قرب اور ذلت والے والا	بوالفضل کا رتبہ بالا
رشتہ زنا روا	خادمان کے دل سے توڑ	آس و کلی سب پہنچائی	بوالفرح کر رہنمائی
شوق ہے بیدار روا	آرزو کچھ ہو رہا نہیں	کم سارے ہون جاری	شیخ شبلی کرے کاری
کار نہو بیکار روا	جو کئے کھم سے زبانی	ایزدی و قرب لایق	حضرت جنید فایق
ذرہ ناہ تھڑ مار روا	حق آقے سے ثابت	ماسوی اللہ توں نیارا	سری سقطی پیر بھارا
زخم لا تلوار روا	بیخ دشمن کی گوائے	دور کرے آفات چرخ	حضرت معروف کرخی
نور سرجن مار روا	دیکھ سہوں نظر آوے	پاک جسدی ہے کھائی	حضرت داؤد طحائی
کر کے صیقل نگار روا	کرے دلدا صاف شیشہ	عشق دے تنج مگر می	کرے کرم حبیب عجمی
کار جو دشوار روا	لطف تھیں آساں کیسکا	کار ہے مجھ کو مدامی	حسن بصری کی غلامی
حیدر گزار روا	جان و لیسے میں ہاں بڑہ	دشمنان سے نہیں ڈرنا	مرضی دے پاؤں پھڑنا
دہرو اس اوگنار روا	حضرت ختم النسبی	زیر کیتا نفس کتے	مہر ہوئے عاجز آتے
کھڑا نیت پوکار روا	بندہ درگاہ اشرف	عیب سب میر چھپاؤ	جام کو شر کا پلاؤ

## کرسی نامہ جدی

حضرت شیخ غلام مرضی بن محمد صابر بن حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ شاہ بن حافظ حبیب اللہ بن شیخ محمد حسن بن حاجی احمد بن جلال بن شیخ ایوب بن شیخ سعد اللہ بن ہجم بن ہوا بن کلو اس بن دلابن کوح بن کانجن بن ذبیرہ بن رانا سدرہ بن محمد بن سندر بن زادم بن اکرام بن کلاب بن عبدالعزیز بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف فقط یہاں تک اصل کتاب کنز الرحمۃ منظوم فارسی مؤلف حضرت شیخ محمد اشرف صاحب ساکن پاٹوکا مرحوم کا ترجمہ منظوم پنجابی مع شجرہ خاندان عالیہ قادریہ نوشاہیہ و کرسی نامہ جدی شیخ غلام مرضی صاحب مرحوم ختم ہوا

چونکہ منترجم اس کا خاکپائے بزرگان سلسلہ قادریہ فقیر محمد حبیب اللہ عنی عنہ مذہباً حنفی و مشرباً قادری ہے۔ جو اس کتاب سے نسبت معنوی و ظاہری رکھتا ہے۔

معنوی اس لئے کہ بزرگان مندرجہ کتاب ہذا کا سلسلہ حضرت محبوب سبحانی قطب بانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ اور مترجم کا بھی یہی سلسلہ ہے۔ پھر ظاہری تعلق اس کتاب سے یہ ہے۔ کہ اس نے اس کو فارسی زبان سے سلیس پنجابی میں منظوم کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ وہ بھی اپنے سلسلہ خاندان قادریہ کا شجرہ اس جگہ نقل کرتے تاکہ پڑھنے والے کو انکی یاد سے رحمت الہیہ سے حصہ ملے۔ اور اس خاکسار کو بھی عاجز سے یاد دہا کر باجور ہوں۔ وھو ہذا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بشنوا ز من شجرہ اہل تقا بہرہ ور شد از جناب احمد بدال شد شہابِ یلت دنیا و دین نور یاب از حضرت عبدالکریم شاہ گھٹن مست طاہر بندگی عاشقانِ خاصگان و الجلال شد گداز من شمس الدین کلاں اور شرف الدین گشتہ بہرہ یاب پیر پیراں دستگیر عاجراں ہر دم از یادش بود رطب اللسان بو الحسن ہنگاری آن دانائے راز عبدالواحد <sup>ابو الفضل</sup> وحید الاولیا فخر امت حضرت جنید پیر پیشوائے اولیا فخر کرام خواجہ عجمی حبیب پاک تام صاحب بیعت شد از دست علی شیر مرداں خاصہ درگاہ رب	ہم درود رحمتہ اللعالمین عاجز و مفلس حبیب ناتواں از شہاب الدین آن عالیجناب بود آن مصباح انوار رحیم گشت دلہائے جہاں زو منجلی شاہ اسکندر و گر شاہ کمال شد ز شمس الدین چمن موئے کلیم شہ بہا و الدین از عبدالوہاب ہست لائتانی بزریر نہ رواق سید محی الدین آن قطب ناں در ہمہ چیز از ہمہ برودہ سبق بو الفرج یوسف امام التقیا خاصہ درگاہ رب گردگار سری و سقوی و عبد اللہ نام کوشد از داؤ و طائی راہنما آن حسن بصری نام است دولی صاحب تلق است از دست رسول	بعد حمد پاک رب العالمین اصلہا فی الارض فرخ اندر سما حضرت احمد چوں گشتہ فیضیاب مستفیض از خدمت روح الامین شاہ سدا عارف و کامل ولی نعت شان کتے تم شو در زندگی شاہ فضیل آن صاحب خلق عجم شہ عقیل پاک دین پریش بدال سید عالی نسب عبدالرزاق اعتقاد می در یکبند در مکان بو سعید آن برگزیدہ راہ حق مقتدائے عارفان پاک باز بو بکر شبلی امام روزگار سالکان راہ حق را دستگیر حضرت معروف کرخی پیشوا از حسن بصری شد کاش تمام والد سبطین آن نوح بتول
--	--	---

ابن عم مصطفیٰ والانسب  
صاحب لولاک ختم المرسلین  
امتان را شافع و ہم غمگسار  
یا الہی از طفیل جملگیں  
دنیا و عقبی سلامت و السلام

حیدر کرار و مولا سنے ہمہ  
مقتدائے اولین و آخرین  
باو رحمت حق درود صد ہزار  
باہیاں بجر اسرار یقین  
و خوشنشن درو عالم شاد کام

اوست راعی عارفان ہنگی رومہ  
احمد مرسل رسول کردگار  
بر رسول و آل اصحابش شتار  
عاجز م عاجز حبیب اللہ نام  
از طفیل حضرت خیر الانام

جنت الفردوس احمد را بدہ

وز طفیلش خاتم یا رب بہ

# ط س ل ا ع

کتاب ہذا کے تمام حق حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ ۱۹۱۲ء  
کاپی رائٹ ہند مجریہ ۲۲ فروری ۱۹۱۲ء کے ہمارے نام  
محفوظ ہیں لہذا کوئی صاحب طبع نہ فراویں ❖

تلہران

المش

ملک فضل الدین ملک حسن الدین ملک تاج الدین گلے زنی

ناجران کتب قومی منزل نقشبندیہ بازار کشمیری لاہور  
کوچہ گلے زنیان

## جذب الاصفیاء الی فضائل المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی جناب نبی عربی فداہ روحی امی ابی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل پر ایک صوفیانہ قرآن حدیث سے ٹھیک مصنف صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کو قرآن و احادیث صحیحہ اقوال بزرگان عظام سے ثابت کیا ہے۔ عاشقانِ رسول کریم کے لئے ایک نہایت مستند اور اعلیٰ درجہ کی کتاب بلا جواب ہے۔ صوفیان صفا کیش اس کو حرز جان بنائیں قیمت ۲۰۔۔۔

## القول المقبول فی علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی جناب نبی عربی فداہ روحی امی ابی صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے پر ایک محققانہ اور محققانہ قرآن احادیث صحیحہ سے ثبوت مصنف صاحب نے اس بات کو نہایت عمدہ اور واضح طور پر قرآن و احادیث سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا۔ بس قابل دید و بلا جواب کتاب ہے۔ اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر خوشخط چھپ کر تیار ہے قیمت ۲۶۔۔۔

## انہیں المشتاقین الی حیات سید المرسلین

اس سال میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات البنی ہونے پر قرآن اور احادیث کے علاوہ علمائے عظام کی تصنیف سے بھی مضامین اخذ کر کے بحث کی گئی ہے اور نہایت قوی دلیل سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات البنی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ از تصنیف جناب حافظ سید محمد امین صاحب اندر ابی فادری کبیل عدالت لاہور جو نہایت عمدہ خوش خط چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ عاشقانِ رسول کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منگہ اگر حرز جان بنائیں قیمت ۲۸۔۔۔

## در پائے حقیقت

یعنی پنجابی دو شہرے حضرت دانشور شاہ قادی علیہ الرحمہ کی اعلیٰ تصنیفات میں سے ہیں۔ حضرت نے نظم پنجابی میں منازل فقر کے علاوہ عمدہ و نضاح ایسے عجیب لہجہ میں بیان فرمائے جن کے سنتے سے وجد ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲۰۔۔۔

## اردو ترجمہ کتاب خلاصۃ العارفین

یعنی مجموعہ منظومات حضرت خواجہ قطب قطاب حضرت باباؤ الدین ذکر یلمتانی جو حضرت بابا فرید الدین گنجشکر و حضرت خواجہ جامی اور محبوب النبی نظام الدین قدس سرہ کی زبان مبارک سے بکھے گئے ہیں۔ خوشخط کاغذ اعلیٰ قسم قیمت ۲۴۔۔۔

## عقائد الوار

عقائد جامی رحمہ اللہ سلسلہ الذریب کا جامع اور نظم اردو ترجمہ قیمت ۲۰۔۔۔

## اردو ترجمہ ہشت شترالطہ حضرت خواجگان نقشبندیہ

یعنی بزرگان عالیہ نقشبندیہ کے ہشت شترالطہ قابل دید نسخہ ہے اور خوش قلم اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر طبع ہو گیا ہے قیمت ۲۰۔۔۔

## اردو ترجمہ رسالہ نقشبندیہ

اس رسالہ نقشبندیہ طریقہ کے ذکر اور لطائف قلبی مراقبہ وغیرہ کا بیان ہے اور اس کے ساتھ طریق مراقبہ بھی بتایا گیا ہے اور دل کا نقشہ لکھا گیا ہے۔ اس کاغذ پر طبع ہو گیا ہے۔ مطالب مولا کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت ۲۰۔۔۔

## اردو ترجمہ کتاب مونس عالی

حضرت شاہ ابوالحسن قادی قادی کی تصنیف ہے۔ اس میں پانچ نظموں ہیں اور احادیث صحیحہ سے مستند ہے۔ اس میں کئی اور نثریاتیات ہیں۔ کئی نثریاتیات بھی چھپ کر تیار ہیں اور محضات اللہ ف کو دکش برابری میں بیان کیا گیا ہے قیمت ۲۰۔۔۔

# ہشت ہشت

یعنی

## مجموعہ ملفوظات حضرات خواجگان ہشت ہشت

یہ ایک بہت بڑا مجموعہ ملفوظات حضرات خواجگان ہشت ہشت کا بڑی محنت اور تلاش سے ہم پہنچا کر آیا ہے اور جو ترجمہ کرنا شروع کیا جاتا ہے اس مجموعہ میں اکابر بزرگان ہشت کے ملفوظات ہیں احتیاط سے ترتیب دیکر کئے گئے ہیں۔ ان ملفوظات کے پڑھنے سے ایک قسم کا نورایمان حاصل ہوتا ہے اور روح باطنی تازگی حاصل ہوتی ہے اور دل طالبان حق کا یہی حقیقت ہے کہ اسے پڑھتے ہیں اور ان بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اس میں حضرات بزرگان ہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے حسب ذیل ملفوظات ہیں :-

۱، ملفوظات خواجہ خواجگان حضرت عثمان دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرتبہ خواجہ غریب نواز جمہوری قدس سرہ (۲) ملفوظات

حضرت خواجہ بزرگوار خواجہ حسین الدین چشتی جمہوری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم مرتبہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ (۳)

ملفوظات حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تصنیف حضرت بابا فرید الدین گنج شکر

اجودہنی رحمۃ اللہ علیہ (۴) ملفوظات حضرت اہل الانبیاء سراج الاولیاء بابا فرید الدین گنج شکر اجودہنی رحمۃ اللہ علیہ تصنیف

حضرت خواجہ غریب نواز محبوب الہی محمد نظام الدین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (۵) ملفوظات حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف حضرت بدر الدین اسحاق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ (۶) ملفوظات حضرت محبوب الہی خواجہ غریب نواز محمد نظام الدین

بدایونی رحمۃ اللہ علیہ تصنیف حضرت طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۷) ملفوظات حضرت خواجہ

غریب نواز محبوب الہی محمد نظام الدین بدایونی رحمۃ اللہ علیہ تصنیف بلبل ہندوستان خواجہ حسن رحمۃ اللہ علیہ (۸) ملفوظات

حضرت سراج الملک والذین خواجہ خواجگان محمد نصیر الدین چراغ دہلوی خلیفہ اعظم حضرت محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میر

حضرت حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ان آٹھ ملفوظات کے علاوہ اس کتاب کے آخر ہر اوراد نصیر بہ المرسوم

دو اسے دل بخشی کی گئی ہے تاکہ جہان صادق اور طالبان خدا کو ان اوراد کا پتہ مل جائے۔ جو حضرت خواجہ

نصیر الدین چراغ دہلوی کے وظائف میں تھے نہایت عمدہ کتاب طبع کی گئی ہے۔ اور بہت ہی بڑی

کتاب کی ہے۔ قیمت دو روپے .. . . . .

کتاب کی ہے۔ قیمت دو روپے .. . . . .

کتاب کی ہے۔ قیمت دو روپے .. . . . .

کتاب کی ہے۔ قیمت دو روپے .. . . . .

کتاب کی ہے۔ قیمت دو روپے .. . . . .











